

مع تعریب و ترتیب جدید، تسهیل و تہج

الصُّنْحُ النُّوْبِي

شرح اردو

مختصر القُدُورِي



مولانا محمد حنیف گنگوہی صاحب
فاضل دارالعلوم دیوبند

مکتبہ
دارالافتاء

لاہور پاکستان ۲۰۱۳ء

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

فَنُيْرِدَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرَ الْخَيْرِ لَهُ فِي الدُّنْيَا (مَنْفَرَةٌ عَلَيْهِ)

شہر علی شہزادہ جس نے اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو تعقیق فی الدنیا کی دولت سے نواز رہے ہیں

الصُّبْحُ النُّوْرِي

شرح اردو

مختصر القُدْرِي

مُصَنَّفُهُ

مُصَنِّفُ نُوْلَانَا مُحَمَّدٌ حَسْبُكَ كُتُوْبِي فَاَرْضِي يَا بُوْبَكْرَ

جلد ————— زل

دارالاسلام

اردو ہائیکلیم جلد دوم کراچی

پاکستان میں جمہور حقوق نگہداشت کیج اور لاشاعت کراچی محفوظ ہیں

بالا تمام : نطیس اشرف عثمان دار لاشاعت کراچی
 حیات : تبر ۲۰۰۲ء تکلیلی پر ہیں کراچی۔
 موقوفات : موقوفات درجہ

☆..... طے کے پتے.....☆

اور لاشاعت دار لاشاعت کراچی
 اور لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 کتبہ سید احمد شہید اور لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 اور لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی

ایت القرآن دار لاشاعت کراچی
 ایت القرآن ۱۲۰ دار لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی
 کتبہ لاشاعت کراچی دار لاشاعت کراچی

فہرست کتب جو بوقت شرح زیر مطالعہ رہیں

نمبر شمار	اسماء کتب	جلد	مصنف	تاریخ
۱	الحرر الرافق شرح کتالہ قاضی	۷	علامہ ابن الجوزی، ابن ابی عمیر، ابن حجر	۷۵۰ھ
۲	تکلیف و کفر الرافق	۱	شیخ محمد بن حسین علی القسری الحنفی	
۳	تجیین المصنف فی شرح کتالہ قاضی	۲	علامہ قمر الدین عثمان بن علی بن عثمان اصفہانی	۷۷۲ھ
۴	جواب	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی الحنفی	۷۵۱ھ
۵	فتح المصنف شرح جلد دوم	۲	علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد الشیرازی انصاری	۷۸۱ھ
۶	حاشیہ شرح جلد دوم	۲	امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد الشیرازی	۷۸۷ھ
۷	نکات و کلمات فی کشف الرموز والاسرار	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	
۸	کتابہ شرح جلد دوم	۳	شیخ جمال الدین محمد بن حسین قاضی	
۹	مصحف رافق فی تخریج احادیث الہدیہ	۳	علامہ جمال الدین محمد بن عبد الواحد الشیرازی	۷۷۲ھ
۱۰	الدر المنثور شرح ترمذی و ابی یوسف	۲	شیخ علاء الدین محمد بن علی بن محمد بن علی	۱۰۸۸ھ
۱۱	مجموع الاسماء شرح مصلحی	۲	علامہ عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان الدمشقی	۷۷۷ھ
۱۲	شرح حاشیہ	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	۱۰۷۳ھ
۱۳	رد المحتار حاشیہ علی الدر المنثور (شری)	۵	شیخ محمد بن الشیرازی	۱۲۳۶ھ
۱۴	فتاویٰ از الہدیہ (امام صاحب المنیر)	۳	حافظ الدین محمد بن محمد بن شهاب الصوفی	۷۷۲ھ
۱۵	فتاویٰ تافہی خان	۳	علامہ قمر الدین محمد بن حسین منصور بن محمد	۷۵۱ھ
۱۶	الدر المنثور حاشیہ	۶		
۱۷	حاشیہ علی الازہر	۱	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	۱۳۷۲ھ
۱۸	حاشیہ علی الازہر	۱	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	۱۱۷۵ھ
۱۹	حاشیہ قدوسی (کتاب)	۱		
۲۰	فتاویٰ از الازہر جلد دوم	۳	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	
۲۱	مجموع الاسماء جلد دوم	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	
۲۲	مجموع الاسماء شرح مصلحی	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	
۲۳	مجموع الاسماء شرح مصلحی	۲	امام صاحب منطقہ علمائے دینی کرامہ رضائی	

فہرست مضامین مقدمہ کتاب "الصحیح سنوری شرح مختصر القدوری"

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
16	الحمد للہ رب العالمین	8	ابتداء
16	توضیح عن مصنفات الہدی	9	التقدیر
16	مقدمہ لکھنؤ	9	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	9	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	9	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	9	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	10	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	10	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	10	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	10	تذکرہ لکھنؤ
17	توضیح عن مصنفات الہدی	11	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	11	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	11	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	11	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	12	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	12	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	12	تذکرہ لکھنؤ
18	توضیح عن مصنفات الہدی	12	تذکرہ لکھنؤ
21	توضیح عن مصنفات الہدی	12	تذکرہ لکھنؤ
		13	تذکرہ لکھنؤ
		13	تذکرہ لکھنؤ
		13	تذکرہ لکھنؤ
		14	تذکرہ لکھنؤ
		14	تذکرہ لکھنؤ
		14	تذکرہ لکھنؤ
		14	تذکرہ لکھنؤ
		16	تذکرہ لکھنؤ

فہرست مضامین کتاب "الصبح النوری شرح مختصر القدوری" (جلد اول)

77	قرآن مجید	77	کے سر الخلق محمد بن قاسم	25	شرح اہل کتاب
78	ابن ابی نعیم	78	ابن تیمیہ کا بیان	27	کتاب الصلوة
80	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	80	مفتی محمد رفیع الدین کے احکام	30	ابن تیمیہ کا بیان
81	ابن تیمیہ کی امامت کا حکم	81	ابن تیمیہ کا بیان	32	ابن تیمیہ کا بیان
83	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	83	ابن تیمیہ کا بیان	35	ابن تیمیہ کا بیان
85	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	85	ابن تیمیہ کا بیان	37	ابن تیمیہ کا بیان
86	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	86	ابن تیمیہ کا بیان	40	ابن تیمیہ کا بیان
87	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	87	ابن تیمیہ کا بیان	42	ابن تیمیہ کا بیان
89	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	89	ابن تیمیہ کا بیان	43	ابن تیمیہ کا بیان
90	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	90	ابن تیمیہ کا بیان	45	ابن تیمیہ کا بیان
91	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	91	ابن تیمیہ کا بیان	50	ابن تیمیہ کا بیان
92	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	92	ابن تیمیہ کا بیان	51	ابن تیمیہ کا بیان
93	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	93	ابن تیمیہ کا بیان	53	ابن تیمیہ کا بیان
95	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	95	ابن تیمیہ کا بیان	56	ابن تیمیہ کا بیان
96	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	96	ابن تیمیہ کا بیان	58	ابن تیمیہ کا بیان
98	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	98	ابن تیمیہ کا بیان	62	ابن تیمیہ کا بیان
99	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	99	ابن تیمیہ کا بیان	66	ابن تیمیہ کا بیان
100	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	100	ابن تیمیہ کا بیان	67	ابن تیمیہ کا بیان
101	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	101	ابن تیمیہ کا بیان	72	ابن تیمیہ کا بیان
105	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	105	ابن تیمیہ کا بیان	73	ابن تیمیہ کا بیان
106	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	106	ابن تیمیہ کا بیان	74	ابن تیمیہ کا بیان
113	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	113	ابن تیمیہ کا بیان	77	ابن تیمیہ کا بیان
114	ابن تیمیہ کی امامت کا بیان	114	ابن تیمیہ کا بیان	77	ابن تیمیہ کا بیان

باب صلوات لکھوں	184	باب تشریح مسائل	200	236
باب ہجرات	186	باب حج و عمرہ	206	237
عقبات کتب کا بیان	187	کتاب حج	207	کتاب حج و عمرہ کے مسائل
ابن عربین کے کتب کا بیان	189	کتاب حج و عمرہ	209	239
کتابین زکوة کا بیان	171	کتاب حج و عمرہ	210	240
کتاب لایع	173	کتاب حج و عمرہ	211	241
کتاب اصول فی الصدقہ	175	کتاب حج و عمرہ	212	242
کتاب لایع	176	کتاب حج و عمرہ	213	243
کتاب زکوة کا بیان	178	کتاب حج و عمرہ	214	244
کتاب صدقہ کا بیان	180	کتاب حج و عمرہ	215	247
کتاب زکوة کا بیان	181	کتاب حج و عمرہ	216	249
کتاب زکوة کا بیان	182	کتاب حج و عمرہ	218	کتاب حج و عمرہ کے مسائل
کتاب زکوة کا بیان	183	کتاب حج و عمرہ	220	253
کتاب زکوة کا بیان	185	کتاب حج و عمرہ	222	254
کتاب زکوة کا بیان	186	کتاب حج و عمرہ	224	257
کتاب زکوة کا بیان	188	کتاب حج و عمرہ	225	260
کتاب زکوة کا بیان	189	کتاب حج و عمرہ	226	262
کتاب زکوة کا بیان	190	کتاب حج و عمرہ	228	263
کتاب زکوة کا بیان	193	کتاب حج و عمرہ	229	267
کتاب زکوة کا بیان	195	کتاب حج و عمرہ	231	268
کتاب زکوة کا بیان	196	کتاب حج و عمرہ	232	269
کتاب زکوة کا بیان	197	کتاب حج و عمرہ	233	272
کتاب زکوة کا بیان	198	کتاب حج و عمرہ	234	273
کتاب زکوة کا بیان	199	کتاب حج و عمرہ	235	274
کتاب زکوة کا بیان	200	کتاب حج و عمرہ	236	276
کتاب زکوة کا بیان	201	کتاب حج و عمرہ	237	277

311	ان کے اثر کا بیان	278	انہی میں جس میں حکم جائز ہے اور جن میں جائز نہیں
313	کتاب کا حوالہ	279	اثر و اطلاع کا بیان
314	مسلک معروضہ کے تحت میں فرقہ	280	اقتحام کے باقی احکام
316	اوپر دی دوسری وجہ جائزہ	281	باب العرف
318	حجہ مشرکہ ایچہ جس کا بیان	284	احکام صرف کی تفصیل
320	استحقاق ہرجت کا بیان	286	انہی میں صرف کے باقی احکام
321	بیان	287	کتاب الرحمن
322	ایہاں مکان کے احکام	289	میں سے وہاں کا بیان
322	وہاں میں جس کی ہرجت لینا جائز ہے	289	میں سے وہاں کا بیان رکھنا اور جن کے
325	ذہب کا ہے	292	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
325	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے	293	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
326	انہی میں جس کی ہرجت لینا جائز ہے	294	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		295	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		296	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		298	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		299	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		300	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		302	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		302	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		304	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		305	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		307	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن
		309	میں سے وہاں کا بیان رکھنا جائز ہے اور جن

دیباچہ

لِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي بَرَعَ الْإِسْلَامَ فَسَيَلُّ مَرْبَعَهُ لُحْلُ وَزَوْدَهُ وَأَعُوذُ كَامَةً عَلَى مِنْ عَالَمُهُ أَفْعَمًا
فَمَا لَمْ يَنْعَفَهُ وَأَسْلَمَ بَيْنَ دُخْلِهِ لَا يَلْجُ مَدْحُهُ الْقَانُونَ وَلَا يَزِيدُ حَقَّهُ اسْتِحْدُونَ
حَمْدُهُ عَسَى غَرِاطُ كَرَمِهِ وَسَوَاحِ نَعْمَةٍ وَأَوْمَرُ بِهِ نَزْلًا بَادِيًا وَسَيِّدُهُ قُرْبًا هَادِيًا
وَالضُّلُوفُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اخْتَارَهُ مِنْ شَجَرَةِ الْأَنْبَاءِ وَبَشَرَةِ الْفُضَاءِ 'مَحْبُودَ عَلَى الْبَيْنِ
مِثَالُهُ مَشْهُورَةً سَمَاءُهُ لَبْدِي حَلَفَ فِيهَا كِتَابُهُ وَنَدَا مِثْلَهُ حِلَالُهُ وَخَرَامُهُ وَهُوَ نَصَبُهُ وَغَرَبُهُ
نَهْمُهُ دَجِي الْمَدْحُوتِ وَدَاغُهُ الْمُسْمُوكَاتِ 'اجْعَلْ شَرَائِفَ خَلْقِكَ 'وَبَرَامِي بِرَكَاتِكَ'
عَلَى فَصْلِ مَخْلُوقَاتِكَ 'كَلَمًا وَقَبْلُ لَيْلٍ وَغَسَقٍ وَلَا خَافُجَهُ وَحَقِّقْ 'زَاخِشْرَتَا فِي وَفَرِيهِ
غَيْرَ حَرَامٍ وَلَا دَمِينٍ وَلَا نَاكِبِينَ وَلَا نَاكِبِينَ وَلَا خَالِينَ وَلَا مُضْطَرِينَ وَلَا مَقْتَرِينَ 'بِرَحْمَتِكَ
يَا أَوْحَمَ الْوَرَاكِبِينَ -

ابعد تفسیر حدیث کے بعد صمدیہ میں طبعاً ذکر ہوتا ہے کہ جس علم اور مسائل میں نیز سب شعبہ میں بار
سال قدیم ترین مقولہ "مختصر القدری" کی جامعیت اور اس کا وجود ہے وہ بھی اسی علم پر مبنی ہے جس کی عربی
ذرائع تو کثرت ہو جو چرخیں اردو زبان میں آئیں وہ نہیں ہو اسے دے صرف ایک شراقی دور کی ہے جو
کھنڈ کر جہر تک محدود ہے نہ لاکھ ہند کی ظہر و کثر جس کی بہ نسبت اسی مسائل کی کہیں زیادہ ضرورت ہے اسی ضرورت
کو دیکھ کر مجھے ہوئے میں نے مقرر کیا کہ یہ مختصر مست کی ہے جس میں غرض مطلب کے ساتھ ساتھ کثرت مسائل
کی حتی النوع کا پیش کی ہے حق تعالیٰ تعالیٰ فرماتے - اور طبع کے لیے عث نقیہ کے (آمین)

محمد رفیع غفرہ عنہ (ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ)

دارالعلوم لاہور

[illegible]

فصلی کا امتیاز اور ہرگز نہ دینی کے خلاف میں لکھا ہے کہ کوئی غلط صرف ایک دفعہ دے دے نہیں بلکہ یہاں جس ملامت کی بنا پر یہ ترجیح دلوے اور معافی کی اس لئے کہ جو شخص کرتے ہیں کہ یہ مناسب ہے یہ برادری شریعی یا جس فراڈ پر عمل کیا تھا جس میں ہر ممبر ہستہاں یہ شخص راہ جو کہ ان کی رہنمائی اور کوئی اور جو کہ وہ بنیاد میں قائم تھی (یہ امر شریعی کے شعور کے ہیں) ان کے بن کر پائے کی اور انھوں نے جو دینوں کے لئے کر کے بنائے اور ان کے لئے جو دینوں کے لئے بنائے ہیں ان کے لئے بنائے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]

بعض امور مصطلحہ کی ضروری تشریح

[illegible][illegible]

منہ و خلف ائمہ اہل حق و علم سے ہمارے ایک ملحق اور ہمارے بعد سے جس اللہ کے ملوک کی ایک خلف بہاوتے ہیں (مبادیات)

بھی قبر سے جڑیں شکر کرتے پائیے۔

رحلت و وفات: اہل قندوبی نے شہر بغداد میں ۶۲ سال اٹھائے۔ ۴۲۷ھ میں وہی اہل اہل وکیل آباد رہی، اور وہی شہر میں دفن ہوئے اس کے بعد آپ کی ٹھکانہ کو شارع سنسوری طرف منتقل کر دیا گیا۔ آپ کو قبر خوارزمی مکتبے میں موجود ہے۔ ۲۰۰ سال پہلے وفات پائی۔

اہل اہل وکیل : جانے : منتقل : ہا
بجائیں : ہذا : جانے : راجعش : ہا

تصانیف: ۱۔ قرآن مجید سے جلدوں میں ہے۔ اس میں اصحاب علیہ السلام کے مسائل خلاف پر مکتفانہ بحث ہے۔ اس کا خلاصہ آپ نے ۴۲۷ھ میں شریعت کریمہ ہے۔ جو مسائل اختلاف اس میں ملے، ان سے قرطبی کے بغیر یہ قدیم صاحب اور آپ کے اصحاب کے بغیر نوری اختلاف کا ذکر ہے۔ ۲۔ کتاب التفسیر میں مسائل کو جمع دینے کے لیے ۳۰۰۰۰ فقرات جمع کئے گئے۔

۳۔ مختصر القندوبی یہ قرآن مجید اور احادیث قدیمہ پر مبنی متن مشہور ہے جس میں ۶۲ باب ہیں اور متعدد نصوص سے تقریباً دو ہزار فقرہ کی مسائل کا انتخاب کیا اور عبد الحنفیہ سے آئے نکتے بیان کئے۔ چار باب سے قبل کہ آپ کی مصنفہ علی مسلمانوں میں ترقی بخار کی ہے کہ طاش تبریزی زادہ نے لکھا ہے۔ ان کے اختصار و تحریک العلماء میں جو فقرات احادیث و احادیث میں کلام سے اس کتاب سے بہت حاصل کی ہے۔ صاحب اور طاش تبریزی نے کہا کہ یہ صاحب مسلمان اور ائمہ کے لئے نکتہ کتب اس کو ختم کر کے، فقر و لغت سے، مومن رہے۔ بخاری و فضائل کو کئی صاف و مستند سے پڑھئے، ورنہ اکتے اکتے ہی کیا کرے؟ خواجہ انوار اللہ دہلوی نے صاحب کی شان کے مطابق دلائل کو ایک ہو گیا۔ کتب الحسن و غیرہ میں اور چاروں میں بھی اس طائفہ میں فقہ کی کئی ہیں۔ تمام اہل اہل وکیل کی کتاب ہے کہ مصنف کے فتویٰ اور فقہ کی کا اذ پڑھنے والوں کی طرف متوجہ ہے۔

حفظ: اہل قندوبی صاحب الجواب المسنی نے اپنے بھائی محمد بن محمد بن نعم اللہ بن سالم بن ابی القوام قرطبی سے ۴۲۷ھ کے متعلق لکھا ہے کہ حفظ اللہ اہل قندوبی کا حفظ تھا۔

کر لکھی عجیب علامہ درمہ یونانی نے شرح جواب میں ذکر کیا ہے کہ اہل قندوبی اہل فقہ کی تصنیف سے فارغ ہو کر اس کو کتب میں سامنے لکھے اور حواشی سے فارغ ہو کر کتب تعالیٰ سے ذاتی بار الہی ان کے پاس سے اس میں کتبیں لکھی، یہ لکھی پاک ہوئی ہوئی تھیں اس پر مطلع فرما۔ اس کے بعد آپ نے کتاب کو اول سے آخر تک ایک ایک اہل قندوبی کو پڑھائی، چونکہ اسے متعین تھا تو قندوبی اس میں کتب کو دے۔

عنا کے آئینہ دینے ہے پتہ آئینہ کر
بہر پر اپنے بھی صیاد و بہر کو دیکھتے ہیں

(ذوق)

مساجد: قندوبی اور الشفاء الحمد میں منسوب القوال میں ۱۳۶۱ھ میں جہانے صاحب کثرت عبادت کا ذوق شہسوار تھا اور انہیں لاہور میں مساجد کے مزار میں حضور کامل کو داخل کرنا موجب نفس ہے حالانکہ یہاں اتفاقاً نہیں ہے۔ ۱۔ جہان وکس ۱۱۱۱

۲۔ لاہور کے الاماکن و ۱۰۱ محل حاضرات اکبر کتب میں عبادت میں ہی ہے لیکن صاحب جو رہے وہاں کو ذکر نہیں کیا اور یہی احسن ہے کیونکہ لاہور وکس ۱۱۱۱ کے قاضی کے حکم مٹا لہو کے ساتھ جائز ہے بعد میں آپ نے ان سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ یہ

دعوتِ محمدیہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ان کا تعلق ازبک زبان سے تھا۔ ان کے پاس ایک کتاب تھی جس کا نام "تہذیب و تمدن" تھا۔ اس کتاب میں لکھا تھا کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۳۔ اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۴۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۵۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۶۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۷۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۸۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۱۹۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۲۰۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۲۱۔ مولانا صاحب نے ایک خاص کام کیا ہے۔ ان کی کتاب میں لکھا ہے کہ "اسلام نے دنیا کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔" (پیشروں میں ۱۹۹۰ء میں لکھا گیا تھا)۔

۳۱۔ آپس میں زکوٰۃ کی وصول و موقوفی

۳۲۔ الحقر و الزکوٰۃ کی موقوفی کی وجہ سے جو رجوع اس میں ہے۔

۳۳۔ الحقیاب و رجوع الیہ میں سے۔ ہر مضمین کی کتب میں صدقہ کی ان موقوفہ کی اوجہ اس میں ہے۔

۳۴۔ زکوٰۃ فقیر، مالک و فقیر کی موقوفہ کی

۳۵۔ ایہ موقوفہ کی احکام و الاصول و القواعد و الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ فقیر یا مالک کی موقوفہ ہے۔

۳۶۔ شرح الفقہ و فیہ الحقیاب و فیہ الحقیاب و فیہ الحقیاب و فیہ الحقیاب

۳۷۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۳۸۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۳۹۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۰۔

۴۱۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۲۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۳۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۴۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۵۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۶۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۷۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

۴۸۔ شرح الفقہ و فیہ الزکوٰۃ میں ہے کہ میں یہ موقوفہ کی موقوفہ کی

عالمیہ صلاحیت، روح البینین نے لکھا ہے کہ سنیوں کو اسلام کا چراغ روشن کرنا ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو طوفانِ غم سے نجات دینا ہے۔ جو بدھ مت، مانویا، سائیکو فریشن سے تھک کر کہہ رہا ہے کہ یہ تو کفر ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو غم سے نجات دینا ہے۔ جو بدھ مت، مانویا، سائیکو فریشن سے تھک کر کہہ رہا ہے کہ یہ تو کفر ہے۔ انھوں نے مسلمانوں کو غم سے نجات دینا ہے۔ جو بدھ مت، مانویا، سائیکو فریشن سے تھک کر کہہ رہا ہے کہ یہ تو کفر ہے۔

عقل و دانش ہمہ نامہ کہ اثر علی جمہیں
بچہ دیں ہر وہ بچہ را بچہ و نمبر نیافت

[illegible]

نہجہ سیرتوں بانہا زدن یافتہ نمودن باطن حقیقت

خانہ بھری ہے شیخ ابوالحسن علی صاحب الروض الافاضل سے نقل کیا ہے کہ میری آغوازیں سبکیا علیہ السلام سے پہلے کسی کا ہو سکتی تھی۔
 رُحہ کبریا جین: انصاف سے کہیں کے والدین نے اہل کتاب سے یہ کام سنبھال کر ان کا کام سنبھال کر دیا تھا مگر۔

زہد محکمہ کہ اور جمال آپ کی عمر رت و فضل مصطفیٰ توں

[illegible][illegible]

یہود، قن الصبح اے شام، شام شام، شام شام (طہ) شامی شامی، شامی شامی سے ہے معنی روزِ حیات، شامی شامی کہتے ہیں جو عمرِ سیدہ اسی معنی پیچاں یا پیراں میں سے ہے تاکہ ریل یا آخر تک (سریں) کا واسطہ ملان اقلہ تعالیٰ "ان نہ انا ملحیا کثیرا" کلف الاسرار میں ہے یہاں ۱۵۱

فمن عقی حبیب و من حبیب شارب و من شارب شارب و من شارب شارب =

اسلام میں فتوے کا حلقہ استاذ کا ہے، فقیر نے یہ صورت اختیار کی ہے کہ وہ لوگوں کے نزدیک علمِ فقہیہ کا دوسرے نام ہے۔

اس نئی ہیئت میں اسے اپنی جن کو آپ نے ملوث کیا اور انہوں نے اس پر ہاتھ رکھا۔ یہ سب ایک ہی بات ہے۔ حالانکہ یہ سب ایک ہی بات ہے۔

واللہ اعلم۔ وہ تمام اہل ایمان کی ہوائی سے انتہائی اعتراف میں ہیں۔ نقل کیے ہوئے مضمون میں یہ جملہ جگہیں پر حادہ قوتاً اس سے کہیں زیادہ ہے۔ تاہم یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ سطرہ علی بن ابی طالب سے پہلے کسی میں لکھی گئی ہو یا نہ ہو، اس پر مایہ ناز ہے۔ اور جواب ایسا دہرائے ہوئے ہے کہ وہ اس صنف والہ جملہ سے نہ لیا گیا ہے۔ واقعی جی ہاں سب سے پہلے وہی جو ترجمہ سے پہلے لکھی گئی ہے کہ کوئی شیخ انور موضح الہیہ اس میں پڑھا اور ان دونوں سطرہ میں اسے پڑھ کر اس قدر حق اس جواب سے خواہ مخواہ کھٹی کہ جب یہ جواب اس سے مرعوب کیا گیا، پہلے وہ اس میں حق کو براہ کسر سے خیال میں نہ لایا۔ جواب اس کے لئے اور بڑھانے کی حد تک کہ وہ اس میں جرح قدس کی حد تک لے گا۔ (انوار نقیض میں غلط)

فصل في الأقسام الثلاثة ومعها المراسم والأمر بغيرها والمكفران
 في المراسم المعتبرة عند خلعت الأقسام الثلاثة خلافاً لغيرها
 في المراسم المعتبرة عند خلعت الأقسام الثلاثة خلافاً لغيرها

فراغت و ضوابط کا بیان

[illegible]

یہ نہ غسل الاعتصاء، اے اعضا! شرافت سے مراد یہ ہے کہ وہ انہوں نے جو عورتوں کے ہاؤں میں سال اعضا و منسلکات پر از قیست پائی ہیں، کہ ان میں ہر صواب کتاب کے سن کو کچھ اس سے کہا ہے کہ یہ بڑی اور جلیق علم میں مبتذل عضو احد میں کیونکہ جب وہ شہوات و فحشاء و اعدائے حق سے بچیں، اعلیٰ درجے کی توحید و وحدانیت کے بعد میں ہوتی ہیں۔

[illegible]

بھئی میں ہے سائرہؔ فقہاء کا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں ساتھ سے قرض نکلنے سے ایسی کچھجی کہ ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسعود فقہاء، نے روایت
 حقیقہ کا بیان کیا ہے کہ میں نے بیان میں الزام لگایا ہے کہ ان کے پاس سے قرض نکلنے سے ایسی کچھجی کہ ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسعود فقہاء، نے روایت
 ہے۔

[illegible]

وَأَمَّا اللَّهُ فَعَلَىٰ بَيْنِ أَهْلِهِ نُحُومٌ. وَالْمُتْرَاكُ وَالْمُخْطَفُ وَالْإِسْطَقُ وَمَنْعُ الْإِقْنِي

وَنُخْلِجُ الْبَغِيضَ وَالْأَصَابِعَ

1/20/2019 10:00 AM

[illegible]

تھیں۔ غبارِ زمانہ سے۔۔۔ دوزخ میں اسی وقت۔۔۔ جمع کی جگہ تھی۔

[illegible][illegible]

۱۰۔ اللہ الفرحین الرحیم کو ادا رکھی وغیرہ ان کے بسم اللہ العظیم والمحمد نے علی بن ابی طالب کو فتنہ کی تہمید پر دیا ہے

جلالیت کثیر و شامہ ہیں۔ اگر ان سے محاذوں کوئی دوسرا نہ ہے۔ سوئی تو ان کا منکھلا و ذوق جو ہر جیسا کہ عالم ان ایک جماعت اس طرف کی جس نے یہ اسی کو منکھلا ہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ صاحب کتاب نے کہا ہے۔

قولہ والہو اکہ ایا ۳۔ ص ۱۸ کہ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں تک کہ آپ کا رخا ہے تو لا الہ الا اللہ علی اقصی لامر نہم بالہو اکہ بعد کلی وضع، (نہی اللہ فیہ)۔ کہ جس حال میں آپ کی امت کی تکلیف کا خیال نہ رہا تو

ہر دوسرے کے لیے سواک کو حکم دیا کہ سواک کے سنسنی ہونے میں شریک نہ رہیں۔ اہ سواک کے سنجیدہ دوسرے۔ اکثر اہناف ان کے قائل ہیں۔
سنجیدہ خاتونہ شافعی کے ذیل ہیں۔ ہر مسکن دین ہے حضرت امام عظیمہ کی نفی ہے۔

[illegible]

اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے (اسرائیل) احمد رقیس، مذہبی اخبار الفکر میں ہے کہ مسیح کے ۲۶ لاکھ بچے اور اسی لاکھ عورتوں کے اقلیت کا تیر شہادت ہے

[illegible]

تھے ہیں، مریہ پانی سے آئینہ صاف ہو کر نظر آتی کہ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

فہمہ مضمرہ اور مشقوں کی روشنی میں (بسم اللہ) ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن و مسیح الاقدس ان کے دونوں کا نفس کا کھنکھانے کا ہے۔ وہ اپنی اندرونی کھنکھانے کا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن و مسیح الاقدس ان کے دونوں کا نفس کا کھنکھانے کا ہے۔ وہ اپنی اندرونی کھنکھانے کا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

تجلیہ اور مشقوں کے لئے ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن و مسیح الاقدس ان کے دونوں کا نفس کا کھنکھانے کا ہے۔ وہ اپنی اندرونی کھنکھانے کا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن و مسیح الاقدس ان کے دونوں کا نفس کا کھنکھانے کا ہے۔ وہ اپنی اندرونی کھنکھانے کا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قرآن و مسیح الاقدس ان کے دونوں کا نفس کا کھنکھانے کا ہے۔ وہ اپنی اندرونی کھنکھانے کا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی ماسٹر ٹی کے لئے ایک کھنکھناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں نے سوچا کہ میں یہ کہہ کر فریاد کر دوں گا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا ہے، جو اس سے کہہ گا کہ وہ غلطی کا مرتکب ہو گا (دارالقلم)۔
 تفتی: میں جب بطور مصلحت اس عمر، اس بچہ کو اپنی منہ کیجی، دارالقلم نے یہ نہیں دیکھا ہے، وہ اپنی بربریت اور اداکاری، ٹیڑھے منہ کی دوا اور وہ نئی دوا (اس کا ذکر اس نے
 مراد میں شکیب۔

فقیرانہ انداز، مفسر کا ایک ایسا بارگوزین آفریں ہے اور دوسری بارگوزین ملت ہے اور تیسری مددگار، انکی خصوصیت بعض مفسرین اور عربی سیرت کا مفسر اور تیسری مرتبہ کوشش اور انکس کا قلم ہے یہ شیخ جو کرامات جنوں مرتبہ صاحب آفریں کہتے ہیں۔

مُسْتَحَبَاتُ فُضُولِ كَابِيَانِ

لولہ ان بنوی سرائیں سے متجانبہ نامہ کارین ہے صاحب کتاب نے چھ صفحات ذکر کیے ہیں۔ انہیں گراہیت نہایت سزاوت و زور سے مقلد ہے۔ جن کا کسی طاعن نامہ شعر میں بھی کیا ہے

هذه اعلمكم عن ابي

[illegible][illegible]

قولہ و مستوحیہ، یہ غیو سے سر کا ایک باد صبح کر، بھی رنول تیکے خلیہ خاکوہ ہے۔ (پتہ یا عجب بھی صاحب کتاب کے ہر یک

بتوا تعالیٰ اوجاء احدہم من الفلانیۃ یا " ہے تم میں سے کوئی شخص جو جنت سے فارغ ہو کر ایسا ہی خزانے سے مراد اس وقت کو براد ہے یعنی جب نجاست بول امرانہ کی راہ سے ظاہر ہوئی تو خراج مستحق ہو گیا اور ضرورت کے لئے اگرچہ میان نہ ہو اور گناہ خراج میں کلکلی مومن اور دے لیے سے جو مقدار ہر روز کھانا ہے اور سہلین سے مراد زکوٰۃ کا بول امرانہ ہے جس سے مراد وہ کل گناہ کے لئے ہر روز سے نجاست کا خراج اس کی وجہ سے ہے ناقص نہیں ہے بلکہ وضع نجاست کو جو صحابہ جاناے کا (طحاوی) معنی میں چیشب پاخانہ رخا نہ کی دوا کی مگر داخل ہیں اور یہ بلا ممان کا قفل وضو میں اور غیر معتد جیسے مگر ہے اور نیز ہے۔ حقیقہ کے نزدیک ناقص وضو ہیں۔ مومن اور امانی اس الہادک مثالی الہاد احاط اور ابو ذر کا قول بھی یہی ہے لیکن امام نک اور ابو ذر قفل نہیں دیتے، امام مالک کے نزدیک تو ناقص ہونے کے لئے مقدار ہونا شرط ہے۔ مصنف کی عبارت "میں مخرجی" تین صورتیں ہیں اول صورت ہر روز کی چیشب کا دوسرا صورت ایک روز سے وضو کی صورت۔ حالانکہ تینوں صورتوں کے عوم میں یہ شرط بھی داخل ہیں مگر حسب صحیح فقہی نے ان تین صورتوں کو اس کلیہ سے مستثنیٰ فرمایا ہے کہ یہ قائل ہیں تین صورتوں کے علاوہ دے لیے کلیہ ہے۔

وَالْفَيْحُ وَالْعَيْشَةُ إِذَا مَزَجَ مِنَ الشَّيْبِ فَتَحْتَ زَالِي تَوْجِجٍ يَنْتَهِي سُلْبُهُ مَنَظِيرُ د
اور غن اور عیش اور عیش کے ساتھ اگرچہ ایک ہی جگہ کی طرف جس کو دیکھ کر ایک طرف سے دیکھ کر

الْفَيْحُ إِذَا كَانَ بِلَاةِ الْقَبِ

لے جب ہو مگر

تو صحیح طحاوی لدم۔ غن یعنی کچھ امداد۔ عیش یعنی لہذا۔ یہ دوسرے ہیں۔ مگر امام مالک

تشریح الفقہ والندم ان ہر خراج میں غیر اس میں کچھ نہیں ہے کہ اگر سہلین کے علاوہ دین کے کسی حصہ سے نجاست مشاخرن کچھ باقی رہے اور حضور نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے جس کو (وضو) غسل میں ایک کرنے کا حکم لکھا گیا ہے اور اس سے بھی وضو نہ پائے کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "الوضو من کلّی دم مائل" (اور غسل میں ہر ایک دم مائل) کہ ہر چیز کے اگلے ٹخن کے نیچے سے وضو واجب ہے یہاں فرج سے مراد نجاست کا صرف ظاہر ہونا نہیں ہے بلکہ بطن بھی شرط ہے چنانچہ غن اگر مر (مر) پر چڑھ کر پہنچے تو اس سے وضو نہیں ہونے کا (عظیمیہ صحیح) پس میان کے لیے باطل ہیں ضرورت کی نہیں بلکہ قوت استعمال میان کافی ہے۔ اگر کسی زکیب سے غن پہنچے تو یہ جائے تب بھی وضو نہ پائے گا چنانچہ امام مالک نے اپنی اصل میں اس کی تصریح کی ہے کہ اگر غن حضور انور (ﷺ) ہے در ہمارے چھتار ہے کہ پہنچے تو فوراً ہی تائے تب بھی وضو نہ پائے گا۔

فروغہ والفسی ان بعد مگر ہے کہ بھی ناقص وضو ہے۔ مدینہ میں ہے "من اصابہ فوس اور عاف اولس اور مدی فلیصرف اور ان میں نہ لکھا گیا کہ اگر کسی کو تے یا عیسر یا باغی لگی ہوئی کہ اندر پیش کیا جائے تو اس کو وضو نہ کرنے کے لیے ہوتا ہے چاہے اور بار وضو کرے کہ لڑائی کا بار کرنی چاہے۔ بعد احتساب ہے کہ لڑائی کے علاوہ کا حکم غن غن وضو کر دیا ہے دیکھنا وضو نہ ہونے کے بعد اس کو مکنا ہے۔ امام شافعی کے ہیں غن میں اس میں نہیں؛ فعل لکھ ہے اور امام زفر کے نزدیک بھی ناقص ہے مگر لکھ کے ہوا میں سے تم ہوتا ہے کہ کسی کو نے کی حد ہے کہ وہ بالکلف میں نہ لکھ سکے۔ صاحب عطا کہتے ہیں کہ کوئی بھی میں سے کہ نہ مگر ہے وہ ہے جس کے دیکھنے پر قدرت نہ ہو بعض کا قول ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کا من نہ سکے اور بعد مگر ہے۔

تنبیہ سے باقی غن کی ہوتی ہے۔ ہائی آکھانے غن، بعد از غن کی سوا کرتے مگر اپنا پتہ یا کھانے یا پانی کی ہوتی نہ مگر ہونے کی ضرورت ہے۔

مسح کرنے میں کوئی فائدہ نہیں، لیکن صحیح پیرے کا سا بھی ترے (قاضی خانہ ترمذیؒ) جہاں (و)

تو کہہ کر اٹھیں اور جلیاں پھیرا سٹھا، اس وقت ہے جب پاؤں کے اڑھلاؤں جگہ نہ پہنچے ہو جیسا کہ حضرت یحییٰ مدنی روایت میں مضمون ہے لیکن اگر حضرت

[illegible]

تشریح: فقہ فقہاء ولس علی الصواب فی تفسیر اہل عورت پر مشتمل ہے جو بالوں کو کھول کر جڑوں میں پانی پہنچانے کا قول کے مطابق ضروری نہیں ہے کیونکہ اس شہاد کے لیے حرق ہے بہ خلاف داہمی کے و ہوں کے گناہ کے درمیان پانی پہنچانے میں کوئی مشقت نہیں ہے صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ امام المؤمنین حضرت مہملہ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال گندھ میں ہوں تو خیر میں نہایت کے وقت ان کو کھول ڈال کر دے۔ آپ نے فرمایا ان کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے سر پر تینا غلا پانی ڈال کر بالی پانی میں پرہیز کیا کالی کے بعض مشائخ کہہ رہے ہیں کہ بالوں کو کھینچ کر تیرہ ترکہ اور ہر ترکہ پر پچھڑا دو واجب ہے چنانچہ صلوات علیہما میں ہے کہ عینہ میں اس پر اس تک بھی کچھ جائز ہے جب تک چنگ ہے کہ ان کو دھو دواجب ہے نہیں بیسوا میں ہے کہ اگر وہ حدیث مسہم کی روشنی میں اس پر ہے کہ جب نہیں رہتا جو ہر ویش نام احمد قول ہے کہ اگر عورت عاصیہ ہو تو بالوں کو کھول کر پانی پہنچا ضروری نہ ہے اور اگر راجح ہے تو ضروری نہیں۔ صاحب کتاب نے عورت کی تہذیبی ہے معلوم ہوا کہ مرد پر مطلقاً اسے غرض اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانے کا قول ہے۔

تعمیر اگر عورت کو غسل جہالت کے لیے پانی خرچ کرنے کی ضرورت واقع ہو تو عورت کے ہاتھ دھو کر تہمت میں قسمت اس کے ذمہ ہوگی اور نادر ہونے کی صورت میں شوہر پر دم ہوگی۔ نتیجہ ملائیت کے نزدیک دونوں مسودوں میں شوہر پر واجب ہے راقی وضو کے پانی کی قیمت صرف ۱۰۰ الا جماع شوہر کے ذمہ ہے اور اگر عورت کو غسل بغض کے لیے پانی خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اگر شخص ایک روز سے کم میں بتدریج قیمت شوہر پر مسو گی اگر شوہر چار سے اسی روز پر متعلق ہو تو قیمت عورت پر واجب ہوگی۔ لانه بقدر غنی و علیها بدوی الاغسان نکاحا ہی المستحاجة الیہ۔

[illegible]

وَالْمُحَلِّمِينَ الْمَوْتَةَ يُفْقِشُ بَنَاتُ النَّفَقِ عَلَى وَجْهِ الدَّقِّقِ وَالشَّيْبَةِ مِنَ الرَّحْلِ وَالْمَرْءِ ۝

وَأَمَّا نَبُوحٌ فَلَمْ يَلَمَّ بِهِ شَيْءٌ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ

رَبِّهِ كَمَا لَمْ يَنْبَغِ لَهُ الشَّيْءُ مِنْهُ بِطَرَفِ عَيْنٍ

[illegible]

چمڑے کی باغیچیاں

تشریح: مولوی صاحب اجماع نے اس مسئلہ کا حتمی فیصلہ کر دیا ہے۔ ان کے خیالات کا خلاصہ یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگرچہ بعض اشیاء کو انسانوں کے لئے ہی پیدا کیا ہے، لیکن ان کے لئے ہی نہیں بلکہ ان کے ذریعہ ہی دوسرے مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ مثلاً انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ اللہ کی تعریف کرے، اور اللہ کی تعریف کرنے کے لئے ہی انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ اللہ کی تعریف کرے۔

موجودہ حالات کے علاوہ بعض احوال میں جینے کا یہ سب سے پہلا اور قابل عمل راستہ ہے۔ اس پر مبنی ہونا کہ
اگر آپ بہت عرصے بعد لوٹ رہے ہیں، حالانکہ ان کی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہو چکی ہوں گی، لیکن وہ اب بھی اپنے گھر کے لیے ایک محفوظ اور قابل اعتماد جگہ فراہم کریں گے۔

۱۔ وضع المصلحتہ اور انصاف و مہربانی۔ دل کوئی کڑا نہ ہو بلکہ نرم ہو۔ چونکہ انصاف اور مہربانی کے لیے اس کے دل کو نرم کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے اس کے دل کو نرم کرنا چاہیے۔

[illegible]

لوگوں پر اس کا اثر کیا تھا؟ اس کے جواب سے صاحبِ کتاب نے ہر قسم کی قیادتوں کے لئے اس درس کو اس قدر اہم قرار دیا ہے کہ

[illegible]

لَا يَسْرُحُ بِهَا مَا خَالَهَا تَبَرُّنَا

$$u_{\alpha} = -\frac{1}{2} \frac{d^2 u}{d\alpha^2} = -\frac{1}{2} \frac{d^2}{d\alpha^2} \ln \frac{1}{1 - \alpha^2}$$
[illegible][illegible]

چونکہ وہ ایک نیک شخص تھا۔ اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کو صرف اللہ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اس کی زندگی بھر وہ اللہ ہی سے وابستہ رہا۔ اور اس کی زندگی میں وہ ہمیشہ اللہ ہی کی رضا و رغبت سے گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

[illegible][illegible]

فولہ وغسٹو اسکی منہ سے آیا تو اس وقت تک کہ وہ اسکی منہ سے نکلتا رہا۔ اسکی منہ سے نکلتا رہا۔ اسکی منہ سے نکلتا رہا۔

ولا ملأوا شرطاً لهم ولا مخرجاً لهم

! سہ ر شعبہ شعبہ مظاہر

و منه سمی اعظمی به شرح

و بعضی و رنب و اس افلی و نذیر

[illegible]

ومن ثم بعد ذلك فها هو المصنف يخرج المصطلح و يبينه و يبين المصطلح بعد ذلك أو أكثر أو كما.

يُحْدِثُهَا أَلَا أَنَّهُ مَرَضٌ يُخَافُ مِنَ اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ فَتُبْنِي مَرْضَةً زَوْجَاهُ الْعَيْنُ فِي الْحَبْلِ بِالنَّعْلِ.

بقوله "أمرنا أن نعرفه" أنه ينبغي بالضرورة

خانی کھولنے والا۔ نہ پایا، نہ ملے، نہ پایا، نہ ملے، نہ پایا، نہ ملے

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

من نريد من نخرج نوع
ونخرج ثلاث من صمغ
والله اعلم من الناس
والصمغ نوع واحد
من نريد من الصمغ
من هذا النوع من الصمغ
من نريد من الصمغ
من نريد من الصمغ
من نريد من الصمغ

کے خوف سے خیمہ درست نہیں کیا تھا نہ انوں نے زون فایدل موجود ہے یعنی غازیہ کا بدلہ نہیں اور وہی نماز فایدل میں نہ تھا نہ یہ سب صلیب غازیہ
مٹ گئی

وَالْمَسَافِرُ إِذَا نَسُوا الْمَاءَ فِي رَحْلِهِمْ فَهَنَسُوا وَصَبُّوا ثُمَّ ذَكَرُوا لَمَعًا فِي الْوَقْتِ لَمْ يُعْنِ صَبْرُهُمْ عِلْدَانِي
سالم جب بھول گیا پانی اپنے اسباب میں رکھا کہ وہ خیمہ کرنے کے علاوہ اور کچھ مدت کے اندر پانی یہ آ گیا تو راز نہ لیا
خبیثہ "وَسَخِطُوا" (ظان انہوں نے سبوتاژ کیا) یعنی وہ نہیں علی الفتنیم اِذَا قُمْتُ يَطْلُبُ عَلَيَّ غَلْبَةً اِنْ مَقَرَهُ
فرمان کے نزدیک آدم ابو صفت فرماتے ہیں کہ وہاں خیمہ کرنے والے پر ضروری نہیں جب کو قریب میں پانی ہوئے گا غالب تو ان
ماتہ اِنْ يَطْلُبُ الْمَاءَ زَانٍ غَلَبَتْ عَلَيَّ طَبْعُ اِنْ خَشَاكَ مَاءٌ يَخْذَلُهُ اِنْ يَنْتَبِهُ حَتَّى يَطْلُبَهُ وَ اِنْ
نہ ہو پانی حاشی کرے اور اگر غالب میں یہ ہو کہ یہاں پانی ہے تو خیمہ کرنا چاہو نہیں جب تک کہ اسی نہ کرے اور
تو نہ منع زلفیہ مَاءٌ طَلَبَهُ بَنُو قَبِيلٍ اِنْ يَنْتَبِهُ فَاِنْ مَنَعَهُ مِنْهُ فَنَسَمُ وَ صَلَّى
اس کے مانگی تھے وہی پانی ہو تو اس سے بچ جائے کہ اس سے پیے وہی آواز دے دے تو بچ کر کے غازیہ سے

تشریح گفتہ قولہ والہم سفر انہوں نے سفر اپنے کھانا دہر پانی بھول جائے اور خیمہ کرنے کے علاوہ کچھ لینے کے بعد پانی یاد سے تو علم میں کے
نزدیک نماز پیرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب تک ادا شدت اور علم نہ ہو تو پانی پر ضرورت نہیں کی جا سکتی اور پانی کی موجودگی کا مطلب اس پر
ضرورت کا وہی ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی نماز کو ادا کرنے کا شرط یہ ہیں۔ کیونکہ جب وہی موجود ہے تو بھر خیمہ ہی بچ سکتا ہے۔

فائدہ صاحب کتاب نے یہاں چند چیزیں ذکر کی ہیں۔ ۱۔ مسافر۔ ۲۔ جامع صغیر میں اس کی قید نہیں ہے بلکہ بزرگوں کے لئے بھی صحیح ہے۔ ۳۔ فرات
فرات اسلام میں بھی ایسا ہی ہے نہیں ہے کہ مکمل مسافر یہ علم مسافر کے لیے ہو سکتا ہے مگر مسافر کو کسی قسم میں داخل کر دیا گیا ہو تو یہ قید غریب ہو کہ مومن
پانی سفر میں ساتھ رکھتا ہے۔ ۴۔ انسان کو کبھی اگر سفر کرنے سے قناعت یا گمان کرتے ہوئے کہ پانی ختم ہو چکا ہے یا ختم کر دیا تو یہ دعویٰ نماز کا اعادہ
ضروری ہے۔ ۵۔ پانی رطلہ کی تکلیف دہ چیز پر لدا ہوا یا قرآن میں لٹا ہوا یا ساتر رکھا ہو اور بھول کر خیمہ کر کے نماز پڑھا ہے تو یہ دعویٰ نماز کا اعادہ
جائز نہیں ہے لہذا مسمیٰ ما لا یسمی۔ ۶۔ ذکر الہی الوقت۔ کیونکہ اگر کسی نماز میں یاد آ گیا تو نماز کو ختم کرنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکتا ہے۔

قولہ ولیس علیہم اصح انہ نماز کا غالب ظان یہ ہو کہ یہاں پانی ہو گا تو پانی حاشی کے بغیر خیمہ کرنا جائز نہیں اور اگر غالب
ظان ہو تو غالب کہ ضروری نہیں۔ اب خیمہ اور رک حاشی کرے؟ سوچا یہ کہ وہ ضرور میں ہے کہ ایک طرف کی طرف پانی حاشی کرے۔ ظاہر میں
ظہیر چار سو گز مسکن تھا اور کوئی چیزیں اور بھول ملی تھیں سو گز کی مقدار ہے (اذا حج) و مسرہ المصلیٰ اس کی تفسیر میں ہے کہ چھٹی دور تک حج
یا نہ وہ ظنون مقدار ہے (تیمین) (ہاتھ میں رکھا ہے کہ وہی دور تک حاشی کرنا) اس کے بعد کہ اس کا پانا تھا ان میں نہ ہوا۔ ان میں کو نہ مت اشتغال نہ
ہو۔

قولہ وان مکان مع رفقہ اور اگر رافعی کے پاس پانی ہو امام ابو یوسف کے نزدیک پانی ممانعہ واجب ہے اگر وہ نہ ہے تو خیمہ کرنے۔
مخزن تہ قریہ سے نقل کیا ہے کہ رافعی سے پانی، تین فرسخ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ جس میں زیادہ قول درامہ شافعی کی رائے بھی یہی ہے
کیونکہ حیا اور غیرت سے شخص کو مانگا یا شخص معمر کی چیز کا سوال کرنا مانگا ہوتا ہے یہ بھی بار ہے کہ رافعی سے مانگا نہ وقت واجب ہے جب
دے دے گا مگر غالب ہونہ نہ تھا واجب نہیں۔

[illegible][illegible]

وعلى رجليه ورائه وليس عليه غداة مشقة أو ضرر،

یہاں جمع کے لئے پائے اور باوردارہ طاری مسجد

[illegible][illegible]

بول و نوم (ترجمہ نسائی) میں ہے ان میں ان کی خبریں مثنوی اور کتب (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت مخرجہ دیا کرتے تھے کہ تم میری دعوت تک ہم سوزے نہ نکلیں۔ لایہ کہ جہالت پیش آئے جو نے جہت پیش پانہ نہ لیا لے نہ لائے کہ دعوت میں غیر جہالت چوکا۔ عاتقہ پانہ نہیں بولتی اس لیے سوزے کا نئے میں کوئی حرج لازم نہیں۔)۔

فولہ و مثنوی العبد ان مات من سقم ہونے کے بعد بھی اس کو موت جاتے کا جس ایک صورت میں سوزے لائے کہ پاؤں دھو کر ناز چاہے لگتی چاہیے۔ بقدر ضرورت ہونے کی ضرورت نہیں (اور مثنوی کے نزدیک اعجاز ضروری ہے) لیکن یہ اس وقت ہے جب دینی موجود ہو لیکن اگر پالی دعتیہ نہ ہو تو پانہ دھو کر بھی ضرورت نہیں یہاں تک کہ اگر ناز پڑھتے ہوئے موت سے پہلے ہوئی۔ مثنوی کے موزے پہلے ہو کر کے وقت اس کو موت ہو گیا اس لیے دھو کر کے سقم کر لیا دوسرے روز ہی اس وقت کہ اس کو موت ہو تو قاتل میں دہلی ہو اور اس کو پانہ دیا کہ وقت سقم کے پورے دن کا پانی ہو جو نہیں ہے تو اس سے بے کو ناز پوری کرے (یعنی قاضی میں ازبدی جزیہ) اگرچہ بعض مثنوی نے اس کی ناز کو اس کا ہے اور یہی اشد باطل ہے (مثنوی میں) محمد حنفی غفرلہ لہ

رضی اللہ عنہ و هو نعتہ لیسر قبل نعام یوم و قبلہ مسیح نساہ فلاحہ انیم ذلجا ایہا ورضی اور اگر کسی شخص نے مسیح شریعت پر ایک دن رات تمام ہونے سے پہلے مسافر ہو کر نماز میں اس وقت تک سقم کیا کہ وہ اس دن سے اور بعد المسیح و هو نعتہ انیم انعام ان کان مسیح یومنا و قبلہ لولیکم لولمہ نراہ خلفیہ و ان مسافر نے مسیح شریعت پر ایک دن رات تمام ہو گیا تو اس دن ایک دن رات پانہ دیا کہ سوزے کا پانہ ہے جب تو سوزے کا پانہ دے

کان افضل منہ ثم مسیح یوم و قبلہ

اور اگر اس نے مسیح پر فایہ دن رات پانہ دیا کہ

تشریح الفقہ فولہ و هو مقدم اس شخص نے مسیح کی ابتدا اعلیٰ ہونے کی حالت میں اس دن ایک دن رات ایک دن سقم ہونے سے پہلے مسافر شریعت کو دیا کہ اس کو شریعت میں رات تک سقم کرنے کی اجازت ہے (یعنی مسافر والی سقم کی مدت کو اس طرح پر کرے کہ اگر وہ سقم دن پر جائے یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ شریعت میں سقم کر دے۔ امام شافعی کے نزدیک اس کی اجازت ہے نہیں بلکہ اصل سقم کا اطلاق ہے دوسرے یہ کہ جو احکام وقت سے متعلق ہوتے ہیں ان میں اس وقت کا اعتبار ہوتا ہے جیسے نماز کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص غیر وقت میں مسافر شریعت کر دے تو اس کی فرض نماز چار رکعات کی بجائے دو رکعت ہوتی ہے اور اگر آخر وقت میں سقم ہو جائے تو دو رکعات کے بجائے چار رکعتیں ضروری ہو جاتی ہیں اس طرح اگر کوئی نماز آخر وقت میں پانہ ہو جائے کوئی کار مسافر اس کو پانہ دے تو ان پر ناز واجب ہو جاتی ہے مسئلہ سقم چھ دن وقت سے متعلق ہے اس لیے اس میں بھی آخر وقت کا اعتبار کیا جائے گا۔

فائدہ۔ جب کتاب نے دو مقدم کہ اگر سقم کو رکعات کا وقت ہونے کے ساتھ عقیدہ کیا ہے اس واسطے کہ اگر اس سے سقم ہونے کی حالت میں سوزے پہلے اور دعوت دینے سے پہلے اس طرح شریعت کو دیا کہ اس صورت میں امام شافعی کے نزدیک بھی اس کا وقت مسرت سے مبرا کا تعلق ہو جائے گا۔ نیز قل نعتہ یوم و قبلہ کے ساتھ مثنوی عقیدہ کیا ہے اس واسطے کہ اگر مدت کا وقت چوری کرنے کے بعد مثنوی شریعت کو دیا کہ اس صورت میں امام شافعی کے وقت مسرت سے مبرا کا تعلق ہے اور اگر سقم کو رکعات کی حالت میں سقم کر دے تو اس کا وقت مسرت سے مبرا کا تعلق ہے اور اگر سقم کو رکعات کی حالت میں سقم کر دے تو اس کا وقت مسرت سے مبرا کا تعلق ہے اور اگر سقم کو رکعات کی حالت میں سقم کر دے تو اس کا وقت مسرت سے مبرا کا تعلق ہے۔

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

۱۰ - افسوس کہ افسانہ نگاروں نے یہ جھٹکا خانہ کمالی پروردگار سے بھیج دیا ہے۔

وَمَا تُزَكِّهِمْ إِلَّا الصَّلَاةُ مَعَهُ وَلَوْ أَنَّهُمْ لَمْ يَخْرُجُوا أَصْلَابَهُمْ حَرَامَةً مُتَعَلِّقًا
 بِهَذَا مِنْ شَرِّ مَا يَكُونُ فِيهِ فَخَرُّوا عَنْهُ وَتَوَلَّوْا وَكَانَ فِي ذَلِكَ لَعَنَةٌ لِقَوْمٍ كَثِيرٍ
 مِمَّنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ لَأَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَتْلُوهَا بِحُرُوفِهَا وَتَلَاوُظِهَا وَتَوَلَّوْا
 بِهَذَا مِنْ شَرِّ مَا يَكُونُ فِيهِ فَخَرُّوا عَنْهُ وَتَوَلَّوْا وَكَانَ فِي ذَلِكَ لَعَنَةٌ لِقَوْمٍ كَثِيرٍ
 مِمَّنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ لَأَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَتْلُوهَا بِحُرُوفِهَا وَتَلَاوُظِهَا وَتَوَلَّوْا

غلظہ و خفیفہ نجاست کا بیان

[illegible]

نورقہ من السعدۃ المغفلۃ الخ امام رب کے نزدیک تجاوت تالیف و اخوات کی نعمت سے محروم ہے جس سے معاشرے اور مملکت میں خبیث طبعات نہ ہوا کرتے۔ انہیں باہم متفرق نہیں ہوں تو پھر تجاوت خفیہ نہ کہہ سکیں گے۔ ہمارے مین کے نزدیک ہم نجی است پر اور عامیہ چاہو یا نہ ہو ملکہ ہے اور جس میں اختلاف ہو اور پختہ ہے ضرور اختلاف کو برائی بابت میں ظاہر ہوا کہ یہ سب امام رب کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی روایت ایسے لوگوں کی وجہ سے تجاوت ملکہ ہے کوئی اور مملکت میں کے حاضر نہیں ہے ہاں میں کے نزدیک تو یہ تجاوت خبیث ہے کہ کوئی نہ مانگے اور اس پر اپنی لچک کے لئے کچھ کو برکات سے تو تجاوت انتہائی ہے جس کی انتہائی ہوئی ہے۔

[illegible][illegible]

فولہ مقدار الدرہم الفیاضہ ثلاثہ یکہ درہم کے چار حروف ہے ای سلسلہ میں بعض حضرات نے قول اول اطلاق درہم کے اور بعض نے ایک مثقال (پندرہ تہ) کا اعتبار کیا ہے اور بعض حضرات نے سہایت کا اعتبار کیا ہے۔ فقیر ہندوں کے اور ہوس میں اس حرف تطلق ای ہے کہ پیشاب بھی وہی مثالی ہستانتوں میں سہایت یعنی ایک درہم کا چارہا پہنچتی تھی مگر میر تقی میر کا اور چارہا بھی گواہی ہستانتوں میں درہم کے اور کا اعتبار ہوگا۔ چوتھوں میں ہے کہ مثقال گھڑا۔ لکھنؤ کے نزدیک کہ قول ہمارا ہے۔ چوتھے کردوں میں بھی یہی کوئی نہ کہ ہے میر تقی میر نے

فولہ حلاوت مصلوٰۃ اور نماز کا جو اثر میں اسی مٹی میں ہے کہ اس کے اندر سے فرشتہ سا تمہا ہو جائے گی اور نماز پڑھنا بالکل آسان ہو جائے گی۔

[illegible][illegible]

وَعظَمَتِ الْجَدَّةُ أَنْتَى بَحْبِ عَيْنِهَا عَلَيَّ وَخَلَّتْ قَمَا كَادَ لَهْ عَيْنٌ مَرُونَةً عَظَمَتْنِهَا
اور جس جدت کو دوا نمودن سے اس نے پاکی حاصل فرما دھرت پر سے جس نے جو یہ جد نظر آئی وہ اس کی اس نے جس
روان عینہا الا انی بقی من افرح حاشق اربنہا رما لیس له عین مرونہ عظمتنہا
کا زل کہ چلا ہے اس نے کہ ایسا ہی وہ چلتے ہیں کا اور نکلی وہ جدت سے نظر نہ آئی ہو اس کی پاکی

ان يغسل حتى يغتسل على عين العاصي ثم قد ظهر

انتقامی ہے، یہ کہہ دے: "لے لو تو اس غائب ہو جائے" سوچا یہ کیا تھا کہ

نجاست مرئی و غیر مرئی کا بیان

تشریح فقہ قولہ علی وجہ من انما بہ ست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نظراً نے والی دوم نصراً نے والی۔ اولیٰ میں کس نجات کا چاک ہوتا ہے کہ جینے اس کی کوئی نجات نہ ہو اور نشان باقی رو جائے جس کا زائل کرنا مشروط ہو کہ کوئی حرج شرع نہ ہو ہے۔ دوم میں کس نجات کا چاک ہوتا ہے کہ اس کو تادویج نہ جائے کہ جو دے دے کا کام نہ ملے۔ چاک ہونا کہ چاک نہ ہو تادویج نہ ہو کہ نہ دے نہ نجات ملے ہو جاتا ہے۔ جس سبب ظاہر و طہارت کے قائم مقام کر دیا جائے نہیں چاہتے۔ چنانچہ تادویج نہ دے اور میں نے کچھ نہ چاہتا تھا کہ

۔۔۔ بشر فیہا وظیفہ مثل فی قرآن فیہا مسلم یوہد و یغیر بہ یونہد و یوحس کے متوال نمونے دے لے گا کلین نجات حق ہے ۱۱۔

دفعہ دواؤہ میں بارہ سو کر خشک کرنے سے پاک ہو جائے گی۔

قولہ عن عروۃ الخ لایحی البیان میں ہے کہ مراد نجاست سے مراد وہ نجاست ہے جو خشک ہو جانے کے بعد نظر آئے جسے خون یا خاندہ وغیرہ اور جو خشک ہو جانے کے بعد نظر نہ آئے وہ محمود اور نہیں۔

قولہ ذوال عینہ الخ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ دھونے سے میں نجاست زائل ہو جائے تو عمرہ و فصل ضروری نہیں اور اگر تیس مرتبہ دھونے سے بھی میں نجاست زائل نہ ہو تو یہ دھون ضروری ہو گا یہاں تک کہ میں نجاست زائل ہو جائے کیونکہ نجاست مرئی میں فصل تصور نجاست کا زوال ہے پس اس میں تین پانچ کا کوئی انحصار نہیں ہے (سراویہ عقیقہ) امام ابو طیفل نے قیساہ و مضطرب اور نامطمئن فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرتبہ دھونے سے میں نجاست کا زوال ہو تو دوبارہ دھونا چاہیے کیونکہ اس وقت اس کا رجب نجاست غیر مرتبہ کا ہو جاتا ہے۔ بعض فقہاء نے دئے ہے کہ ذوال عین کے بعد بھی تین مرتبہ دھونا چاہیے۔ شیخ مرینی کہتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ جب تین بار دھونے سے میں نجاست اور اس کی جوڑ ہو جائے تو گل نجاست پاک ہو جائے اور اگر صرف جوڑی ہو جائے تو اس کو زائل کیا جائے لیکن تین مرتبہ سے زائد دھونے کی ضرورت نہیں۔

قولہ معشوق الخ مشقت کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے علاوہ صابن وغیرہ استعمال کرنا چاہئے (کھن) یا گرم پانی استعمال کرنا چاہئے (سراج) چنانچہ بعد از ہر مرتبہ دھونے کے کہ غسل بہار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خون منی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے پانی سے دھونے کو فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دھونے سے اس کا نشان نہیں جاتا؟ فرمایا: کیوں کرتی نہیں ہے۔ (الادواء و تفریق احمد) اور حدیث عائشہ میں بھی پانی کے علاوہ اور گل چڑوس کا استعمال بھی ہے جو وہ اختیار کیا ہے۔

وَالَا مَسْحَاحَ شَاةٍ يُخْبِرُ عَنْهُ الْحَبِيزُ وَالْمَسْحُاحُ مَقَامٌ مَقَامُهُ مَسْحُوحَةٌ حَتَّى يُغْتَابَ وَلَهُنَّ
 دَرَجَاتٌ مِمَّنْ هُنَّ فِي سَمَاءٍ مَّا لَآ تَرَوْنَ هُنَّ فِي سَمَاءٍ مَّا لَآ تَرَوْنَ هُنَّ فِي سَمَاءٍ مَّا لَآ تَرَوْنَ هُنَّ فِي سَمَاءٍ مَّا لَآ تَرَوْنَ
 فِي عَدَدِ مُنْزَلٍ وَغُلَّةٍ بَلْعَاءٍ أَفْعَلُ زَيْنِ مَحَارِبٍ النَّجْمَةُ مَغْرُوبُهَا لَمْ يَخْرُجْ فِيهَا الْفَلَكُ
 خَرَّ اس میں کوئی خاص عدد سنون نہیں ہے بلکہ وہ اس وقت تک ہے کہ اگر جو کوئی نجاست دھونے سے نہ جاتا تو نکال دے اس میں خرابی

وَالْمَسْحُوحَةُ وَلَا يَسْتَحْبِبُ بَعْضُهُمْ لَهَا رُؤْيَا وَلَا يَطْعَمُ وَلَا يَشْرِبُ

یاجتنبہ الی چیز اور نہ کہ ماسحیہ کی پانچ کھانہ اور نہ پانی سے

استنجہ کا بیان

توضیح المسئعہ الاستنجاء پوشا بہ یا خاندہ کے مقام سے جو کونگی لگے اس کو لڑن سے صاف کر دینا پانی کے ذریعہ اور اگر پانی وغیرہ کے ذریعہ سے
 اور جس دن ہجری اور غیر سے دستیا مسنون نہ ہو گا کیونکہ یہ نجاست نہیں ہیں اور دفعہ کے خون سے بھی کیونکہ یہ خارجہ میں اضمحلت نہیں ہے۔
 حجرہ چترندہ ذویا علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیسوا بھم کما تارکون۔ (ابن ماجہ)

تشریح الفقہ قولہ والا مسحیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجہ کے حکم کو سن کر حضور کے ذیل میں وہاں نہیں کیا بلکہ امام محمد کی اتباع کرتے ہوئے امام باب میں لاء ہے جس میں امام کا کہنا ہے کہ استنجہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد شستن و وضو کی ضرورت نجاست تک کے زوال کے لیے ہے۔ صاحب کتاب کہتے ہیں کہ استنجاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہاں یہ سوا وضو فرمائی ہے "اصل" میں ہے کہ استنجاء

کتاب الصلوة

آب و فواید آن

[illegible][illegible]

فکر کرو! یہ سچ ہے کہ اسطرح کے حالات نے اگرچہ ہمارے شہریوں کو تھکاتے ہیں۔ لیکن انہوں نے انہی میں سے کسی ایک کو بھی ہلاک نہیں کیا۔ جبکہ ہم نے ان کو تھکاتے ہیں اور اس طرح کی باتیں بھی کہیں کہیں کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے انہی میں سے کسی ایک کو بھی ہلاک نہیں کیا۔

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

[illegible]

میں گزرا چکا ہے کہ طرب کا آخری وقت افق غائب ہونے تک ہے اور ظاہر ہے کہ افق کا غائب ہونا سفیدی چلے جانے کے بعد ہی ہوگا شیخ کے شاگرد و تلامذہ میں جتنے فقہاء و علما تھے ان کا یہی نام صاحب کی کے قوس کوڑھ چھوڑ دینی اور اس کو جامع کہا ہے۔ نوراؤفہ ان اکتے ہیں کہ امام صاحب کے قوس کا اختیار نامی الیہ ہے۔

فائدہ اسی ساتھ کہ صاحب پروردگار نے غروب صاحبین کے لیے ایک ایسا نکتہ ذکر کیا ہے فرماتا ہے کہ غروب تین ہیں۔ آفتاب شفق بحر شفق اقیانوس ای طرح طالع بھی تین ہیں۔ فجر کا پ فجر صادق آفتاب فجر جس طرح دخول و خروج وقت کا شفق طالع میں سے وسط الطالع یعنی فجر صادق سے ہے اسی طرح غروب میں سے بھی اوسطا غروب یعنی شفق بحر ہے۔

محمد بن یوسف غفرلہ

زوال وقت العشاء اذا حلت الشفق والحرقه مالم يطلع الفجر الثاني وروي وقت الزوال عند
الغروب اذا حلت الشفق والحرقه مالم يطلع الفجر الثاني وروي وقت الزوال عند

العشاء والحرقه مالم يطلع الفجر الثاني

وروي وقت الزوال عند

نماز عشاء کے وقت کا بیان

تشریح فقہ حنفی واول وقت العشاء الخ وقت والا ال وقت شمس نسم ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے (علی اختلاف الفقہاء) اور یا کہ بہت نصف شب تک اور طلوع فجر تک وہی رہتا ہے یعنی جب عمریں اتر جائیں یعنی چھ بجے سے اس وقت تک اور کی بائیں سے صاحب دیا ہے امام شافعی کے نزدیک مشاء کا آخری وقت دو تہائی وقت نفل کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ اس میں سے نفل کوئی خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ عمار جی کہتے ہیں کہ عمار میں امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اس کے قول کے قول قدیم اور امام احمد کی ایک روایت کے بعد ہی مشاء کا بہترین وقت وہی بات تک ہے اور امام مالک کے قول اور امام احمد کی دوسری روایت اور امام شافعی کے قول جدید کے مطابق ایک تہائی وقت ہے اور ہرگز کا قول طبع فجر تک ہے نیز روایتی شرح دیا ہے جس سے کہ فجر تک مشاء کے آخری وقت ہوئے پر اجتماع ہے۔

قول و اول وقت الزوال و نماز الزوال کا دل وقت صاحبین کے نزدیک مشاء کے بعد سے ہے اور آخری وقت طلوع فجر تک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آتوں کو عشاء اور صبح کے عین میں پڑھنا چاہیے اس کی واضح دلیل ہے۔ (ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم امام صاحب کے نزدیک مشاء دو تہائی کا ایک ہی وقت ہے یعنی قراب شفق سے تک تک۔ لیکن ترمذی، ابی داؤد و ترمذی ابن ماجہ پر وہی مسئلہ میں صحیح نہیں مگر بھول کر یہ کہ امام صاحب کے نزدیک ہر بھی فرض ہے البتہ اس کا ثبوت چنانچہ عشاء کی طرح قطعی نہیں ہے اس لیے یہ فرض علی ہے۔ عشاء فرض قطعی۔ لیکن امام مالک کے نزدیک پڑھنے کی قیود امام صاحب کے نزدیک ہر گاہ وہ نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک عشاء و عشاء ہر گاہ۔ چونکہ ہر فرضی عبادت سے ترمذی ساتھ ہو جاتی ہے اسی لیے مسودہ شافعی اسلام میں ہے کہ اگر دانستہ تر عشاء سے پہلے پڑھو بلا خلاف عبادت واجب ہے۔ امام صاحب کے نزدیک تو اس لیے کہ ترمذی ابی داؤد و ترمذی ابن ماجہ ہر گاہ وہ نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک اگر پڑھنا ہے لیکن مشاء کے واقع ہے۔ اس لیے کسی حالت میں بھی مقدم نہیں ہو سکتے البتہ چونکہ اس نے اثر و ثمرہ نہ کیا اس لیے فقہ اہل حق۔

فائدہ یہاں تک کہ نماز و عشاء کے اصل اوقات کا بیان نسم ہوا آخر میں کہ میں حق تعالیٰ نے پانچوں نمازوں کے اوقات کو کھنڈ کر فرمایا ہے۔

[illegible]

محمد ضیف - محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

ویرتے فی الزل الفخر بعد الفلاح الصلوٰۃ حسن فی الکلام مرتب فی الاقامۃ علی الاول
اور تیار رہا۔ ان کی فی الفلاح نے حد ملاحظہ فرمائی اور یہ کہ یہ کلمہ کل فی الزل ہے
الاولیٰ کہ یرتے فیہا بعد حتی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ مرتب فی ویرتے فی الاول و
فی الزل مرتب فیہا بعد حتی علی الفلاح نے حد ملاحظہ فرمائی اور یہ کہ یہ کلمہ کل فی الزل ہے
یحتوی فی الاقامۃ وبقول ہم الفلاح عدا بلع لی الصلوٰۃ و الفلاح حزل و خلیع یعن و
یہاں کہ یہ کلمہ اور ان کی کوئی نہ ہو۔ اس میں ہے یہ کلمہ اور ان کی کوئی نہ ہو۔ اس میں ہے
نسلا و یوفی للمعاذہ و یختم فان فیک الصلوٰۃ اول لاروی و بعد و کان صحبرا می
تیم و انما انما فیک ہے ان کی کے ان کی و ان کی کے ان کی ہے ان کی ہے ان کی ہے ان کی ہے
الظاہر فی شہہ الزل و اقامہ وان شاء اقتصر علی الاقامۃ و یسعی ان یوفی و یلکیم علی ظہیر

[illegible][illegible]

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۚ قَالَ يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

[illegible][illegible]

قبولہ والیاں سلطان فتح محمد نے قزوین کے محل اراکان میں مہربان دیکھ کر بھیج دی تھیں۔ ان کا نام ابوسف
نے لکھا ہے کہ ان کے اہل بیت ان کے ساتھ تھے۔ (الغزالی، ج ۱، ص ۱۰۰)

بعض من النسخة الأصلية مثل ما فعل في الأتي لا أنه لا يتخلف ولا يغفل فولا
 ...

برفقة مدبه الا في المشيخة الاولى

یہ نعرہ سنا ہے کہ:

[illegible]

نزدیک دور کھد والی نماز میں سورہ کوثر کے پچھلے آیتوں میں انشراح اور ہرے میں قورک مسنون ہے۔ اختلاف انشراح کو اس لیے اختیار کیا ہے کہ یہ شہد اور احادیث میں وارد ہے اور اس کو تشہد میں مناد کیا گیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور دوسرے شہد کی کیفیت میں کوئی فرق متقول نہیں جن احادیث میں آپ سے قول رک متقول ہے وہ آپ کے ضعف اور کثرت کا نشانہ تھا۔

قولہ و التمشید لریٰ احادیث میں تشہد عقبہ الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ تھی نے تو تشہد ان کا ذکر کیا ہے جن میں امام شافعی کے یہاں تشہد ابن عباس صلی علیہ وسلم (سورہ ابراہیم) امام صاحب کے یہاں تشہد ابن مسعود کوئی ہے (صحاح) اور جو ترمذی ہے ہیں اس کو ترمذی خطابی نے لکھا ہے کہ اس میں عبد اللہ نے اس باب میں اصرار فرما دیا ہے۔ ۲۔ اس میں میثم سے جو کہ از کما حق کہ لے ہوا ہے۔ ۳۔ اس میں عبد اللہ شافعی نے اور راوی کی زیادت ہے جو نئے کام کے لیے آتا ہے۔ ۴۔ احادیث تشہد ابن مسعود میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ۵۔ اس میں غنا السلام سرف بلال سے جو حدیث استقراتی ہے۔ ۶۔ اس تشہد کی تعمیر حضرت ابوہریرہ صلی علیہ وسلم نے جو ترمذی نے اس کی طرح تعلیم دی ہے۔ ۷۔ تشہد ابن مسعود پر اکثر اہل علم کامل ہے بخلاف تشہد ابن عباس کے کہ اس پر صرف امام شافعی اور آپ کے تفسیریں کامل ہے۔ ۸۔ اس تشہد میں تعلیم کی آید بھی موجود ہے۔

محمد حنیف غفر لکھو

وَقُلْ فِي الْكُتُبِ الْآخِرِينَ بِمَا خَلَقُوا الْكُتُبَ خَاصَّةً فَإِذَا جُلِسَ عَلَى خَيْرِ الصُّلُوفِ جُلِسَ
 اور پڑھے آخری " رکتوں میں صرف سورہ فاتحہ اور پڑھے آخری غار میں تو پڑھے
 کما جلس في الأولى و تشهد و صلى على النبي صلى الله عليه وسلم و دعا بما شاء بما يشاء
 جیسے بیٹھا تھا پڑھنے تشہد میں اور تشہد پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر " اور پڑھے سورہ فاتحہ یا مانگے یا چاہے من اقتلا سے ہر
 الفاظ آخری والا صلی العاتورة ولا يدعو بما يشاء كلام الناس ثم يسلم عن يمينه و
 اللہ قرآن اور متقول دعائوں کے مشد ہوں اپنی دعاؤں مانگے جو طلب ہو ان کے کام کے ہر سلام پچھتے اپنی طرف اور
 يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبِسْمِ اللَّهِ يُسَلِّمُ عَنْ بَشَارَةِ بَشَلٍ ذَلِكَ
 کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس طرح پچھتے اپنی طرف

تشریح لفظہ وقولہ فی الرکتین الخ آخری دور کھنوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے بخاری کی روایت میں ہے
 بلکہ امام صاحب سے حسن کی روایت یہ ہے کہ قرآن بعد از تشہد واجب ہے۔ لیکن مجھے یہ ہے کہ واجب نہیں بلکہ اگر تمنا یا ترجیح کر لی یا اپنی روئے خواہی ہو۔
 تب بھی جائز ہے۔ کہ امامی الطائفت والعیسیٰ۔

قولہ و تشہد و صلى ان تشہد و آخری فرض ہے اور اس میں تشہد پڑھنا واجب ہے اور صلوٰۃ علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 قرأت تشہد صلوٰۃ علی نبی دونوں فرض ہیں یہاں تک کہ ان کے ترک سے نماز ہی نہ ہوگی۔ کہ کوئی ان کو ہر دو

قوله معايشه الذ لا اقرن ان يجي ونا لا تزاخذنا ا هـ ونا انما في الدنيا حسنة ا هـ ونا اعطى ولو ا لى ا هـ
 اس نے تم میں سے جس سے ملائی یا اہل حق و صالح مرنے اور صرف میں کس شریا اور میرا ثورہ جیسے الھم لک الحمد کله و لک الملک
 کمنہ و بعدک الخیر کمنہ و الیک یرجع الامر کمنہ استلک من العبر کمنہ و اعوذ بک من الشر کمنہ یا ذا الجلال
 و الاکرام یا اللہم انہر شملک ظلماً کثیر ا هـ

انہی کا نہ ہونا اس لیے ہے کہ اس کی ادائیگی عشاء کے وقت میں ہوتی ہے لہذا وہ عشاء کی افادت پر انکار دینی چاہی ہے علاوہ انہی واجب کے لیے انہی کا ہونا ضروری بھی نہیں ہے جیسے نماز میں۔

فولہ ثلث رکعات اربعہ ہوتی رکعات بقول جہانگیر ہیں کیونکہ دعا میں وہ دعا اور اسی قدر کو کہ بتاتے ہیں اور یہی رکعات سرب کے مسائل ہے بخلاف ایک دیا چنگ کے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے اور جہاں تک دعا سے غفلت ہو وہی اولیٰ واقعی ہے۔ روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت پر سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی ہے کہ "آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں سورہ فاتحہ مع سبح اسمہ ربک الاعلیٰ اور اورس کی میں قل یا ایہا الکفارون تمسرون میں قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔ اسی کے بعد اس دعا کی نے حضرت ابن عباس و سعید بن عبد الرحمن سے اور امام ترمذی نے ابی انیس سے حضرت غنی سے روایت کی ہے۔ ممکن ہوئی ہے کہ تین رکعات پر سلام کہ امام کا جماعی قول کیا ہے۔ یہ روایت کے معانی میں تیس سے روایت کی ہے کہ تین رکعات پر سلام کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات کے ساتھ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا چار تین یا چار تین آنحضرت اور تین اور تین کے ساتھ اور سات سے تین اور سات کے ساتھ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث میں ذکر کے تین رکعات کی سرایت ہے۔ چنانچہ یہ تھا کہ کثرت نے ہی کو اختیار کیا ہے اور ابن ابی ہلال نے حدیث کے فقہاء میں کثرت کو ہی قبول کر لیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ صحابہ اور اہل بیت کی ایک جماعت کا قول ہے اور اس میں کلام نہیں ہے کہ ذکر کی تین ہی رکعات ہیں چنانچہ میں نے ایک قول امام شافعی کا ہے لیکن وہ نہیں ہے کہ امام شافعی کے نزدیک ہر رکعت کی سات طاہرہ یعنی ایک سے گیارہ تک کے ساتھ عمل ہو جاتی ہے اور اس قول پر ہر رکعت پر ذکر سلام پھیرنے اس کے بعد ہر ایک رکعت پر ہے اس طرح تین رکعات پوری کر کے لیکن ایک قول امام مالک کا بھی ہے۔ ہر رکعت میں ہے کہ ہر ایک رکعت ہے اور اسے ہے۔ مانی میں ہے کہ ذکر سات ہے اور بقول دیگر جو واجب ہے جس کی کم از کم تین اور زائد سے زائد کر دہ رکعات ہیں نہ تمام کے جواب میں امام نے اسے حدیث کا شکیبہ ہے۔

فولہ و بقت فی حفظہ اربعہ اور ذکر کی تیسری رکعات میں مذکور سے پہلے دعا قوت پر ہے۔ شروع ارشاد میں ہے کہ امام شافعی سے اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں ہے بلکہ ان کے اصحاب میں اختلاف ہے بعض کثرت کو کہتے ہیں اور بعض ہر رکعت میں تین ان کے مذہب میں بعد از رکوع ہی صحیح ہے۔ امام احمد سے بھی دونوں کا جواز منقول ہے۔ امام شافعی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کے آخر میں قوت پڑھا۔ امام ابو حنیفہ کا استدلال چند احادیث سے ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات سے ذکر کرتے تھے۔ لہذا میں سورہ اعلیٰ دوم میں کا فرمان نام میں اطلاع پڑھتے تھے اور ذکر کے پہلے قوت پڑھتے تھے۔ فقہاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں رکوع سے پہلے قوت پڑھا۔ صحیح بخاری میں امام احمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس سے قوت ہر کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا ابی میں نے عرض کیا: نکل از رکوع یا بعد از رکوع؟ فرمایا: نکل از رکوع میں نے عرض کیا: لہذا میں نے بھی خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بعد از رکوع ہے۔ فرمایا اس نے بہت خبر دی ہے کہ ذکر کے بعد تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دعا قوت پڑھا تھا۔ امام شافعی کا یہ استدلال جو غلط "آخر" سے بعد از رکوع مراد لیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ہر چیز نصف سے زائد ہر ذکر کہلاتی ہے لہذا تیسری رکعت کے رکوع سے قبل پڑھی آخر کا اطلاق صحیح ہے۔

فولہ فی جمیع السنۃ اربعہ اور تیسری قوت کا ذکر عداوی ہے اور شروع کے نزدیک صرف رمضان کے نصف آخر میں

یہ سنائی میں تھا کہ "ع اور دو ذکر تہذیبی سنائی میں ہے ناگہم انہی میں اس سے اتنی ہائی شیعہ اور اور دو ذکر تہذیبی سنائی میں ہے ناگہم تہذیبی سنائی میں ہے

یہ سنائی میں ہے۔ ابن ابی شیبہ اور قسطنطین صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی انیس میں اس سے اور ابی انیس میں اس طرح ان میں دن نماز۔

نہایت عجب ہے۔ نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے محالیت جنت نماز پر حاکمی پھر خود نماز کا احادیث کو انکار کیا اور اس کے لیے نہیں کہ انسانی دلیل اور شرع و نبوی ہے کیا باہم متضاد ہیں کی نماز کا فاسخ ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی میں اپنی برہان اس)۔ یہ حدیث معصومہ ہو رہا ہے کہ امام قزوینیؒ کی نماز کا صرف صحت و فساد کا اعتبار سے مدعا ہے اور جب کوئی محدث یہ توہم کی نماز پر الزام لگائے گا تو امام جن کی نماز کا فاسخ تھا ان کی نماز پر بھی غاصد ہوں گی تاہم شافعی کا مستند ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم اس سے ہم احادیث و آثار میں نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے تو یہ ہے حضرت عمرؓ کی احادیث کہتے ہوئے کہ کوئی انسانی نماز پر حاکمی ہوں۔

وَيُكَفِّرُ لِلْمُتَّقِينَ أَنْ تَقُتْ سُلُوكُهُ أَوْجِدَهُ وَلَا تَقُتْ الْحَمِي لَا أَنْ لَا تَكُنْ السُّجُودَ عَلَيْهِ

تَسْوِيءُ مَرْءٍ وَاسِدَةٍ وَالْمُتَرَفِّعِ اصْبَغُهُ وَلَا يَتْبَكَ
وَمَنْ رَأَى كَلْبًا يَمْشِي بِمَوْزِعَةٍ أَوْ يَمْشِي بِأَنْفِهِ أَوْ يَمْشِي بِأَنْفِهِ أَوْ يَمْشِي بِأَنْفِهِ

وہ افعال جو نمازی کے لیے مکروہ ہیں

تو شیخ الحدیث صاحب (س) اخیراً: ٹھیل کود کرنا بند۔ چوں مہی۔ عکریاں بغیر قلع فریضہ۔ اشکباریاں دفنانا۔ ایک تھیرکا۔ ایک دوسرے میں داخل کرنا۔

تشریح الفقہ قولہ ویکبرہ للمصلیٰ ان توالی کا اپنے پڑنے سے یاہن سے ٹھیک کر دے کہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "حق مصلیٰ سے تیار رہے لیکن پڑھنا نہ فرمائی ہیں۔" نہ اس میں ٹھیک کرنا اور نہ اس میں ٹھیک کرنا، اگرچہ اس میں جتنا "حق" آپ نے ایک نماز کو پڑھا، اس میں سے عقیقہ دیکھ کر فرمایا کہ "خسع قلبہ لضعف جودہ وحشہ"

لولہ وہاں بھٹک چکی تھی۔ اس نے غصے سے کہا: "میں نے تو اس کو سب سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس کا دل نہیں ہے۔" اس نے کہا: "میں نے تو اس کو سب سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس کا دل نہیں ہے۔"

[illegible]

لا ياتكم ولا يهتوب

توضیح لفظ: شکر گھر:۔ پیوٹیم، تھم، کنیز، دل (ض) ن، آمد لا۔ لگانا، لکھن (ض) مضبوط۔ بالوں کو گودھن شکر۔ دل بھلی اٹھاء۔ کتے
 دل میں رہنا: کتب۔ کتاغ: حج۔ حجاز، انور کریم:

۱۔ حضرت علیؓ کے لیے خیر و شریک ہیں۔ ۲۔ حدیث ملوی ہو۔ ۳۔ امر و قیادی ہو جو باوجود مسرت نہ ہوگی۔ ۴۔ نمازی کے بدن سے جو دم کو خلافت سے نکلے۔ ۵۔ حدیث صحیحہ کہیں نہ ہو۔ ۶۔ نادر الواقع نہ ہو۔ ۷۔ اگر شک کا کہنا بنایا ہے پوچھ جو عیما و بنیادہ آئیں۔ ۸۔ بحالت حدیث درکن کمال کی اور نیک نہ ہو۔ ۹۔ آمد و رفت میں حالت میں کوئی۔ گنہگار نہ کیا ہو۔ مگر وضو کر کے نہ لے گیا اور وہ بھی کوئی

وَبِإِنْ نَأْمُ فَاجْعَلْهُ قَوْلًا عَزِيزًا
اَوَّلَهُ عَلَيْهِ اَوْفَقُهُ اسْتَدْفَعُوا الْاَوْرَثَةَ وَالْقِسْوَةَ زَالٌ تُكْلَهُ مِنْ

آر سو گیا کہ میں اس کو ہم پر کیا ۔ چاہے یا یہوں ہو مگر با ظلمت انہ سے خدا قادر و مہربان بھی کرے اور نہ ہی اگر ان بات کر لے

مخلوقی مہربانی اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے مصلحت کے ساتھ ہر چیز کو پیدا کرنے کی قدرت ہے۔

تَوْضُوحًا وَسَلَامًا وَبِئْسَ نَفْسًا مَلْعُونًا فِی عَهْدِ الْعَالَةِ اِذْ كُنْتُمْ تُغْمِضُ الْفُؤَادَ فِی الْمَلُوءَةِ فَكُنْتُ
تَوَضُّعًا رَیًّا مَلْعُونًا وَبِئْسَ اَنْفُسًا مَلْعُونًا فِی عَهْدِ الْعَالَةِ اِذْ كُنْتُمْ تُغْمِضُ الْفُؤَادَ فِی الْمَلُوءَةِ فَكُنْتُ

صلواته وإن زعم القميص الماء في صلواته يظن صلواته وإن زعم ما بعد ما بعد صلواته

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ وَرَوْحِكَ وَمِنْ جَنَّتِكَ
وَمِنْ عِلِّيِّينَ وَمِنْ مَقَامِكِ الَّذِي تَبْنَاهُ لِلْعِبَادِ

سُورَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الْوَاحِدَةُ تُوْنِ اَمُوْمًا فَهَمْزٌ عَلَى الرَّكَوعِ بِالْجُودِ اَوْتَذَكُرْ اَنْ عَلَيْهِ
سَبْعٌ يَلْمِزُ اَنْ يَكُنْ يَكْنَى بِالْاِيَا اَقْدَرُ سَبْعٌ رَوَّاعٌ عَمِدَةٌ قَادِرٌ مَلِيًّا بِالْاِيَا اَمَّا تَرَا اَنْ يَكُنْ اَمَّا

صلوة قبل هذه الزايدات الإمام الفاروق رحمه الله تعالى

لقد حضر اؤدسان وقت الضيق في الجمعية وكان مصحفا على الدبيرة فسقطت عن حوزة
خارجي في امره كما انت اهل سو كونا ناز به من د كونا

وڪاٽ فسبحانه شرات بظلت صلواته على نواز اسمي حبيبة وفال انويوسف

انقصاء کذا وغت فی الاصل یا انی غیرتہ الفواہش علی خصی خلواتہ فینقطع المنزلیت فینہ
ترتیب سے پڑھے جس ترتیب سے وہ فرض ہوئی ہیں ۱۱ یہ کہ وقت شدہ پہنچے انکاراں سے رادہ ہوں کہ ان میں ترتیب مرقعہ نہ ہوتی ہے

تشریح الفقہ قولہ باب اولیٰ ہر ایک تین قسمیں ہیں اولاً عاماً وثقلاً مباحث کتاب اور اعزاز کے حکم سے فراغت کے بعد قنہ کہ یہاں کر
دیا ہے کہ قنہ مرقعہ اور ۱۱ ہے۔ ہر صاحب کتاب نے فقہاء المعروکات کے احکامات فقہاء الفواہش کہا ہے اس لئے کہ مومن کی شان سے یہ بات
چھپے کہ وہ اس قدر نماز کو چھوڑے کہ وہ غفلت و قوم اور نسیان وغیرہ کی وجہ سے اس کے وقت نہ چلائے یہ نیز یہاں "الفواہش" جمع مانے ہیں اور
باب اولیٰ میں "الغرات" اسفرواں اسلئے کہ کج فروعی میں ایک ہی مرتبہ ادب ہوتا ہے۔

قولہ ومن لافتنہ صلیلاً ان چھلانگ نمازوں کے درمیان اور کھپے اور چھٹو (یعنی پانچ سے تم) کے اس میں ترتیب قائم رکھ کر فرض علی
سے اپنے اگر تکبیر و عمر و مغرب قضا ہو گئیں اور عشاء کے وقت انکاراں پڑھے تو وہ علی تکبیر و عمر و مغرب پڑھے کہ ترتیب باقی رہے پھر
وہی فرض یعنی مشاء پڑھے۔ ہر ایک میں ایک ایک نماز کا قیام ہے۔ ہر صاحب کا ایک مذہب ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ترتیب مستحب ہے۔ ملاز ان
ہو کر وغیرہ کا مذہب بھی یہی ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ہر فرض بذات خود مکمل ہے لہذا اور دوسرے کے لئے شرط نہ ہو تاکہ ہر ایک جیسے زمان عام
عبادت کے لئے اور مصوم اختلاف کے لئے شرط ہے۔ جواب یہ ہے کہ ہر صحت و حق کے لئے قنہ کو کثرت کا نہیں کہنے بلکہ ہر سے زیادہ ایک قدر مقدم
و جب ہے اور وہی مؤخر و مکمل اور آخری ہے۔ "جو کچھ صحیح یا ناجائز ہو مل گیا پھر ایسے وقت میں آئی کہ ۱۱۱۱ کے پیچھے ہے ترتیب میں ۱۱
موجود چوں کہ ہر وقت اس کے بعد اس کو پڑھے جیسا کہ آئی پھر چوبیس کے پیچھے چھٹی آئی کا اہدہ کرنا ایک انتہائی ذرا فعلی نے فقہاء و اہل
کے ساتھ اسی مرتبہ سے مرقعہ نماز ورت کی ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارا ہر ضرورت و حق کی مشغولیت کے ہر وقت و فقہاء و اہل فقہاء نے ان کو
بترتیب ہی ادا کر لیا۔ لیکن چند صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۔ اگر کسی وقت پڑھے وقت کو قبول یا ناقص ۲۔۔۔۔۔ نمازوں کا کثرت یعنی چھ نمازوں کی بعد دو کھینچا جالا۔ جب شرط یہ ہے کہ
وہی کوئی وقت سے نہ ہو نہ ذکر فرض قطعی ہے اور لالہ کثرت کرنا فرض ملحق ہے۔ جس باب وقت شدہ ہو یا اجازت کثیرہ میں یہاں تک کہ اگر یہ وقت
کرنا لازماً ۱۱ اور قطعی کو مقدم کیا جائے گا اگر نہ وقت چھ سے کم ہوں اور وقت میں سب کی کچھائی نہ ہو مقدم کر کے دیکھ پڑھو۔

باب الاوقات التي نكره فيها الصلوة

باب الاوقات کے بیان میں جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

فاحضروا الصلوة عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ولا عند الزوال ولا عند الاذان ولا عند النداء ولا عند
الغروب ولا عند طلوع آفتاب کے وقت اور نہ غروب کے وقت اور نہ اذان کی صورت اور نہ انداز کے وقت

فی الفقہیۃ ولا یصلیٰ علیٰ جنازۃ ولا یصلیٰ علیٰ الجنازۃ

اور نہ پڑھے نماز جنازہ اور نہ صلاۃ جنازہ

تشریح الفقہ قولہ باب اولیٰ میں اس کی رادہ سے تو اس باب کو باب المواتیٰ میں لایا جائیے تھا صلیہ کہ صاحب دایرہ ویرہ نے کیا ہے کہ صاحب
کتاب نے یہاں اس لیے کرتا ہے کہ راجح بھی مکارض میں سے ہے پس یہ وقت کے مشابہ ہے پھر باب کو کثرت کے ساتھ طلب کیا ہے اور
اس کا نماز ہم جواز کے ساتھ میں لے کر یہاں اس میں نے اظہار کا اعتبار کیا ہے اور ہم جواز کے مقابلہ میں مکروہ اظہار ہے کیونکہ کثرت ہم

يَا بُنَوَائِلَ

۱۔ یہ تمام باتیں کے وقت میں

[illegible]

القضاء وازمعا مذهبها و ان شاء ربكم فخير

میں نے اس کا نام "آبِ سِدَاقہ" رکھا ہے اور یہاں ہے۔

تشریح الفقہ: فولد صاب و غاراء، قصد فروکش اور اس کے حلقہات کرامت الیہ کے برکت سے فراغت کے بعد نوش کو بیان کر رہے ہیں کہ جو فاضل مصلحت فرواغل میں شیخ پور فرما رہے ہیں کہ نفل کی شریعت میں اس سے انکار کر کے لے لے لے جو ان نفل میں جگہ پانچواں اس واسطے کہ انہیں کئے ہی ہوئے ورنہ کوئی جانے پہچانے ہی سے برائے ہو سکتا ہے، اور انہ واداش "کس پوزیشن کے پچھاؤ اور انہ واداش فقہ کی رائے سے ادا کرنا یا نہیں کر کے ہیں، جیسے غلہ یعنی ذیل ادا واداد کر دینا چھٹی ادا واداد کرنا ہوتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ "ووهت لہ اسحق و یعقوب" ادا واداش یعنی قیمت کر کے بھی ان میں مال پر ادا ہوتی ہے۔ شرع میں نفس میں عداوت ہو گئی ہے کہ جہاں نفس واداشات پر نہ ہو اور اس کے کرنے پر عداوت ہو اور ان کے کرنے پر عداوت نہ ہو۔ سوال۔ صاحب کتاب عداوت کو غلہ کے ساتھ مقب کیا ہے حالانکہ میں نے سنتوں کو بھی ذکر کیا ہے اس کی کیا وجہ؟ جواب۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غلہ عام ہے جو کسی پر ملت نہیں۔ لیکن اس کا مقب کسی بھی انتہائی عقبہ ماضی علی وجہ ذکر اس کے لئے انوالی ادا ہے۔

فولہ الحسنہ ہی الصلوٰۃ! اے وہ محبوب کتاب تمام نہیں پر سب سے فخر مقدم کر، ہے جس میں اس واسطے کہ یہ قرآن سنوں سے زیادہ وادک سے بہرہ
میں معصومین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل میں لکھا گیا احکام کر، کرتے تھے جتنا کہ فہرستیں کا اجتماع
نہایت تھیں۔ انھی کی بناء پر آپ کا ارشاد ہے کہ: "یاد دلاؤ ایسا ہے بیچ میں" نیز آپ کا ارشاد ہے کہ: "اسنت فخر کعبہ اور پھر اگرچہ تم کو کھڑے ہو میں
یہ" خود آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی نہیں چھوڑا نہ سطر میں نہ حشر میں اسی لیے بعض فقہاء نے اس کو ادب اور بعض نے ادب کے
قریب کہا ہے بلکہ یہ سنتیں باہرہ بخیر یا بدی کی حالت میں جائزہ بقول آیت: "یا اے نبی"۔

اگر کسی کی فحرجی دوستی نہ ہو جائے تو شیخین کے نزدیک ان کا طعن و آفتاب سے اپنے عقائد نہ گھرے۔ کیونکہ یہ ان کا جس نسل سے رو چاہے جو دھوکے نکل کر ہے جو کھرا ہے وہ صوفی و صوفیہ آفتاب کے جو بھی عقائد کرے کیونکہ شیخین کے نزدیک وہ تعجبی فرض و افلاکی عقائد نہیں ہے۔ نام محمد کے نزدیک بنو یہ ہے کہ والد کے وقت تک عقائد کر لے جس صوفی اور فطری نے بیان کیا ہے کہ شیخین کے نزدیک بھی پراچہ لینے میں کوئی عقائد نہیں ماحولی کے نزدیک بھی کھرا ہے۔ نام محمد کی دلیل ہے کہ کوئی حضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عقائد و اہل باطن کو لے کر شروع نہیں کیا۔

تشریح الفقہ قولہ و نوافل النهار یعنی ہر روز میں ہے کہ نوافل شب میں صائیں کے نزدیک افضل ہے کہ ایک سلام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "صلوۃ الیل علی مصلی" اور دن کے نوافل میں افضل یہ ہے کہ چار رکعات پڑھے جسے حضرت غزالی پر پاس کرتے ہوئے "نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی چار رکعات پر سوا نیت فرمائی ہے۔ امام شافعی کے نزدیک نوافل شب اور نوافل نهار دونوں میں دو رکعات پڑھنا افضل ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں چار رکعات پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جس کو حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے اور چاشت کی نماز بھی چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے نیز چار رکعات کے قریب میں اس کے اہم ہونے کی بناء پر زیادہ مشقت ہے اس لیے فضیل بھی اسی میں مذکور ہوگی۔ صاحب درائعہ نے صحابہ کے بقول بعض اہل حق صاحبین کی نقل پر ہے یہ توفی معراج میں میمنہ کی طرف منسوب ہے لیکن تیرا الفاظ میں تمام کام کے قول سے تمام صاحب کے قول کو ترجیح دی ہے کہ انی الامی۔

فائدہ نوافل نهار کی نسبت نوافل شب میں زیادہ فضیلت ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کعبہ فی جوہم من مسجد جامع ہدھون ربہم خلو طوعطا و دعا روہم یفقدون فلا تعلو نفس ما اعلیٰ لہم من لولہ اعین جہاد دعا تکبیرا یصلون۔ بدو رکعتیں ہیں ان کی گروہیں اپنے سامنے کی جگہ سے نکالتے ہیں اپنے رب کو رے اور لائی ہے اور ہمارا وہ ہوا۔ پھر ترجیح کرتے ہیں کہ کسی بھی کو معلوم نہیں جو چھ رکعتیں ہیں ان کے واسطے انھوں کی تفسیر پر اس کا ذکر کرتے تھے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "من اطلق لہم اللہ حلف اللہ عدا یوہ اللہ عدا" کہ جو شخص رات کے قیام کو اور ازکر سے کھینچ لے تو لی اس کے لیے قیامت کی پریشانیوں میں تخفیف فرمائیں گے۔

محمد حنفی غفرلہ

والفقہ ف ای الفقہ یعنی واجبتہ فی طوعکثیر لاؤکثیرین وغیر منہون فی الاکثرین ان شاء اور قرات فرض ہے فرض نمازوں کی جگہ "معتوں میں اور اس نے انکار ہے فرضی ہے میں چاہے قرآن الفاجعۃ وان شاء منکث لے وان شاء منیع والفقہ ف واجبتہ فی جمیع زکافات الفقا و فی جمیع الوکر سورۃ فاتحہ سے چاہے غافر سے چاہے فتح سے چاہے اور قرات واجب ہے کل اور ذکر کی تمام رکعتوں میں

تشریح الفقہ قولہ والفقہ یعنی ای الفقہ یعنی واجبتہ فی طوعکثیر لاؤکثیرین وغیر منہون فی الاکثرین ان شاء امام شافعی کے نزدیک ہر رکعت میں واجب ہے ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لاصلوۃ الا بقرآن" ہے کہ قرات کے بغیر قرآن نہیں ہوتا۔ بعد امتداد یہ ہے کہ ہر رکعت نماز ہے لہذا ہر رکعت میں قرات واجب ہوئی امام مالک کا قول اور ان کی دلیل بھی یہی ہے قرآن صرف یہ ہے۔ کہ دو تین رکعات میں قرات کو کافی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر کل کے قرات تمام ہوتا ہے اس کو اس سے صرف میں دوسری رکعات میں قرات کی ضرورت ہوتی۔ ہمارے دہلی ارشاد باری ہے "فالقرآن و ماہم من القرآن" ہے۔ پڑھ جہاں ماں ہو قرآن سے اس میں "قرآن" ہے جس سے فرضیت ثابت ہوا کہ صرف ایک رکعت میں قرات فرض ہے جیسا کہ حسن بصری اور امام زکریا کا مذہب بھی ہے جہاں حالہ سے دوسری رکعت میں قرات کو کہاں سے واجب ہے؟ امام ابی امام نے دوسری رکعت میں قرات کو اولہ الص سے واجب کیا ہے کیونکہ دونوں رکعتیں ہر طرح سے ہم فکری ہیں اصل ارکان میں یکساں ہیں جس سے معلوم ہوا کہ پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی شرعاً لازم ہے۔ امام شافعی کا استدلال سوال تو وہ از حضرت امام سے ہے جس سے فرضیت قطعی کا ثبوت نہیں ہو سکا مراد وجوب ہو سکتا ہے لیکن امامی ہر رکعت میں یکسر دوام یہ کہ یہ ہمیشہ ہماری ہی ساری ہے۔

کہے جاتے تو اُسے چاہے۔ تھوڑی طرف جب نکلے پانچویں کا چھوڑ دے کیا جو اور بیچ بیچ کر چھوڑ سوا کرے اور آخر دو چوبیس کا
 الثَّامِنَةُ بِمِثْلِهَا مِثْرَى زَيْدٍ نَفْثَ صَلَوةً وَالزَّكَاةَ نَاطِلَةً وَزَيْنَ شَكِّ لِي
 چھوڑ کر چھ 7 چھٹی دھت جو دے اور اس کی غارت پوری ہو گئی اور وہ دھتیں نکل رہیں جس کی شک ہو چاہے
 صَلَوةً فَلَمْ يَنْقُصْ عَنِّي ثَمَّ زَيْدًا وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا تَحَرَّضَ لَهُ بِشَاكَّتِ الصَّلَاةُ لِأَنَّ كَارِ بِخَرَصِ
 غارت میں اور اسے دے کہ نکلے پانچویں کا چھوڑ دے یہ پھر اس کو پہلی دھت ہو گئی ہے تو اسے غارت چھوڑ دے اور اسے اکثر
 ثَمَّ كَثَرًا بَنَى عَلَيَّ هَالِبَ قَلْبِ إِنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ رَانَ لَمْ يَكُنْ لَهُ طَرَفٌ مَنَى عَلَيَّ الْيَقِينِ
 پھر اس سے تو اسے غالب گمان ہے یا کہے کہ گمان غالب ہو اور یقین کا خلاف ہے۔

تشریح الحلق لولہ و ان سہی اے اور کوئی تعدہ و آخرہ بھول کر پانچہ زہر رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو پانچہ زہر کے بعد اسے پہلے پہلے دلائے اور تعدہ کے ساتھ ہو گا جبکہ رکعت کے نماز پوری کرے گا تو نہ تو اس لیے ہے کہ یہ برائے اصلاح نماز ہے اور جبکہ اس میں ہے کہ واجب فعلی (فرض) ہے و آخرہ ایسے تاخیری ہے اور اگر پانچہ زہر کا بعد و کر لیا تو اس کے خزانہ رکعت باطل ہو گئی۔ امام محمد شافعی نا ایک اس کے خلاف ہیں اور اہل اہلان یہ ہے کہ اس نے انعام فرض سے قبل فعل شروع کر کے بعد وہ سے حکم کر دیا اور جب تک فرض سے قبل فرض سے نکل جائے اس کے جہان کے لیے لازم ہے۔ یہی فرضیت کے قسم ہو جائے اور اصل نماز کے پاس نہ جانے کی وجہ سے فیضین کے نزدیک وہ نماز نفل ہو گئی لہذا اس زمانہ رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور اس کے نفل جہت ہو جائے اور نہ اسے جب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اس نے اس کو بعد از شروع نہیں کیا۔ نیز اس پر بعدہ سے بھی نہیں۔

قولہ وان عندی قرعہ انا اور اگر چہ سخت ہر قدر کرنے کے بعد قبول کرکٹ اہم تو باقی میں سے سجدہ سے پہلے پڑانے پر کثرت آئے اور سجدہ ہو کر سارے سجدہ سے ہوا اور اگر چہ میں کا سجدہ کرنا ایک رکعت اور ملائے تو چہ جہر و عمرہ و غلبہ ای ہوا کہ صورت میں اس کی فرض نماز بھی پوری ہو جائے تو اور درگتیں نکل ہو چکی کی فرض اس لیے پورا ہو گئی کہ کوئی رکعت باغرض نہیں سمجھتا صرف ختم سلام پائی تھا جو واجب ہے جس کی تکمیل سجدہ اس سے ہو گئی اور یکہ رکعت اور ملائے کا حکم اس لیے ہے کہ یہ ایک رکعت نہ بنے کی مخالفت ہے۔ (امین عبد العزیز)

بَابُ صَلَوةِ الْمَرِيضِ

آپ بچہ رکن نمبر کے مطابق

[illegible]

الضفوة	ولا يؤمن	بغيبه	والأحاجيه	والمظلمه
نور	ايم	نور	اور	مال
كر	اي	كرب	اور	سے

[illegible]

تشریح الخلق: قولہ صاحب الفرج انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک صحت و شہرت کی اور ایک بیمار کی۔ صحت و شہرت کی حالت کے دو کام سے آغاز ہو چکا ہے اب دوسری حالت کو ذکر کر رہا ہے۔ پھر بیمار و باری دونوں کا مرض عازی ہیں جنہیں سودا کو فوراً عامر کرنے سے پہلے سودا کو مرنے سے۔

خود کہ جلتی قاعدہ اس طرح ابتر و برباد یعنی کڑی فاسد عبادت میں لگ جاتا ہے کہ جس طرح بیٹوں کے بیٹے جاتے ہیں اس طرح اس کے جیسے مرض ہے۔
 ہر مریض سے ہر کام کو اور فک کو اور توجہ کو اور طریق کو اپنی سادہ کر دے گا۔ امام باقر فرماتے ہیں کہ اس طرح اپنے جیسے بعد و بعد میں تشدد کے لیے جتنا ہے۔
 جس میں نہ خلاصہ میں اس پر توجہ نہ دے گا کہ ہے کہ مریض کے لیے اس طرح جتنا تو اس سے بہتر نہ ہو کہ مریض فرماتے ہیں کہ یہ مصلحت ہے کہ میں نہیں
 کہ کھانا سالی تو اس میں سے کہ کسی خاص چیز کی توجہ ہے۔

فقولہ وللاہو معہی وجہہ اولیٰ کرم علیٰ ائادہ سے غار پڑھتا تو اس کی پیشانی کی طرف کوئی لمبھی چیز نہ اٹھائی جائے جس پر وہ سجدہ کرے۔ کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔ روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑی دیوار کی قیامت کا کثرت جہا ائے دیکھا کہ وہ تھیم پر غار پڑھ رہا ہے آپ نے غصہ سے کہہ دیا میں نے آپ کو کسی پر غار پڑھنے سے منع کیا ہے اس کو بھی بھینک دیا اور وہ اپنے دیکھ کر حاکم طاقت جو غار میں پر غار پڑھ رہا تھا وہ اشارہ کر دیا اپنے بھائی کو کہ وہ پست کر۔ (بزار رحمہ اللہ) علیٰ حدیث خبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ کے لیے خلیج بنی اقصیٰ لے کر رہا کہ وہ تقریباً پانچ لیکن دو چکر اگر زمین پر دیکھی ہوا تھوڑے دیکھیں کیونکہ حضرت ام سلمہ سے عبارت ہے کہ انہوں نے یہاں کی کسی جگہ سے ایک گھبر پر سجدہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے نہیں فرمایا۔

فولہ اسیر السلوۃ الخ دگر سرے اشارہ کرتے بھی پڑتے کہ بھی حالت نہ ہو تو نارا کو تو سزا کر دے آنکھیاں مجھوں یاد دل سے اشارہ کی ضرورت نہیں لگتا تھا ہے۔ امام صاحب سے غیر ظاہر ہوا یہ میں سرف جھوٹ سے اشارہ کا جو تذکرہ ہے۔ امام محمد سے آنکھوں سے اشارہ کے جواری نہیں تھے اور قلب سے اشارہ میں عدم جواز ہو کی ہے اور مجھوں کی کا ذکر مروی نہیں ہے۔ امام ابو یوسف سے روایات مختلف ہیں۔ امام مالک شافعی احمد سے مروی ہے کہ ”کھٹھوں سے لہجہ مجھوں سے مجھوں سے اشارہ ہوتا ہے۔ امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ ”بہی بھی کسی ایک چیز میں سے اشارہ ہوتا ہے لیکن جب سر سے اشارہ پڑتا ہے تو اعلیٰ ضروری ہے مگر ظاہر ہوا یہ میں امام مالک سے روایت ہے کہ اشارہ نہیں کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگرچہ کہ جب رکوع یا خود کی قدرت نہ ہو تو سر سے اشارہ کر دے۔ حوالہ اس میں سر کے طرز ۱۱۱۱ سری تیجی ہوں سے ممانعت نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ سری تیجیوں سے اشارہ کا ثبوت ہونا چاہیے اور وہ بھی روایت میں نہیں ہے۔ ”مختلف کے قول ”انرا اصطلاح“ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نماز باطل معاف نہ ہوگی بلکہ پڑھنا یا ادا کرنے سے معافی ہونا بہر صحت ہے اگر متوجہ رہت ہو کہ وقت پائے تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی تھانہ لازم ہے۔

بالسجود سجدة واحدة بالسجود وحيت على النار " کہ جب "وَقَدْ آتَيْتُمْ بِهِمْ دَارَ كَرِيمَةٍ كَرَاهِيَةً فَوَشَقْنَا لَكُمْ فِيهَا آيَةً" کے ساتھ کہہ کر آیت پڑھ کر پڑھا کرتے ہوئے اور یہ کہیں ہر جگہ ہوتا ہے۔ فوسن غی آدم کو کہہ دیا کہ تم اس نے کہہ کر کے جنت کمالی اور مجھے کہہ دیا کہ تم کو اس نے انکار کر کے اور اس کو انہی نکالنا دیا۔ اس واقعہ کے نزدیک کہہ کر اس وقت ہے کیونکہ حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ اہل فان "فَوَاتِ عَلَى هِنَسِي هِنَسِي هِنَسِي هِنَسِي هِنَسِي" ولسلہ قلبہ سجدة "الصحیحین" جواب ہے کہ فی القدر کہہ نہ کرنے سے جس کہہ کے وجوب کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ ممکن ہے آپ نے اس وقت کسی جگہ سے کہہ نہ کیا اور چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے آپ کا معمول یہ بتایا ہے "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا امر بسجدة کسرو سجدة وسجدة معہ (ابن ماجہ) الخ" حنفیہ غلریہ کلکوی

قَدْ آتَا نَلَا الْأَنْزَامُ إِنَّهُ السَّجْدَةُ سَجْدَةً وَ سَجْدَةُ السَّجْدَةِ غَفَا فَإِنْ نَلَا الْفَاتُومُ لَمْ يَلُومْ جب نام آیت جہ تلاوت کرے تو جہ کرے، اہل کے ساتھ متقی بھی جہ کرے، دیکھ متقی نہ آیت جہ، چکی تو جہ، اہل انعام ولا انعام السجود ذوان سجدوا اذ فی السجدة فی السجدة من رُحْلِ لَبْسٍ نَهْنَهْ یس نہ نام پر متقی یا اگر لوگوں نے نماز میں آیت جہ کی ایسے جگہ سے جہان کے ساتھ نماز میں جس سے فی السجدة لَمْ يَسْجُدْهَا هِيَ السَّجْدَةُ وَ سَجْدَتُهَا خَذَ السَّجْدَةُ فَإِنْ سَجَدَهَا هِيَ السَّجْدَةُ تو وہ نماز میں جہ نہ کریں نماز کے بعد اگر نماز میں کر لیا لَمْ يَجْعَلْهُ خُمْ وَ لَمْ يَنْفَعْ خَلْقَهُمْ وَمِنْ فَلَاحَةِ سَجْدَةٍ سَارِجَ السَّجْدَةِ رَلَمْ يَسْجُدْهَا تو کال نہ ہو گا لیکن ان کی لہذا اسد نہ ہو گی کسی نے جہ کی آیت پڑھی نماز سے باہر اور بھی جہ نہیں کی کہ حتی دخل فی السجدة فَلَاحَ وَ سَجْدَتُهَا أَجْزَأَتُهُ السَّجْدَةُ عَنِ السَّجْدَةِ وَإِنْ فَلَاحَ هِيَ کہ نماز شروع کر کے پھر ہی آیت کو پڑھا اور جہ کیا تو کال ہے پھر وہاں نمازوں کی طرف سے اور اگر نماز سے باہر غیر السجدة فسجدتها لَمْ يَدْخُلْ هِيَ السَّجْدَةُ فَلَاحَ سَجْدَتُهَا فَابْتِغَاءَ رَلَمْ يَجْعَلْهُ السَّجْدَةُ آیت جہ کے بعد کر لیا پھر نماز شرعاً کر کے ہی آیت پڑھی تو پھر جہ کرے اب پڑ جہ کال نہ ہو گا الْآخِرُ وَمِنْ كَرُوزِ فَلَاحَةِ سَجْدَةٍ رَاجِدَةٍ فِي مَجْلِسٍ رَاجِدٍ أَيْزَ قَدْ سَجَدَ وَ سَجْدَتُهَا جس نے بار بار چکی جہ کی آیت ایک ہی مجلس میں تو وہی ہو گا اس کو صرف ایک جہ وَمِنْ أَرَادَ السَّجْدَةَ كَرُوزَ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ وَ سَجْدَتُهَا كَرُوزَ وَ لَمْ يَرْفَعْ وَلَا تَلْفِظْ عَلَيْهِ جو جہ تلاوت کرنا چاہے اور جہ کے اور ہاتھ نہ اٹھائے اور جہ میں چا بیٹے پھر جہ کرے کہ کمر اٹھائے اس کے نہ جہ ہے

ولا سلام

نہم

تشریح فقہ قولہ لا لا الصلوات الخ اگر نماز میں کسی متقی نے آیت جہ پڑھی تو تحقیق کے نزدیک تمام پڑ جہ تلاوت لازم ہو گا کہ متقی پر نماز میں نماز سے فارغ ہو کر اگر کوئی فرماتے ہیں کہ ان پڑ جہ سے فراغت کے بعد جہ لازم ہے کیونکہ یہ کہ جب بھی تلاوت کا تحقق ہو چکا ہے اور نماز میں اس سے لازم ہے کہ اس کو قسب مضبوط نہ ہو جائے۔ تحقیق یہ فرماتے ہیں کہ متقی پر نماز میں اگر وہ نماز کو مکمل نہ کرے۔ قولہ وان سجدوا الخ نماز میں کسی غیر نماز کی جہ نہ کی تو نماز سے فارغ ہو کر جہ کر کے نماز میں تلاوت لازمی لازم ہو یا

[illegible]

باب الحائز للزوجة — ٢٢٥

السُّعْمَرُ لُحْدَى يَنْفِيزُ بِهِ لِاخْتِكَامِ خُبْرَى بِلَفْظِ الْإِنْسَانِ بِإِخْفَا
 تَنِي مَعَهُ أَوَّلُ مَرَّجَانَةٍ فِي مَدِينَةٍ أَيْ فِي أَهْلِهَا أَوْ فِي مَدِينَةٍ
 بِهَا وَبِالْعَمَلِ صَبْرًا لَدَى سَمِّ الْأَمَلِ وَمَنْعَى الْإِفْهَامِ وَالْإِنْشَاءِ فِي ذَلِكَ
 وَهُوَ كَيْفَ لَا يَنْفِيزُ كَيْفَ يَنْفِيزُ فِي مَدِينَةٍ أَيْ فِي أَهْلِهَا أَوْ فِي مَدِينَةٍ
 بِالْعَمَلِ فِي الْمَدِينَةِ
 وَهُوَ كَيْفَ يَنْفِيزُ فِي مَدِينَةٍ أَيْ فِي أَهْلِهَا أَوْ فِي مَدِينَةٍ

تشریح فقہ: قولہ رب افرج سمیع الخ صواب ہے اور طریقہ عارضی میں نہیں لکھا ہے یہی اصل اس کا عبارت جلا ہے یہاں اور ہے کہ درود میں لکھا ہے
 کلمات کی ہر عبارت نہ ہے اور آخر میں اصل آج ہے کوئی اور بھی ہو جائے ہے اور نیز جیسا کہ فقہاء اصل عبارت وہاں ہے
 ہر زبان پر مقدس ہے لکھی ہے۔

[illegible]

نی دینا یہ ہے کہ اصل فرض جو ہے اور غیر فرض اس کے جس کے ہے اور جب تک اصل پر قدرت ہو بدل کر طرف دوزخ جائز نہیں۔ جاری
رہیں یہ ہے کہ اصل فرض تو تمام لوگوں کے حق میں ملے ہے لیکن قدرت والے کو یہ سب دیکھا گیا ہے کہ وہ اس غیر کا اپنے قدم سے بھرنا کر کے ساتھ
کرے یا نہیں ساتھ کرنے کے لیے جو اور اگر ہر فرد پر حسب قدرت فرض ہے۔

جب اگر اس کے دل میں یہ آتا کہ جو میں حاضر ہوں اور وہی وعدہ ہے اور جوئی طرف متوجہ ہوں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک باہر جلتے ہی نہائی
غیر کی نماز یا اصل ہو جائے گی اگرچہ جو پائے نہ امید ہو۔ صاف میں کے نزدیک اصل نہائی کی یہ نہ کہ کہ امام کے ساتھ وہ شخص ہو جسے اور اگرچہ
باندھ لے کیونکہ سب علی علم ہے کہ وہ اس کی وہاں علیہ کو اس کے پرانا ہونے کے بعد نہیں توڑ سکتی ہے۔ جو علیہ سے بڑا ہے بلکہ جب اس نے
جو پا لیا تو غیر کو توڑ دے گا۔ امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ جب تک امام جو ہے تو غرضت جو اس وقت تک اس پر فرض متوجہ ہے کہ اس کے
ساتھ اور اس سے بھی چل کر جائے بلکہ جب اس فرض کے لیے چاہا تو اس نے غرضت کی تہ پر چلی تھی وہ فاضل جوئی کیونکہ اس وقت میں وہ فرض میں
نہیں ہیں۔

قولہ ان یصلی المعداد علی غیرہ انما سفر کا جو کے دن فرض غیر برعت کے ساتھ جہاں عذر و قہری سے نہیں اس کے
ہے وہ قہری ہیں۔ اول یہ کہ شریعت میں جو تکلف کا وہی و احول کے لیے غرضت کی نماز جماعت سے بڑا نہ ہو لیکن امام یہ کہ نماز غیر اہل اعتقاد ہو تو تکلف
ہو کے لیے تھا علیہ برعت کے ساتھ جہاں نماز ہے شریعت میں جو کرامت یہ ہے کہ عذر و قہری کو بڑھنے کو دیکھ کر ممکن ہے کہ کوئی غیر عذر و قہری ہو
جائے گا جو جوئی جماعت میں کی آجائے گی جو جو کے دن اقامت جھکا حکم ہے اور دوسری جماعت کی اقامت میں ایک شخص کا عذر و قہری مستحب
اور محکم بدل ہے۔ کذا فی المصطلح

قولہ ومن اھوک الامام ای اگر کوئی شخص جو کے لیے جائز ہے آیا تو وہ برعت میں شامل ہو جائے اگرچہ امام کہتے ہیں یا ہے اور
شخصین کے نزدیک دو گانہ جو پڑھ لے لیکن امام غزالی کے نزدیک اگر وہ ایک رکعت سے کمتر پڑھے تو غرضت کی نماز چوٹی کرے تو ان شخصین کے قول
پر ہے پھر علیہ یہ ہیں کہ اگر مسافر جو کے قصد میں شامل اور وہ پڑھ لے لیکن پھر میں ہے کہ اس سلسلہ میں مسافر وغیرہ نہ کہ کوئی فرق
نہیں۔ شخصین کے نزدیک سب جوئی پڑھا کر لیا گئے۔

وإذا خرج الإمام يؤم المصنعة ترك الناس الصلوة والكلام حتى يفرغ من خطبته وإذا
حبس عن يؤم جمع کے دن تو پھر وہی وقت نماز کو اور ات پیت کو یہاں تک کہ نماز ہو جائے عام خطبہ سے صاحبین
لا بأس بان يتكلموا منهم يتلفأ بالخطبة وإذا أذن المؤذنون يؤم المصنعة إلاذان الأول
کے دو ایک دن میں ات پیت میں جب تک کہ خطبہ شروع نہ کرے جب اذان دی سوزا جو کے دن ایک دن میں
ترك الناس التلويح والشراف وتوجهوا إلى المصنعة فإذا حبس الإمام المصنعة غلبت غلبت
تو پھر وہی وقت نماز کو اور کل میں جو کے ملے میں جب چمے امام جو پر تو پیت جائے دو سوزان
المؤذنون يؤم المصنعة ثم يخطب الإمام وإذا فرغ من خطبته أفاضوا الصلوة
میں کے سامنے اذان چمے پھر امام خطبہ سے اور جب خیر سے فرما دیا ہو جائے تو لوگ نماز قائم کریں

تشریح فقہ قولہ وإذا خرج الإمام ای جب امام خطبہ کے لیے اپنے محراب سے نکلے (اگرچہ وہ امام کا منبر پر چمے کے لیے محراب
ہو یا منبر ہے کہ انی شریعت میں اذان سے امام کے خطبہ سے فراغت تک نہ کہ انی نماز کے لیے جو نہ کہم کیونکہ متعدد اذیت میں اس کی مسامحت

— ۱۷۷ —

قولہ میں ناصطراغ اگر کسی شخص سے نماز مہربانیت ہو جائے تو ہر شخص کے لئے ایک حصہ کی مقدار نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے لئے اس کا حصہ ہے جو خدا کے لئے ہو اور اس کے فائدہ کرنے سے ہو جیسا کہ بھراوا کی ہے۔ اب انھیں میں مذکور ہے۔ امام ابو یوسف کے لئے نماز ایک مہربان کرنے کی صورت میں مقدار لازم ہے لیکن سداً قول اہل حق ہے۔

تو وہ اپنی تمام اعلیٰ سطح کا وقت یکم شعبان کے روز وال آفتاب کے پہلے تک بے باب و گرجم کوئی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ششوار یک جا رہنے کی اطلاع روز ان کے وقت ملی یا پھر وہ وغیرہ کا ذکر تھا تو عید الفطر کی نماز اگلے روز روز وال تک نہ پڑھتے تھے، چنانچہ روز ان کا ذکر بھی میرے دن لکھا ہوا رہا میں سب کے روز تک پڑھ سکتے ہیں۔ ورنہ یہ تاریخ میرا لکھی کی نماز میں پورا عذر نہ ہو ہے اور یہ عذر بجا کہ استہانہ سے۔ بخلاف عید الفطر کی نماز کے کہ میں اس کی تاریخ بلا عذر ہزار ہی نہیں۔ مجھ اگلے روز کی نماز اور اس کی باخفا و سبقت بخانی سے دونوں قوی نقل کیے ہیں۔ ایک ایک دوسرے دن کی نماز قضا نہ ہوتی، روزے نہ راکھو تھے۔

فولہ و نمکیہ القشوبی و الخ عجزت خیرین بول ختہ اور بول اسے واجب ہے جس کی ابتداء ہو بلا تدریج حرفے کے اور یعنی ذی الحجۃ
تو یہ تاریخ کا شمار کر کے بعد ہے اور اسے امام صاحب کے نزدیک جو بول یعنی ذی الحجۃ دوسری تاریخ کی غرار مصر کے بعد تک ہے جو حضرت ابن
مسعود سے ثابت ہے اور مسکن البصری سے بھی منقول ہے۔ اور صاحب لکھتے کے نزدیک ذی الحجۃ کی تاریخ ہر سال کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
عمر اس کے نزدیک ابن عباس ابو سعید رضی اللہ عنہما اور کرمہ بن زید رضی اللہ عنہما انھیں شب کا بول ہے اور سبکی سفیان ثوری سفیان بن عیینہ احمد بن حنبلہ
کا وہ شب اور امام شافعی کا وہ ایک قول ہے تو امام صاحب کے نزدیک دو نمازیں آٹھ ہیں جن کے بعد عجز کرنا ہے ہیں اور صاحبین کے نزدیک تین
نمازیں ہیں۔ ہیں امام صاحب نے اس مسئلہ میں نقل کا اختیار کیا ہے کیونکہ جبر العجز کہ ایک قسم کی بدست (اور نفی ہی) بات ہے لہذا کہے کے کہ پر کس
کیا جائے۔ اور صاحبین نے اس کو قول کیا ہے کہ اس کا قول بھی داخل ہے ہذا الاعتقاد ہی میں ہے۔ صاحبین ہی کے قول پر اعتقاد ہے ان پر کس
سے اور ہی کے قول میں ہے۔

فوقہ غیب الصوامت اس قدر حسین کے نزدیک تکبیر و تہنیت تھی تا جہل الافلاک میں جو قصص بھی فرض نماز پر آئے اس پر تکبیر ایسا ہے نہ یہاں تک کہ سر فرمایا اے اللہ عز و جل کہ جب ہے امام صاحب کے نزدیک من پر واجب نہیں اتنی سناہیں کے توں پر ہے۔ محمد تہری مخمر گنگوہی۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُفْرِ

وہ صوفیوں کی نظر سے عیالدار

اور ان کے ساتھ شخصی ہو تو تار عام لوگوں کو یہ نہیں ملے گی غریبوں کی طرف سے ان کے لئے دعا ہے اور ان کے لئے دعا ہے اور ان کے لئے دعا ہے

نے ایک ایک کو اس کے سرھوڑوں پر مکتبیں بنائیں تاکہ علم فرما جائے فقہی نظام کے اعتبار سے اس کی کوئی تکلیف تو نہ ہو مگر اس میں امت کے لیے ایک اٹل حکم ہو جائے اس لیے جہاں فعلی طور پر وہ شخص اس میں کوئی تداخل نہ کرے وہاں اس فعل کو نہ چھوئی امت کے داخل اتالیق فرما دی گئے گی۔

فولہ و یحییٰ علیہما السلامی جامعۃ الشیخ الاسلام صدیق کے نزدیک: دونوں رخصتی میں قرأت سرائے لیکر امام مالک و امام شافعی کا قول ہے۔
 صاحبین کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک: جہاں کہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوة خسوفی میں قرأت سورہ سے
 پڑھی۔ امام صدیق کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خسوف پڑھی تو آپ نے
 قرأت نایک حرف نہیں پڑھی۔ اتفاقاً قرأت کی روایتیں چونکہ سرحدوں کی تیرا اس لیے ان کو ترجیح دی گئی کہ ترمذی و حنفی و شافعی و مالکی
 سے۔

طوبہ و نیس می الکحوف عطیۃ الخ استغفار اور نام، تک کے خزاں ایک غلام کسوف میں غلبہ نہیں ہے۔ اہل ہر مقلی کے نزدیک ہے۔
 کچھ کثرت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کسوف میں جہاں آپ کے قریب تھا، انہیں تک کے دن بولنا کہ یہ جہاں ہے کہ یہ کسوف کسوف
 کی کسی صورت سے نہ تھا۔ بلکہ جو یہ نام رکھ رہے تھے کہ یہ گزرتا ہے آپ کے کائنات جگر کائنات کے باعث وہاں سے ان کا ہر دور کرتا تھا۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِغْفَاءِ

بابیہ علیہ السلام کی نماز کے بارے میں

[illegible]

مفسر مرقع الفتحہ: لولہ باب الفخ، باب سابق کے ساتھ اس باب کی بناء حجت یہ ہے کہ دونوں نرواں میں ماہر اجتماع ہوتا ہے نیز یہ دونوں حالت
نرواں میں ادا ہوتی ہیں اور اس کو صلوات کہتے ہیں اس لیے وہ فرض کیا ہے کہ فرضی سبب و عدم سبب میں اختلاف ہے کمالی العذر استقامہ کے لغوی
معنی پانی طلب کرنے کے ہیں کہا ہے ۳ ہے تاکہ اللہ استقامہ و غلبہ پر اب کرے۔ ولی القرآن و سقاعہ ربہم خویش طہورہ و قال
اللہ تعالیٰ ۴ و اسبکتہ منہ فہو کمال اصطلاح شرع میں خشک ساری کے موقع پر مخصوص کیفیت کے ساتھ ہوتا ہے، دانتے یا نازا ہوتے ہوئے کہتے ہیں اس
آیت کی خصوصیات میں سے ہے جس کی ابتدا ۵ و حکم ہوئی ہے پھر استفادہ کے مقام پر ہوتا ہے جہاں نیز ۶ جھجک پشیم و غیرہ ہوا میں سے

[illegible]

بإخضاعه في ذلك الاحتياج شاذاً، ولما يراه منسوباً إليه ١٧

ذائب معلومة الحروف

یا پ خوں تے نھاؤں سدیوں میں

[illegible]

بِإِثْمِ أَهْلِ الْخَوْفِ حَمَلُ الْإِيمَانِ لِلنَّاسِ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ إِلَىٰ رَحْمَةِ الْخَيْرِ وَطَائِفَةٌ إِلَىٰ عَذَابِ الْيُسْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُفْتِنُوا وَالَّذِينَ لَمْ يُؤْمَرُوا بِأَنْ يَكُونُوا مِن رَّوْعِهِمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

[illegible]

وَسُجَّدَتَيْنِ وَتَشَهُدٍ وَسَلَامٍ وَلَمْ يَسْأَلُوا وَلَا يَسْأَلُوا إِلَى زَجْرٍ لَمْ يَدْعُوا وَتَحَاذَرُوا الْمَغْشَاةَ
 "مہربوں کے ساتھ اور شہدہ پڑھے اور یہ بیک سلام سے یہ بھیجیں کہہ رکھیں کے ساتھ میں چلے جائیں یہ وہی ہے کہ
 الْاَوَّلَى فَصَلُوا وَخُذُوا زَكَاةً وَسُجَّدَتَيْنِ طَبَرُ قِرَاءَةٍ وَ تَشَهُدٌ وَاسْأَلُوا زَكَاةً إِلَى
 آئے اور بتا جا ایک رکعت اور مہربوں کے ساتھ یہ قراءت پڑھے اور شہدہ پڑھے اور یہ بیک سلام سے یہ بھیجیں کہہ رکھیں کے
 وَزَجْرٍ الْعَدُوِّ وَتَحَاذَرُوا الْمَغْشَاةَ الْاُخْرَى وَصَلُوا زَكَاةً وَاسْأَلُوا زَكَاةً وَتَشَهُدُوا
 متذہب میں چلے جائے اس کے بعد دوسرا سلام آئے اور اس میں ایک رکعت وہ مہربوں کے ساتھ مع قراءت پڑھے اور شہدہ پڑھے
 وَاسْأَلُوا فَإِنْ كَانَ مُغْتَسِبًا صَلَّى بِالطَّاهِرَةِ الْاُولَى زَكَاةً وَتَشَهُدَتَيْنِ وَتَشَهُدَتَيْنِ بِالطَّاهِرَةِ
 بعد سلام پھر دے اگر اس شخص کو توڑ پھڑے پہلے سلام کو بھی یا رکعتیں اور دوسرے سلام کو بھی وہ رکعتیں اور پڑھے اور پڑھے
 الْاُولَى زَكَاةً وَتَشَهُدَتَيْنِ مِنَ الْغُفْرِ وَبِالطَّاهِرَةِ زَكَاةً وَلَا يَتَعَلَّقُونَ بِبَيِّنَاتِ الصَّلَاةِ فَإِنْ لَمْ يَدْعُوا ذَلِكَ
 پڑھے سلام "اور رکعتیں طہریب کی اور دوسرے سلام کو توڑ پھڑے رکعت دہرے تین لڑائی حالت میں اگر ایسے کے
 بَنَاطِكَ صَلَوَاتُهُمْ وَإِنْ اسْتَفْذَرُوا الْغُفْرَانَ صَلَوَاتُهُمْ وَإِنْ اسْتَفْذَرُوا الْغُفْرَانَ صَلَوَاتُهُمْ وَإِنْ اسْتَفْذَرُوا الْغُفْرَانَ صَلَوَاتُهُمْ
 تو میں کیا لڑائی یا ہر جہت کی اور اگر خوف بہت سی زیادہ ہو تو اتنی ہی سلام پڑھیں کہ پڑھیں یا رکعت پڑھیں کے ساتھ یہ چھین

جہتہ شاور اذہم یغفر و اعلى التمجید الى القبلة

بکسیر غل جاپہرہ اور کورہوں جہتہ ہوتے

توضیح المعنی طاعت۔ جماعت اللہ۔ دشمن احمدہ۔ اسکی تکرار کہتے۔ سوا بیکر۔

تشریح لغت۔ قولہ الاستعداد اعجاز خوف صاحب کتاب کی ہے جو بعض کے نزدیک شروع ہے اسی کو صاحب کفر و کفرانی نے سب سے پہلے مکرملہ
 کے نزدیک احمد اشرف لکھیں ہے چنانچہ مسودہ احمدی میں نماز خوف چار رکعتوں کے لیے صرف دشمن کا سنے ہو یا شروع قراءت ہے۔ شیخ ابی سلام
 نے کہا ہے کہ حقیقہ خوف مراۓ نہیں بلکہ دشمن کا مسودہ ہونا اس کے قائم مقام ہے چھوڑ دھت نہر نہیں سڑتے اسے ہے نہ کہ حقیقت مشقت سے
 چونکہ سبب مشقت ہے اس لیے اس مشقت کے قائم مقام ہے پس ایسے ہی دشمن کا مسودہ خوف کا قائم مقام ہے۔

قولہ جعل الامام ان جب دشمن (یا غیرہ) کی وجہ سے خوف بڑھ جائے تو امام مسلمہ نوس فی لونی کے اور دوسرے کے ایک کو دشمن کے مقابلہ
 میں کھڑا کرے اور دوسرے کو ایک رکعت نماز پڑھاے اور خود سلام پھیرے یہ وہی وہی سلام پھیرے یہ وہی وہی سلام کے بعد یہ وہی وہی سلام
 کے مقابلہ میں جا کھڑے ہوا۔ پھر اگر وہ جو غرض کی ایک رکعت پڑھ کر کیا قہار ہے اور اپنی باتی نماز یا قہر پوری کرے تو کھڑے باقی ہیں اور
 اپنی قہر آت نہیں۔ جہتہ پوری کر کے نہ تو کھڑے دشمن کے ساتھ نہیں چلے جائیں اور دوسرا سلام پڑھ کر اپنی اپنی نماز قہر آت کے ساتھ پوری کر۔ یہ کہ
 یہ وہی مسودہ ہیں اور مسودہ پڑھ کر قہر آت ہے۔

فائدہ کتب حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر حسب سہولت تعداد میں بتوں سے نماز خوف ادا کی ہے
 امام ابو داؤد نے سنن میں اور کتب نے ان خصوصاً اور ابن حبان نے صحیح میں خصوصاً اور امام حاکم نے کمال میں تیرہ صورتیں ذکر کی ہیں اور امام
 نووی فرماتے ہیں کہ اس کی سوا حدیث میں کچھ بھی نہیں ہے اس کی تشریح صاحب کتاب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمائی ہے۔ حافظہ ابی شریح نے فرمائی

باب صدقۃ الغنم

بکریوں کی زکوٰۃ کا نقشہ

نفس	فی	فعل	عن	از بعین	شاة	صدقۃ	قد	کانت	از بعین
نفس	۵	پانچ	بکریوں	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵

اونٹوں کی زکوٰۃ کا نقشہ

نصاب	مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب
۵	ایک بکری	۲۰	چار بکریاں	۲۹	ایک اونٹ	۹۱	ایک اونٹ
۱۰	دو بکریاں	۳۵	پنچ بکریاں	۳۹	ایک اونٹ	۱۰۰	ایک اونٹ
۱۵	تین بکریاں	۴۹	پنچ بکریاں	۱۰۹	ایک اونٹ	۱۱۰	ایک اونٹ
۲۵	ایک بکری	۱۳۵	تین بکریاں	۱۴۹	ایک اونٹ	۱۵۹	ایک اونٹ
۳۰	دو بکریاں	۱۶۰	چار بکریاں	۱۷۹	ایک اونٹ	۱۸۹	ایک اونٹ
۵۵	ایک بکری	۱۹۵	تین بکریاں	۲۰۹	ایک اونٹ	۲۱۹	ایک اونٹ
۶۰	دو بکریاں	۲۲۰	چار بکریاں	۲۳۹	ایک اونٹ	۲۴۹	ایک اونٹ

گائے بیل کی زکوٰۃ کا نقشہ

۳۰	ایک مال گھڑا بھڑا	۶۰	ایک مال گھڑا بھڑا	۸۰	ایک مال گھڑا بھڑا	۱۰۰	ایک مال گھڑا بھڑا
۲۰	دو مال گھڑا بھڑا	۷۰	ایک مال گھڑا بھڑا	۹۰	ایک مال گھڑا بھڑا	۱۱۰	ایک مال گھڑا بھڑا

بھیر بکری کی زکوٰۃ کا نقشہ

۴۰	ایک بکری	۲۰	تین بکریاں	۵۰۰	چھ بکریاں
۱۲۱	دو بکریاں	۳۰۰	چوبیس بکریاں	۶۰۰	پچاس بکریاں (ادکند)

باب زکوٰۃ الخیل

باسمہ محمد رسول اللہ ﷺ

اذا كانت الخيل سائمة ذكورا وانثا وحال عليها الفحول فصاحبها
جب گھڑیاں سب ہیں اور انکی عمر پچیس برس اور ان پر مال گھڑ بائیں ان کے

بالعبار ان شاء غطى من ثلث فرس ديناراً وان شاء فطمها فاعطى عن ثلث مائتي درهم
وگھڑاں سب بائیں پر گھڑاں کے طرف سے ایک دینار دے دے اور چھ برس کی قبل کا کرے اور درمیان طرف
خلفه غرامه والنس هي ذكورها مملوكة ركوة عند نسى خففة وفول ابو موسیٰ
سے ایک درم دے دے اور سب گھڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور انکی عمر پچیس برس اور ان کے

نعمت لا زکوٰۃ فی الخیل ولا غنی فی الفحل والحمیر الا ان تكون مملوكة والنس هي
دو گھڑاں سب ہیں کہ گھڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے نہ بچہ اور گھڑوں میں ایک دو برس کی قبل کا کرے اور انکی عمر

لفضل والحصان والحمیر ذکوة عند نسى خففة الا ان يكون معها
ان کی عمر پچیس برس اور ان کے طرف سے ایک درم دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے

کیدار وفول ابو موسیٰ ذنب فیه وابضة منها ومن وجب غلیه نسى فلم یوجد
مالہ دے دے مالہ اور پچیس برس کی عمر میں ایک درم دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے

انس النبوی اقلی منها ررذ فضل الواحد ذونها واحد الفضل ویجوز دفع القيمة
وگھڑوں میں زکوٰۃ ہے اور ان کے مالہ دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے

فی الزکوٰۃ والنس هي الفواہل والحمیر والخلوفه ركوة ولا یجد الفضل حبان الفحل
زکوٰۃ میں نہیں ہے عام کاغ ان کی عمر پچیس برس اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے

والان ذلک وبالله التوفیق

محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ

توضیح الخیل گھڑوں کا گروہ اور زکوٰۃ پچیس برس اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے مالہ دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے
پچاس گھڑاں۔ پچیس گھڑاں کا پچیس ایک سال سے کم کی زکوٰۃ پچیس برس اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے مالہ دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے
مالہ۔ پچیس مالہ کام کاغ میں تھے ان کی عمر پچیس برس اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے مالہ دے دے اور ان کی عمر پچیس برس اور ان کے

• سب سب کی زکوٰۃ دے، بیان ہے۔

[illegible]

تشریح فقہ : کہ وہ باب زکاة فہم لعلہ انہو ینزلوا علیہم من ربہم الذل والذلّیۃ ، یعنی انہوں نے اس باب میں فقہ کی تشریح کی ہے تاکہ ان کے دل پر اللہ کی رحمت نازل ہو اور ان پر ذلت نہ آئے۔

[illegible]

2014年12月10日

نمبر ذی	رجاء	فی	عز و جبر	الاجزاء	کیا ہے	ہدایت	یہ
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

وَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِهِ يَوْمًا، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ عِلَاقٍ، يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ أَنْ تُبَدِّلَ سَبَّحًا أَوْ لَعْنًا، وَنُفِخَ فِي سُورٍ مَثْنٍ وَجُودَ الْوَادِ الْأُولَىٰ يَخْتَلِفُ أَلْوَانُهَا فَاسْتَخَفَّ مِنْهَا رِجَالُهُ وَيَخْتَفَىٰ مِنَهَا الْفُلُوكُ وَكَانَ يُنَادَىٰ لِلْإِنسَانِ أَنْ أَخْرِجْ كِتَابَكَ، فَخَرَجَهُ الْمَلَائِكَةُ بَدْدًا لَمْ يَقْبَلْ وَتُفْطَنُ الشُّعُوبُ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ.

دولت مشترکہ کا دورہ

لولا فقد سقط الخ استر علماء کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت القلوب کی بددعائی کی تکذ کو حجت مقام کی عزت اور غلبہ کے لیے دینی حجتی اور جب رفو رفو اسلام نورو پکڑ گیا تو اسی کی ضرورت میں دینی چاہن جس سے کہ ان لوگوں کو روایہ آپ کے ارشاد "لو خذ من اهلنا ثم هجرنا" کے ذریعہ متلوخ ہو گیا۔

نوافقیو میں کہ ان فقیر کو کہتے ہیں جس کے پاس مال و مگر بقدر نصاب ہوا اور ممکن اس کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ مالک ابو یوسف و احمد بن حنبل و شافعی و مالک کا یہی قول ہے اور اسکی صحیح ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَمَسْكَاةٌ مِمَّا فِي الْمَسْكِنَاتِ" (فقروں کے گھر) (نقدہ) (اور تک دینی ہے) غناک میں دل دیا جو امام شافعی بخاری و نسیمی کا قول میں کے یہ کہیں ہے نیز کونکہ آیت "لَا الصَّعْبَةَ فَلَکَنتَ مَسْکِیْنًا" (میں مالک کشتی ہوئے کے باوجود مساکین کہانے جواب یہ ہے کہ ان کو کسبائیں کیا نہ تھا یہ پایہ کہ کشتی ان کے پاس بطور عورت تھی یا دوسری کا کام کرتے تھے۔

وَاللَّيْلُ إِذَا تَنَافَسَتْ أَوْ أَتَتْ بِأَنْبَاءٍ مِنْهُمْ مُسْتَعْجِلَةٍ وَفِي السُّحُورِ لَمَّا يَتَذَكَّرُونَ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتٌ أَنْ لَا يُغْفَرُوا لَهُمْ جَزَاءُ ذُنُوبِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي رَيْبٍ مِمَّنْ زَعَمُوا أَنَّهُمْ لَا يُمْنُونَ

مبلغ الزکوٰۃ الیٰ فقیہی ولا یمنیٰ بها فتمنعہ ولا یکنزہا بہاوت ولا ینسئہا رفقہ
 کہوں جا نہ زکوٰۃ الیٰ کوہر پر کہ بلی جائے ہی سے کھیر اور پر کہ کھنچ دیا جائے ہی سے میت کو کھڑ نہ فرما جائے ال سے

مَنْعِي وَلَا تَفْخُحْ اِنِّى عَظِيمٌ وَلَا يُلْقِى الْاَنفُسَ كَثِيرًا سَبِيحًا وَّجِيدًا وَابْنِ غَلَا وَلَا اِنِّى
 لَمَّا قَامَ يُدْعَى كَرِهَ اَنْ يَدْعَوْهُ بِمَا كَانَ يُدْعٰى بِهِ رَاَهُمْ يَرْفَعُوْنَ صَوْتًا مُّطْرَقًا

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَجَائِهِمْ وَانْ عَمَتْ وَلَا إِلَىٰ آفِرِهِمْ وَلَا تَخْلُفُ
 جے سے ہوتے ہیں ان کے اپنے اور ان کے نجات کے اور ان کے اپنے اور ان کے اپنے

[illegible]

۶. مفلوکہ ولا مفلوک عتی وزلفہ عتی اذا کان صغیرا ولا یدفع الفم نسی عیشم اثم

ابن غنم، والی عینس، وال جعفر، وال عقیل، والی خوارزم، بن عبدالمطلب، و غلامیہ و

قَالَ مُوسَى إِنَّهُ لَمِنَ الْكَافِرِينَ ۚ فَجَاءَهُ نَذْرٌ مِّنْ رَبِّهِ أَن يَمُوتَ فَنُوْثِقَ يَدَاهُ بِيَدِهِ وَيُكَلِّمَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ ذٰلِكُمْ جَزَاُ الَّذِي كَفَرَ بَعْدَ مَا يَدْعُوْا اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّهِ ۚ فَتَوَلَّوْا اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ ۚ اِنَّ سَبِيْلَ رَبِّكَ لَظٰلِمٌ ۚ

لَمْ يَخْشَ الْإِغْوَاءَ وَكَفَىٰ لَهُ عِزًّا إِذْ رَأَىٰ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا غَادَةً زُلْزَلَتْ إِلَى شَحْصٍ ثُمَّ عَلَيْهِ نَارُ

بَابُ مَدَقَّةِ الْفِطْرِ

پایہ صحت و فطر کے پیمانہ میں

ضِدَّةُ الْفِطْرِ رَجِيَّةٌ عَلَى الْمُحَرَّرِ وَالْمُتَعَلِّمِ إِذَا كَانَ مَالِيًّا مِثْلًا لِمُتَعَلِّمِ
 مَوْلَى فُلَانٍ وَهَبَ فِي أَثَرِ مِلْكِهِ كَيْ تَجِدَ فِي مَقَادِيرِ نَوَاحٍ ۚ
 الضَّابُّ فَاضِلًا عَنْ مَسْكِنِهِ وَنَاحِيهِ وَالْأَنْثَى وَفَرْسِهِ وَصَلَابَتِهِ وَنَحْبَتِهِ يُخْرِجُ
 دَرَكًا مِنْ نَوَاحٍ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ كَيْفِيًّا وَهَبَ كَمَنْزِلِهِ تَجَارِدَ فِي دَرَكِي فَالْأَنْثَى فِي دَرَكِي
 وَالْكَبِ فِي مِلْكِهِ رَحْمَنُ الْوَلَدِ فَضْلًا وَهَبَهُ فَتَعَدُّهُ الْوَلَدُ فِي دَرَجَتِهِ ۚ
 فَعَرَفَ بَنِي قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 ۚ عَنْ أَوْلَادِهِ الْكَبِيرِ وَإِنْ كَانَ فِي عِيَالِهِ وَالْأَخْرُجُ عَنْ مَكَاتِبِهِ وَاعْنِ مَعْلُوكَ لِلنَّجَارَةِ
 بِرَأْيِ إِثْرَ كِي قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكٌ لِلْفُطْرَةِ عَلَى وَاحِدٍ مَعَهَا وَبُكَوْنِ الْمُسْلِمِ الْفُطْرَةَ عَنْ حَبِيبِ الْكَافِرِ
 بِرِطَامٍ ۚ شَرِيكٌ ۚ عَنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 وَالْفُطْرَةُ نَصْفُ صَاعٍ مِنْ بَرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَيْبٍ أَوْ شَعِيرٍ وَهَضَاغٍ عِدَائِي حَتِيفَةُ
 كِي قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 وَمُحَمَّدٌ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ بِالْمِثْقَالِ وَفُلَانٌ أَرْطَالٌ عَشْرَةٌ أَرْطَالٍ وَثَلَاثُ رَطَلٍ وَوَجُوتُ
 زَائِكٍ أَرْطَالٌ رَطَلٍ كَيْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 الْفُطْرَةُ بِصَلَى بِطَلُوعِ الصُّبْحِ الثَّانِي مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ فَمَنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكِ لَمْ يَجِبْ
 وَهَبَ بِهِ كَيْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 الْفُطْرَةُ وَمَنْ أَسْلَمَ نَوَافِلُهُ مَعَهُ طَلُوعُ الْفَجْرِ لَمْ يَجِبْ الْفُطْرَةَ
 وَهَبَ بِهِ كَيْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 وَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يُخْرِجَ الْمُسْلِمُ الْفُطْرَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَعْلَى لِأَنَّ
 مُسْتَحَبٌّ ۚ عَنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ
 لَمْ يَنْفَعُوا قَبْلَ يَوْمِ الْفِطْرِ خِلَافًا أَخْرَجَهَا عَنْ يَوْمِ الْفِطْرِ لَمْ يَنْفَعُوا رَكَانَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 مِنْ بَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ وَبَنِي إِثْرَ بَنِي إِثْرَ

فی انسداد الضرم یعنی غیور رمضان کثرتاً ومن اضطر الاستسقط انقطاع فی اذنه
 رمضان کے صوم روزہ نہانے میں کثرت کا لفظ آتا ہے یا ان کا من سے روزہ ان
 ازقاری بخلافه زائفة منواء رطب لوض الی جوفہ اودماہہ انقطاع
 ۱۔ روزہ رکائی میں یا ر سے ریم میں ہر وجہ سے وصال تک فکری کلی نہ روزہ ہو۔ ۲۔
 فطر فی احتیالہ لم یفطر عند فنی حنیفہ ومحبہ والی ابو یوسفہ یفطر ومن ذاق
 ۲۔ نکال اپنے دہرے سروں میں تو روزہ نہیں کہ عربی کے نزدیک ہر صوم سے روزہ ہوتا ہے جس سے بھی
 لذت یغمہ لم یفطر وبکرہ لہ ذلک وبکرہ لفسادہ ان یفطر لصبیہ انعمہ اذا کل ثلثا
 کوئی بچہ اپنے ماں سے تو روزہ نہیں ہو سکتا یہ کمرہ ہے اور کمرہ کے لئے کھانا چاہئے کہ اس کے لئے کھانا ہو اس سے
 مکث و مضغ البسک لا یفطر الف تسم وبکرہ
 تسم و بکرہ کا تعلق چاہئے صوم و بکرہ کا تعلق ہے کمرہ ہے

وہ صورتیں جن میں صرف قضاء ہے۔

توضیح مختصر: قضا۔ ناسد کرنا یعنی۔ پاننانہ کے مقام سے رواج حال مستط۔ تاکہ میں رواج حال ان۔ کان جائدہ ضرب چر بیچہ تک
 چنگی جائے آتہ۔ زعم جو مال تک چنگی جائے حرف۔ بیت۔ عین۔ چشام لکے کا سرخ تو قر زوق۔ بھرا متعین معذ۔ چاہا۔ ۲۔ چاہا۔ ۲۔
 تک۔ معطل یا کمرہ۔

تشریح لغت: قون ومن جمیع ما علی دور کے علاوہ دیگر تمام بیت ان وغیرہ میں نزال کرنے سے قارواں نہیں۔ کہ کوئی من طوط
 نزال کرنے سے صوم نہ ہو یعنی ہے بگڑن کا روزہ طوطا ہو جائے گا۔ کیونکہ سنی بھرا موجود ہے کہ ہی کو قضا واجب ہوگا نیز اور رمضان
 کے علاوہ کسی اور روزہ سے تم کر دینے سے بھی کثرت ولازم نہیں اگر وہ قضا رمضان ہی ہو تو بکرہ رمضان کا روزہ تو نہ طعمہ نہیں کہ وہ ہے کہ اس میں
 رمضان ہی ہے لکن ہے بکرہ رمضان کے علاوہ ہر روزوں کو اس کے ساتھ لکھیں کیا جاسکتا نہ قیاس نہ رائے

قولہ ومن احتضن۔ اگر کسی نے حق کر لیا تاکہ میں دواں چھائی یا کان میں قہر لپکا یا دینے کے دماغ کے دھم میں دواں کان اور
 بیت اذہا تک چنگی فی توین سب صورتوں میں اہم صومہ کے نزدیک اس کا روزہ فوت کیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے انما
 الاضطرار معاذ حق و لیس معاذ حرج! لیکن صرف قضا واجب ہوگی تاکہ وہ لفظی ای ہے۔ صوم میں کے نزدیک نہ میں روزہ نہیں تو غنا
 قولہ وان اضطر فی علیہ اذ کر کسی نے اپنے حضور کے سران میں پانی وغیرہ کا قطر اپکا تو صرف میں کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ
 یوم صوم کے نزدیک ٹوٹ جائیگا یہ قضا و دراصل اس بات پر مبنی ہے کہ آپ صوم اور حرف میں صوم ہے یا نہیں؟ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ
 طریقیں لڑاتے ہیں کہ نہیں ہے۔ وہ کان الامیر

ومن شکان مریعاً فی رمضان لغت ان صام ازاد و مرعۃ فطر و لیس ان کان منہ طوطا
 یا چہ ہر رمضان میں اگر وہ بکرہ روزہ رکھے ہے حرف صوم ہوئے گا تو روزہ نہ رکھے شام کرے اور کوئی صوم سے صوم

یہ اوصاف طوطا میں صوم کا روزہ ان میں سے صوم ان میں سے ان میں سے صوم

[illegible]

متبع الخطار عوارض کا بیان جولہ دامن کمان مرعضہ الخ یہاں سے متبع الخطار عوارض کا بیان ہے جن عوارض کا ذکر آتا ہے وہ آخہ ہیں۔ مرعضہ ستر آکر اصل مرعضہ ہے کہ کبر ستر بعض نے تو ان جلد غازی کا دامن سے نکال کر اوردادہ کیا ہے کہ کبک مرعوضہ کو ان کا اندیشہ ہو کہ وہ دیکھے سے لڑنے کے ساتھ کسی کے لیے انفراد چارے سے علاء شاہی نے ان جملہ عوارض کو بیان کیا جس کو حکیم بندہ کیسی

محل: ضلع واگھرام و سمر

حضرت چهار جوی عظیم الشان

جس شخص کو روزہ رکھنے سے مرض بڑھ جائے گا عیض ہوا اس کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ قرآن اللہ تعالیٰ "فلمن مکن مریضاً" میں آیت میں جو مریض کے لیے افطار کی اجازت ہے اور عطا ہے کہ افطار کا شروع ہو گا تو فحش حرام کے لیے ہے اور تحقیق عین کا روزہ زیادتی مرض ہے جس کی معصیت مریض کے اجتہاد سے ہوگی مگر اجتہاد صرف وہم کا نام نہیں بلکہ علم عین مراد ہے خواہ طاعت گذریہ ہے جو یا قہر ہے یا سلطان عاقلی طیبہ کے قہر دینے سے نام شافعی کے نزدیک صرف زیادتی مرض کا خوف کافی نہیں۔ بلکہ جب جان یا کسی عضو کے ہماک ہونے کا اندیشہ واجب افطار کر سکتا ہے جو لا یتیم میں بھی ان کے یہی وہی کا اعتبار ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ مرض کی زیادتی اور اس کا استدلال بھی بسا اوقات طاقت تک پہنچ کر رہتا ہے لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

قولہ وان کان مضافاً علیٰ مکرّمہ قرآن مجسمات سطر روزہ و رکعتا ہوا سو اختلاف کے نزدیک اس کے لیے افطار کی اجازت ہے "قولہ تعالیٰ" اور اہلی سفر بعد 1 من ایام سفر "اور اگر اہل بیت ہے تو روزہ رکنا بہتر ہے۔" قولہ تعالیٰ "وان تصوموا عبور لکم" حدیث میں ہے کہ اگر غنیمت ملی اللہ عید و ملک کی مغرب میں ہے دیکھ کر ایک شخص کو بوقت ازواج کے جوئے ہیں اور پانی پھل ہے۔ ہے ہیں آپ نے دریافت فرمایا یہ بیچ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مفسر روزہ کی ہد سے ہے جو ہر مومنان ہے آپ نے فرمایا "الحسن من

اِنْ بُعِثَ بِغُرْمَا اِذَا كَانَ بَيْنَهَا وَتَيْنِ خُفَّةٌ فَبِئْرَةٍ ثَلَاثَةِ اَهَامٍ فَجَاعِدَا
اس کے لئے چارہ اس کے بغیر خیر ہے اس سے اور خفہ سے اور تین میں سے ایک اس سے زیادہ کی سانس

شروط حج کا بیان

توضیح : معجزہ ازاد عقلا۔۔۔ معجنا قائل ہے کہ یہ معجزہ سترہ سو سال پہلے ہوا تھا۔ مگر وہ اس وقت تک زندہ نہیں رہا۔ لہذا یہ ممکن نہ تھا۔ لہذا یہ صرف حیل۔۔۔ معجزہ کے گھر کے لوگ خود دیکھی۔

تشریح فقہ قرآن مجید واجب الخیر وشر و واجب الخیر جو جانے کے بعد عمر میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ فرض ہے (صاحب کتب نے اس کو واجب سے تعبیر کیا ہے اس لیے کہ واجب عام ہے۔ لہذا کل عروض واجب و ایس عکسہ؛ قال اللہ تعالیٰ "و لقیہ علی اللہ حج بیت اللہ من استطاع الخ" بعد میں ہے "بیت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس! قد عرض علیکم الحج فہی حجة واحدة" عمر میں ایک مرتبہ فرض ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب آیت مذکورہ مائل ہوئی تو مفسر قرآن میں اس سے عرض کیا یا رسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے یا صرف ایک مرتبہ؟ فقہ فریست حج کا سبب بیت اللہ ہے جس میں خود تمکین اور حصول میں زیارت ملے خود ہے کہ جب میں کمرہ دار ہوں سے صوبہ میں کمرہ نہیں ہوتا۔

فائدہ جب کسی بچہ کو فرض ہو جائے تو علی الفور اس کی ضرورت ہے یہ مل رہی ہو یا نہ ہو۔ لکھنا کہ کئی بعض اصحاب شرعی اور اہل بیت میں سے جو یہ بن علیؑ کو تنزیہ اور مہر کے نزدیک فری طور پر اگر ضروری ہے۔ عین میں ہے کہ امام صاحب سے بھی اصحاب و اہل بیت کی یہ کہنگ حضرت اکرمؑ علیہ السلام کا رد و رد ہے "من اراد العلاج فليصلح" نیز شریعت نے بچے کے لیے ایک خاص وقت تعیین کیا ہے "ایسا امامی میں ہے کہ فرمودہ کیا ہے کہ امام خود اس کو شریعتی اور اہل بیت میں سے کہ میں نے امام ابوہریرہؓ اور امام علیؑ کے نزدیک مل کر مکمل شریعتی واجب ہے۔ کیونکہ بچہ کی فریعت ۱۰ میں ہوتی ہے اور حضرت علیؑ علیہ السلام نے ۱۰ میں بچہ کی یہ تنزیہ واجب فی الفور ہوتا ہے یا نہ ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگرچہ مہر کی رائے میں ہے کہ بچہ ۱۰ میں فرض ہو جائے لیکن بچہ کے لیے کہ اس کی فریعت ۱۰ میں ہوئی ہے اور اہل بیت فریعت ۱۰ علی الناس اہل بیت اور آپ کا خیر فرماؤ اور اسے جب سے فرماؤ اور آپ کو کولہ ریح کی پانی پلاہ جات ۱۰ حقہ ای لیے آپ فوات بچے سے ہوں ہے یا نہ کہ یہ امام بن کر جانے کے بعد ازل ہوئی تھی یا آپ کو خوف تھا کہ اگر مذہب حال ہو گا تو مشرکین اس پر ہجو کریں گے نذر ہونے کی دلیل یہ ہے کہ مقدمہ امام علیؑ اہل بیت کو اگر آپ کو مذہب نہ ہوتا تو آپ سے خاتمہ حضور نہیں تھی۔ کلامی ۱۰ شیعہ لکھی میں امامی۔

قوله یعنی احوالاً ایسا چنان ہے شرطاً حج کی طرف اشارہ ہے۔ شرطاً حج یہ ہیں۔ اور آزاد ہو کر نکاح پر تیار نہیں ہر مرد کا واجب۔
 وادان فی التجرار ہوا یا مولد۔ حاجت میں ہونے پر حج نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نامہ نے حج کیا کیا محروم رہا اور اگر مرد کیا کیا اور
 جس نے حج کیا محروم نہ ہو گیا تو ان پر آزاد نہ ہوا۔ بالغ ہونے کے بعد اگر وہ حج کرنا ضروری ہے کہ ۳۔ مسلمان ہونا۔ ۴۔ کافر پر حج نہیں کیونکہ وہ
 کفر پر حاجت کا مقابلہ نہیں ہے۔ ۵۔ عاقل ہونا کیونکہ صحت و تکلیف کے لیے مشکل شرط ہے۔ ۶۔ مجنون پر حج نہیں۔ ۷۔ تندرست ہونا۔ ۸۔ پیرایہ حج کو دشمنی
 مخلوق اتنے سے پر حج نہیں۔ ۹۔ غرض اور سواری پر قادر ہونا جو سکن لایہدی ضروریات اور ضروریات کے ان تعلق سے حاصل ہوں۔ کیونکہ سچانے سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استقامت تکمیل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: "ایہ احوال الرحلة ہیں۔" راستہ کا راسخ ہونا۔ یعنی

[illegible]

[illegible]

عزق	أعرق	يسلمه	النيحي
ومنى	العقبه	يجرد	الخصي
للشام	محمد	ن مزق	مها
ولاهل	نجه	لرر	قائن

سوال: اُن ختمے سے کس انداز پر معلم نے اہل عرفق سے لے کر اہل عرفق کو جوئے صلیبی اور دوا کے بارے میں بھی بتایا ہے؟

جواب: یہودی ہے جیسے وہ پ نے اہل شام سے لے کر تھو صلیبی فرمایا تو کھانہ شام، بعد کو کھانہ صبح، دوا کے بارے میں کہ آپ کو علم نہیں ہے، یہ دواؤں کے قریب دوا کا نام جو دوا ہے۔

[illegible]

وَوَدَّ الْأَخْطَرُ مِنْكُمْ خَفِيًّا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَأْتِي اللَّهَ بِعَمَلٍ قَبِيحٍ يُسَوِّدُ لَوْنَهُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي

کیفیت احرام کا بیان

تشریح: قول اللہ عزوجل: ﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنقُصْ مِنْ رَحْمَتِي ذُرِّيَّتًا عَظِيمَةً﴾ کے لغوی معنی یہ ہیں کہ جو شخص ایسا کرے گا تو میں اس کی قوم کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہوں۔

وَلَمَّا جَاءَ بِهِمُ الظُّهَيْرُ وَانْقَضَ فِي رَهْبِ الظُّهْمِ بِأَذَانِ وَأَقَامَتَيْنِ وَمَنْ صَلَّى الصُّلُوَّ فِي رَاحِيهِ وَاحِدَةً
أَوْ ثَلَاثِينَ نَوَافِلٍ، مَعَ كُلِّ نَافِلَةٍ كَيْفَ تَكُونُ فِي الْيَدِ أَوْ فِي الْكُمِ أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي
صَلَّى كُلُّ وَاحِدٍ مَعَهُمَا فِي وَفِيهَا عِنْدَ أَيْ حَقِيقَةٍ وَجِبَةِ الثَّلَاثَةِ وَأَذَانِ أَوْ يَوْمَئِذٍ وَفِيهِ بِمَعْنَى
خَيْرٍ أَوْ فِيهِ نَافِلَةٍ كَيْفَ تَكُونُ فِي الْيَدِ أَوْ فِي الْكُمِ أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي
بِمَعْنَى الْتَلَاوُفِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْخُطُوبِ فَتَقْرَأُ لِحُجَلٍ وَعَرَفَتْ كُلُّهَا مَوْفَقَ الْأَيْضِ
إِنْ دُرِيَ أَوْ لَمْ يَدْرَ الْإِسْمُ بِحَقِّهِ كَيْفَ تَكُونُ فِي الْيَدِ أَوْ فِي الْكُمِ أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي
عَرَفَتْ وَيَسْمَعُ لِلْإِسْمِ أَنْ يَجْعَلَ مَعْرِفَةَ عَلِيٍّ وَاسْمِهِ وَيَدْعُو وَيَعْنَمُ الْإِسْمَ الْفَنَاسِكُ وَ
وَيْسَ الْإِسْمُ وَفِيهِ كَيْفَ تَكُونُ فِي الْيَدِ أَوْ فِي الْكُمِ أَوْ فِي الْبَازِي أَوْ فِي الْبَازِي

يُنتَعَبُ أَنْ يَنْتَسِلَ قُلُوبُ الْإِنْفَرَادِ مَعْرِفَةَ رَجْعَتِهِ فِي الْأَعْيَادِ

مستحب ہے کہ جس نے ایک روز نماز پڑھ لی، اسے ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔

وقوف عرفہ کا بیان

توضیح لفظ: دی۔ چیخنا، ہزار۔ ایک تہہ: چھوٹی چھوٹی خانہ۔ ان کرنا: مل۔ بھاؤ: خوف۔ خیریت: کی سیدھ: مل۔ اس سے مراد: ارض دست ہے۔ جس کو مٹس۔ بجھتے ہیں: ارض عزیز۔ مر مر: صبح۔ ان کے سفر: کی طرف: ایک۔ چھگی: نے واسطہ۔ سوزنی: نہایت۔ جمع: غلغلہ: فعال: اداکان: جا۔

تشریح گفتار۔ فراموشی کا یہی سبب ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں جو کچھ ہوا اس کی کوئی یاد نہیں رہی۔ یہی سبب ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں جو کچھ ہوا اس کی کوئی یاد نہیں رہی۔ یہی سبب ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں جو کچھ ہوا اس کی کوئی یاد نہیں رہی۔

[illegible]

مذکورہ جیسی حکم و احدہٴ حق کو ہم وہ طریقہ سے لڑا، ایک مجمع میں انھیں جاکر انہیں شرابوں پر موقوف ہے۔ بول بادشاہ یا اس کے نائب
 قاضی یا غیر وہاں سے آئے۔ یہ بول لڑا، سب میسر ہو گیا۔ وہاں چار مہینے، دوا میر و ہندوؤں میں لڑا، ۱۰۶۸ھ میں دوا میر کی قزاق مرزا کے سر سے اور مصر کی
 مرزا کے سر سے لڑا، مرزا کے ہاتھ سے قتل میں انھیں ہار ہو گیا۔ یہاں پر حضرت کاہنہ انگریز کے خیر کی مرزا احمد بن دلی کو اس کے لیے
 مصر کی مرزا احمد کے ساتھ یا مہاجر ہو گیا۔ وہ مصر کی مرزا احمد کے وقت میں اپنے قادیانی ہی رہے۔ صالحین اور ائمہ حواش کے لڑا، ایک صرف

[illegible]

وقوف مزدانہ اور رمی کا بیان

تشیع لفظ سے مراد ایسا ہے جس پر امامتِ عباسیہ میں لوگ اُکٹے ہوئے تھے یا ان کا دل سے وہ فتنہ مٹ گیا تھا۔ چنانچہ امام علیؑ کے زمانہ میں یہ لفظ نہ تھا۔ اور امام علیؑ کے بعد اس کا استعمال بھی نہ ہوا۔ یہ لفظ حضرت امام حسنؑ کی مجلسِ نبویہ میں حضرت ابراہیمؑ نے استعمال کیا تھا۔ یہ لفظ تورانی یعنی مرگنے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت امام حسنؑ کی آنکھیں کھلنے والی ایک روایت میں صحابہ کرام نے کہا کہ تم نے اس کو کھل گئے۔ یہاں (مصلحتاً) امام حسنؑ نے اس لفظ کو استعمال کیا۔

نشر فی المجلد الاول و د غربت الشمس ان باب و ملت من آفتاب فرب هو جائع قلوباں سے مٹا دے اور نکل قورن کے قریب
 او نے ناکہ غصہ سے کل اللہ علیہ السلام ارادت فرماتے ہیں کہ میں نے فرمایا ہے کیا آیت تعدد و الحمد عبد الشکور النعمان علی منکر و حرام
 سے بھی میں مرے دے اور فرماتے ہیں میں نے فرمایا ہے کہ جو کلام سے پہلے میں نے فرمایا ہے تو میں اسباب نہ کا یہ نہ مرے سے پہلے ہاتھ نہ دے
 بعد از مرے سے پہلے

فولہ و بھلی الاصلہ جو تہجد میں مغرب و عشاء کی نماز ایک اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھنے پر کوئی غصہ نہ سمیٹا ہے۔ یہ کہنا یہ نماز میں اسی طرح کی جگہ میں گستاخیاں اور سی نماز بھی عشاء کے اعلیٰ وقت پر ہے اور انوکھے سب نماز میں اس لیے وہ اور اقامت کی طرف سے جس خلاف وقت کے کہ یہ عصر کی نماز اپنے وقت پر نہیں ہوتی۔ یہ مرفور اور اس طرح عشاء کی ساری میں بھی ادا ہونے کے قابل ہیں۔ ماری کی یہ بھی اس وقت پر یا ہے کہ نہ حضرت پر ہو، کی روایت میں اس قسم میں سے اس میں اس وقت پر یا ہے کہ نہ حضرت پر ہو۔ جواب یہ ہے کہ حضرت پر ہو۔

میرٹھ میں ہولی کے موقع پر ایک گھرانے کی عورت نے اپنے بچے کو گھاس میں ڈال دیا۔

جواب: اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جائیداد ضبط ہوگی اور اس کی جائیداد کو اس کے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

تقریباً افقد۔ فوہ نون مالمحب اب ^{۲۰}سے تک۔ (اچھی صورت وقت اولیٰ محب میں) اور بالیٰ ٹمبرناست ہے، ایک کی سرعت

کے لیے جہاں تک ممکن ہو معاوضہ ہو جائے اور صاحب میں ایک چیز ہے کہ وہ عظیم آئے نہ بیٹوں میں طرح سے ان کو دیکھ کر شہر کے نزدیک سے گزرتے ہیں کہ قصہ اس کی اصلیت وہ طبعاً صاحب میں آتا تھا تو وہ جاری رکھا یہ ہے کہ ان صورتوں میں وہ طبعاً مسلم نے اصل میں نہ دیا تھا کہ اصل غیب کی کہ نہ (یعنی حسب) میں اس کے لیے

قبولہ و ہذا طواف القدیم الخ تا منظر سے رخصتی کے وقت بدوش و سخی مات پھر طواف ارے اس کو طواف سدا طواف انا کہتے ہیں یہ طواف اور امیر سے نزدیک آنا طواف ہے۔ امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک حلت ہے۔ میں نے بیان حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امتداد ہے۔ لیکن اگر عہدہ علیہ السلام طواف کئے کہ کوئی کبھی نہ کرے۔ ان طواف کے۔

افعال حج سے متعلق متفرق مسائل

قوله فان لم يدع لي شي من ميثاقه اذ كان بيننا وبينهم عهد ان لا يقاتلوا المسلمين الا اذا قاتلوا المسلمين فلو كان له ان يقاتلهم لكان له ان يقاتلهم في كل وقت وحين الا انهم لم يفعلوا ذلك الا في بعض احوالهم واما قوله فان لم يدع لي شي من ميثاقه اذ كان بيننا وبينهم عهد ان لا يقاتلوا المسلمين الا اذا قاتلوا المسلمين فلو كان له ان يقاتلهم لكان له ان يقاتلهم في كل وقت وحين الا انهم لم يفعلوا ذلك الا في بعض احوالهم واما قوله فان لم يدع لي شي من ميثاقه اذ كان بيننا وبينهم عهد ان لا يقاتلوا المسلمين الا اذا قاتلوا المسلمين فلو كان له ان يقاتلهم لكان له ان يقاتلهم في كل وقت وحين الا انهم لم يفعلوا ذلك الا في بعض احوالهم

بابُ المقبرانِ

$$\overline{\sqrt{2}v_2 - v_1} \overline{\sqrt{2}v_1 - v_2}$$

انظر في الفصل خمسة باسم التمدد : ارفق اذ

$$e^{-\beta H} = \int \prod_{\mathbf{r}} d\phi_{\mathbf{r}} \exp \left[-\sum_{\mathbf{r}} \left(\frac{1}{2} \nabla^2 \phi_{\mathbf{r}}^2 + \frac{1}{2} \phi_{\mathbf{r}}^2 + \frac{1}{4} \phi_{\mathbf{r}}^4 \right) \right]$$

تشریح گفتہ قولہ ماہب ان فی الزہد خواہ متروکے ہے یعنی کونوں میں صرف حق کا حرم ہوتا ہے اور قرآن مجید میں مرکب کے ہے۔ نہ کونوں میں کچھ اور نہ ان میں کچھ الزام ہوتا ہے اس لیے کہ الزہد کے دو کام سے فراغت ہے بھلائی قرآن کو جان کر دے ہیں۔ قرآن (قرآن ان) کا مصدر ہے جیسے ناسا یعنی ملا جمع کرنا یا قرآن سے بطور میں سے نہ وہ انوں کا ایک نہ میں یا نہ ہدایت قرآن میں چھتہ عربیہ کی کا احرام ایک باقیہ باقیہ اندھے میں اس لیے اس قرآن کہتے ہیں۔

فولہ القرآن الفصل الحج کی تیس شمیں ہیں۔ افراد قرآن تین اور ان میں سے ایک تیس قرآنی سے ثابت ہے چنانچہ اپنے ذوالہ علی الناس الحج افراد کی اور ذوالہ الحج والعمرة للہ الحج قرآن کی اور انھیں منع مع العمرة الی الصبح "تین تیس کی واضح دلیل ہے۔ التفسیر میں اختلاف ہے۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷

[illegible]

ووجہات جن میں صرف صدقہ یا بکری واجب ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

وَمَنْ قَتَلَ حُرَّةً لَعَنَهُ اللَّهُ لَعْنَةً لَعْنَةُ حُرَّةٍ وَمَنْ قَتَلَ مَالًا يَجُوزُ لَعْنَةُ
وَرَأْسِي عَلَى يَدَيْ لَيْلَى فَوَسَّسَتْ لَهُ بِهَا جَانِبِي بِرَأْسِي أَفْكَرْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِرَأْسِي مِمَّا
مِنْ الشَّيْءِ وَخَوَّفَهُ عَلَيْهِ الْحُرَّةَ وَلا يَجَاوِزُ بِخَبَرِهَا شَيْئاً وَانْصَبَ الشَّيْءُ عَلَى مَخْرُومٍ
وَأَنْتَ يَا كَرِيمُ أَنْتَ بَرٌّ لَيْلَى بِرَأْسِي أَفْكَرْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِرَأْسِي مِمَّا
فَقَطَعَهُ فَلَاحِشُهُ عَلَيْهِ وَانْصَبَ الشَّيْءُ عَلَى أَكْثَلِ لَحْمٍ صَبَّ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ الْحُرَّةَ
وَأَنْتَ يَا كَرِيمُ أَنْتَ بَرٌّ لَيْلَى بِرَأْسِي أَفْكَرْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ بِرَأْسِي مِمَّا

جن جانوروں کے مارنے میں شرم پر کچھ نہیں

[illegible][illegible]

فائدہ کہ اسے دیکھ کر ہمیں خود بخود سے خود کو پانچواں سے اور دیکھ کر دوسرے کو دسواں سے محض ۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ ہم بھی خود کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ خود کو دیکھنا ہی ہے جو ہمیں اپنے آپ کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ خود کو دیکھنا ہی ہے جو ہمیں اپنے آپ کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ خود کو دیکھنا ہی ہے جو ہمیں اپنے آپ کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

فَوَلَدَ الْكَلْبُ اِنْ اُنْزِلَ مَا فِي ذِي الْقَلْبِ مِنْ رَحْمَةٍ رَبِّنَا وَتَوَلَّى كَيْفَ يَتَوَلَّى الْكَافِرُ الْعَاقِلُ

[illegible]

لأنهم من بطح المخروف الشاف والمفرق والمغير والقمح واسط انكسروا وان قبل
أولهم من ليس في غير ...

[illegible]

ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر دو مغز، بالکل بے تو ایک ٹکڑی اور دونوں تکریریں جو بھیج دے جاسی صرف۔ اس کی وجہ سے وہ نیکو
جائیں تو پھل ہو جائے گا۔

فولہ ولا يجوز دفع دم الاحصاء انما اذا اصابوا رحمہم میں ذکر کرنا ضروری ہے تو نہ کہ آیت "ولا تملکوا نفوسکم" سے منع
النفذ مع محله اہل ہدی اپنے گلے سے رانچہ مقبرہ پر اور گنہگار ہدی حرم ہی سے ہاں اس میں وقت و تمیز نہیں۔ نہ کہ آیت میں ہدی گلے سے
ساتھ مقبرہ پہنچانے کے ساتھ مقبرہ میں آنا جس میں نہ تو ایک حکم ہانچنے سے دم ادا کرنے کے لیے یا مگر متعین ہے وہاں کو ہدی ادا کرنا اور ہدی قربان پر
قید کرتے ہیں۔

فولدو المعصر ۱۵۹ غسل اچ کر کھرنے کے احرام سے طہال، وواتر اس پر حج اور عمرہ لازم ہے حج فرض ہو یا نہیں حج و عمرہ نہ کر کے نہ ہی
ایک سے اور عمرہ نہ کر لے اس نے جب یہ کرے تو کہو یہ فقہ غایت اچ کے معنی میں ہے اور نہ اسے حج عمرہ کے افعال کے ذریعہ طہال ہوتا ہے۔ امام شافعی
نے یہاں حج فرض کی صورت میں صرف حج لازم ہے اور حج غلطی کی صورت میں کچھ نہیں اور اگر عمرہ نے احرام سے طہال ہوا تو صرف حج لازم ہے۔
امام مالک و شافعی فرماتے ہیں کہ عمرہ میں احرام ہی نہیں ملتا۔ جو عمرہ کے لیے کوئی علت نہیں ملے، یا اگر وہ اس پر کئے کہ غلطی سے طہال غلطی سے
اسلام اور آپ نے اصحاب عمرہ کے لیے غلطی سے اور کوئی قریش نے آپ کو ارکانہ اور قبادہ آپ نے مکہ و مدینہ کی طرف کی غلطی سے طہال اور اگر
قرآن کے احرام سے طہال، وواتر اس پر حج و عمرہ کے ساتھ، خواہ ایک اور عمرہ کی ان کو وجہ سے لازم ہے۔

قولہ ہم ذاتی الا حصار الخ اگر جاری رہا نہ کرتے کے بعد محض کا انحصار نہ رکھیں جو جگہ خواب چاہو سو رکھیں ہیں۔ اور شیخ و مولوی ہر دو پائے چارہ ہو۔ ۲۔ مولوی پر قارور ہو۔ ۳۔ تختہ چینی پر قارور ہو۔ محمد نیک شیخ پر قارور ہو شیخ کے لیے چاہا ضروری ہے۔ چنی بھیج کر افرام سے دس تود چارہ ٹیکس۔ کیونکہ دینی سمجھتی ہے کاجن قنات۔ اب وہ اصل کی "ٹیکس" پر قارور ہو گیا۔ لہذا وہ یہ فائدہ ہر دو ہو کہ ۵۔ ۶۔ میں چاہا ہے۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵

باب الفوائد

اس نکتے سے بیان ہو

ومن اشهر مايجتمع ففائدة التلخيص معرفة حتى طبع المختصر من يوم النحر
ان في التلخيص مايجتمع في التلخيص من في طلب وقد جاز ان في طلب من في طلب
فائدة التلخيص وعليه ان يتوقف ونسب و تخلص ويخصي التلخيص من لافل ولا فم عليه
فائدة التلخيص مايجتمع في التلخيص من في طلب وقد جاز ان في طلب من في طلب
والتمرة لا تقوت و هي جارية في جميع السنة لا تحسب ايام بكرة ففائدة التلخيص و
من في طلب من في طلب مايجتمع في التلخيص من في طلب وقد جاز ان في طلب من في طلب
يوم النحر و ايام التلخيص و ففائدة التلخيص و ففائدة التلخيص و ففائدة التلخيص

وَمِنْ نَاعٍ عَشْرَةَ طَعَامٍ كُلُّ فَرْغٍ بِيَرْهَمٍ جَزَأُ التَّبَعِ فِي الْفَيْزِ زَائِدٌ عِنْدَ نَسِيٍّ مَبْنِيٍّ زَائِدٌ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ فِي تَوْجُوهِ رُكْبَةٍ ثَلَاثُ مَبْنِيٍّ أَيْدٍ لَيْدٍ دَرَجٍ مَبْنِيٍّ لَمْ يَجْعَلْ
 اللَّهُ وَنَظَرٌ فِي نَظَرِي إِلَّا أَنْ يُنْشِئَ جَنَّةَ لَهْرٍ أَيْدٍ دَرَجٍ وَنَظَرٌ لَيْدٍ دَرَجٍ وَنَظَرٌ لَيْدٍ دَرَجٍ وَنَظَرٌ لَيْدٍ دَرَجٍ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 وَمِنْ نَاعٍ فَطْنٍ عَمٍّ كُلُّ تَمْرٍ بِيَرْهَمٍ فَالْبَيْعُ لَابِقَةٍ فِي جَمْعِيَّتِهَا وَكَيْلِكَ مِنْ نَاعٍ لَوْ أَنَّ شِدْرَةَ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 كُلُّ دَرَجٍ بِيَرْهَمٍ وَلَمْ يَسْمَعْ جَمْعُهُ أَشْرَعَانِ وَمِنْ نَاعٍ فَطْنٍ عَمٍّ كُلُّ تَمْرٍ بِيَرْهَمٍ فَالْبَيْعُ لَابِقَةٍ فِي جَمْعِيَّتِهَا وَكَيْلِكَ مِنْ نَاعٍ لَوْ أَنَّ شِدْرَةَ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 بِعَانِهِ دَرَجٍ لَوْ خَفَظَ الْفُلُ مِنْ ذَلِكَ كَانَ الْمَشْرِقِيُّ بِالْجَنَارِ بْنِ شَا أَعْدَلُ لَوْ جَوَّدَ بِحُصْبَةٍ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 مِنْ أَشْفَى وَنَظَرٌ شَاءَ فَصَحَّ تَلْبُغٌ وَإِنْ وَجَدَهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَالْزَيْدَةُ لِلدَّيْعِ وَمِنْ أَشْفَى
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 نَاعٍ عَمٍّ ثَلَاثُ عَشْرَةَ أَشْرَعَانِ دَرَجٍ لَوْ خَفَظَ الْفُلُ مِنْ ذَلِكَ كَانَ الْمَشْرِقِيُّ بِالْجَنَارِ بْنِ شَا أَعْدَلُ لَوْ جَوَّدَ بِحُصْبَةٍ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 مِنْ ذَلِكَ فَالْمَشْرِقِيُّ بِالْجَنَارِ بْنِ شَاءَ أَحَدُهُ بِحُصْبَةٍ الْفُلِ وَإِنْ شَاءَ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 أَكْثَرُ مِنْ الشَّرَاحِ الَّذِي مَشَاءَ فَهِيَ بِالْمَشْرِقِيِّ وَلَا خَيْرَ تَلْبُغٍ وَإِنْ قَالَ بِحُصْبَةٍ عَمٍّ ثَلَاثُ عَشْرَةَ أَشْرَعَانِ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 دَرَجٍ بِعَانِهِ دَرَجٍ كُلُّ دَرَجٍ بِيَرْهَمٍ فَالْبَيْعُ لَابِقَةٍ فِي جَمْعِيَّتِهَا وَكَيْلِكَ مِنْ نَاعٍ لَوْ أَنَّ شِدْرَةَ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 بِحُصْبَتِهَا مِنْ أَشْفَى وَإِنْ شَاءَ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 أَخَذَ التَّبَعِيَّ كُلُّ دَرَجٍ بِيَرْهَمٍ وَإِنْ شَاءَ فَصَحَّ التَّبَعِ وَالْفُلُوفُ مَقْدُودٌ بِحُصْبَةٍ مَكْثُوكٌ هَذِهِ لَوْ زَوَّجَ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ
 عَمٍّ ثَلَاثُ عَشْرَةَ أَشْرَعَانِ دَرَجٍ كُلُّ لَوْبٍ بِحُصْبَةٍ الْفُلِ وَأَحَدُهُ بِحُصْبَةٍ حَزَلِيٍّ
 تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ تَمْرٍ لَمْ يَجْعَلْ كَالْزَيْرِ تَقْوِيَةً لَيْدٍ دَرَجٍ

بِحُصْبَةٍ وَإِنْ وَجَدَهُ زَائِدَةً فَالْبَيْعُ لَابِقَةٍ

أَيُّ كَيْلِكَ مَبْنِيٍّ زَائِدٌ عِنْدَ نَسِيٍّ مَبْنِيٍّ زَائِدٌ

[illegible]

فولہ و مس مایع شعروہ الخ و رخت میں گئے کہ ہم یہیں کی گنج مچکے بنے خزانہ دیکھ رہے تھے ہنس رہے ہوئے نہیں تھے کچھ دھنچکا رہا۔
 افسوس کی آواز بنی ادا کی لہجہ میں کہ ہم اسے مر مر مڑا کر دیکھ رہے تھے۔ خزانہ کی گنج مچکے نہیں

فولہ خان شہر طبرکھیا وغیرہ میں جس میں شیخین کے نزدیک سچ رسول ہے یہ ایک شہر و قلعہ کے وسط میں قرار ہے۔ اور محمد و اہل بیت علیہ السلام کے لئے ایسا حال تیار کی وجہ سے سچ جائز ہے۔ امام طبرسی نے اکیسواں بیان کیا ہے۔ اجماعی میں نہایت معتبر ہے کہ کوفی شیخین نے قول پر ہے اور ائمہ میں سے کوفی امام احمد کے قول پر ہے۔

باب فیروز دے بیات میں

جبر القدر من اسم الله والتمسوا العلم والحق الجبر لله الله الله

[illegible]

میں اس کا نظم نہ ہو جائے تو ان کی پر ہے۔ ہم جو سب سے ذرا اور اہم ملاحظہ کے لئے یہاں لکھا ہے وہاں سے جو صاحب نے جواب سے حق پر ملاحظہ ہے تو جس طرح سے لکھا ہے کہ دوسرے ہاتھ کے علم پر ہونا کسی طرح سے اس کے علم پر ہونا تو یہ ہوگا۔ غرض کہ یہ فرماتے ہیں کہ جو علم حق غیر مشرقی ایسا ہے تو صرف ہے جو اس کے لیے علم ہے لہذا اس کے علم پر ہونا ہوگا۔ اختلاف خلافت کے کہ اس میں دوسرے کا کوئی نقصان نہ ہو نہیں آتا۔

قولہ واقعات الخ اگر صاحب اختیار کا انتقال ہو جائے تو اختیار شرط ختم ہو جاتا ہے اور یہی طرف عقل نہیں اور انہیں وارثوں کے حق کرنے سے منع نہیں ہوگی۔ ہم ہاں کہہ دینا موقوفی کے یہاں اختیار شرط ختم وراثت جاری ہوتی ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اختیار شرط ختم ہے لہذا اس میں وراثت جاری ہوگی جسے خیار و اختیار نہیں جس میں جاری ہوتی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وراثت ان امور میں جاری ہوتی ہے جن میں انتقال تصور نہیں ہو سکتا کیونکہ صورت کارادہ ان کی موت سے منتقل ہو گیا نہ باقی اس لئے کہ وراثت اس سے منتقل نہیں کہ صورت اس منتقل ہے جو جب سے عالم ہوتا ہے کہ وراثت میں منتقل ہوگا کیونکہ وہ اس کا مفید ہے۔ اس وراثت کے لئے ثبوت خیار بطور ملاحظہ ہے نہ کہ بطریق وراثت اسی طرح نہ ہوتا ہے جسے اس لیے ہے کہ اس کی ملک دوسرے کی ملک سے ملتا ہے۔

قولہ ومن راجع الخ کسی نے غلاموں میں فروغ کیا کہ وہ ان کا بیٹا یا کاتب ہے پھر اس میں یہ شرط نہ ہو کہ بیٹا یا کاتب کو اختیار ہے چاہے پوری قیمت میں ہے یا ہے جو جوڑے یا بیٹے کی صورت میں پوری قیمت اس لیے لازم ہے کہ اوصاف کے مقابلہ میں قیمت نہیں ہوتی اور ہر ملک میں پوری قیمت میں فروغ یا اوصاف میں اس لیے ان کے نہ ہونے کی صورت میں فروغ کا اختیار ہوگا۔ محمد عقیق نعمانی لکھوی

بَابُ خِيَارِ الرُّوْبَةِ

بہ اختیار دہانے کے بیان میں

وَمِنْ أَشْفَرِهَا نَقْلُهُ بَرَاءً فَالْيَقِيَنَّ خِيَارُ وَاقِفٍ وَالْحِزْنُ وَالْإِزَاءُ إِنَّ خِيَارَ
جس نے خریدی یا بیچی یا بیچ جائے اور اسے اختیار ہے جس میں اختیار ہے یا ہے
اخْلَعَهُ وَارِثًا خِيَارُ زَوْفٍ وَمِنْ بَنَاقِ خَالِهِ بَرَاءً فَلَا خِيَارَ لَهُ وَإِنْ نَقَلَ إِلَى زَوْجِهِ الْمُسْتَرَاةِ أَوْ
اس کے بیچے یا بیچی تو اسے جس نے بیچی یا بیچی تو اسے اختیار نہیں اور اگر بیچے یا بیچی کے خاتمہ کو یا
بی بی ظاہر القُوبَ مَقْلُوبًا أَوْ إِلَى زَوْجِهِ الْخَالَةِ أَوْ إِلَى زَوْجِهِ الْمَذْنُوبِ وَكُلُّهَا فَلَا خِيَارَ لَهُ
بیچے ہوئے یا بیچے کے ظاہر کو یا بیچے کے چھوڑنے کو یا بیچے کی کوئی بیچائی کہ اسے اختیار نہ ہوگا۔

توضیح الفاظ: صبر و صبر مطوعاً یعنی ہوا ہوا رہے۔ ہوا کی دلیل۔ ہوا کی کا جائزہ نقل۔ شرح۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخ اختیار فیہ اہم حکم سے مانع ہوتا ہے اور خیار وراثت قیامت حکم سے مانع ہوتا ہے اور اہم حکم قیامت حکم کے بعد ہوتا ہے۔ اس لیے صاحب کتاب نے خیار وراثت کو خیار میں مقدم کیا ہے۔ فیہ الرُوبہ میں اضافت مسبب الیہ صاحب ہے معنی وہ اختیار جو مشتری کو تھا دیکھنے کے بعد حاصل ہوتا ہے خیار وراثت چار مقامات میں ثابت ہوتا ہے۔ اول ایمان وراثت کی۔ دہائی میں اب اہم دہائی ۳۔ قیمت میں ۴۔ اس میں جو مال کے وغیرہ سے کسی شخص سے ہو۔ پس دیوان و خود ادا رہا خود میں خیار وراثت نہ ہوگا اور بیچنے کے جس شخص سے دے جسے ہر مال بخل صلح میں مقبوض الخیر میں ہے کہ جب دیوان میں خیار وراثت نہیں ہے تو مسخر فیہ میں خیار وراثت نہ ہوگا۔ فقہ الفرائد الخوارزمی

بہ اختیار دہانے کے بیان میں۔

فی أربع عیار روية يروي

اجارة وفسفة ر كذا الشوى

كذلك صلح فى اوعاء المصا

فاستط سربها نظمتها فى ابدال

قوله ومن اشهر ما احدث سوادك ابدال سب کے نزدیک ہے، یہ بھی چیز خریدنا جائز ہے اور کہنے کے بعد مشتری بھاء ہے لے یا نہ لے گا وہ کہنے سے گھر آشی ہو چکا ہو نام شافعی کے قول حدیث میں ہے وہ بھی چیز خریدنے سے مقدس ہو جاتا ہے کیونکہ بیع قبول ہے۔ اور اس دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص اسکی چیز خریدے اسے جس کو اس نے دیکھا ہو وہ کہنے کے بعد اس کا اختیار ہے چاہے لے چاہے ترک کرے۔"

قوله ومن باع اولیٰ بائع کو کہیں بھی چیز فروخت کرنے پر اختیار نہیں مطلقاً کسی کو کوئی چیز درانت میں ملے اور اس نے بے دیکھے فروخت کر دی تو اس کو دیکھنے کے بعد بیع کا اختیار نہیں باقی رہتا ہے کہ نام صاحب ہونا بائع کے لیے ثبوت اختیار رویت کے قائل تھے بعد میں اس سے رجوع کر لیا تو یہ ہے کہ مذکور بالا حدیث میں اختیار رویت ثبوت کے ساتھ قاس ہے پس بلا مشروطیت نہ ہوگا نیز حضرت طلحہ نے حضرت عثمان سے پھر وہی زمین خریدی تو انہوں نے آپ سے کہا: آپ گمانے میں پڑ گئے آپ نے فرمایا: مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے بے دیکھی چیز فروخت کی ہے پھر حضرت طلحہ نے کہا کیا آپ نے بہت گراں خریدی آپ نے بھی یہ فرمایا تو حضرت امیر بن عثیم نے فیصلہ فرمایا کہ خیار طلحہ کے لیے ہے نہ کہ جمن کے لیے۔

قوله وان نظرا دریت کے سلسلہ میں بھی بیع و بیک ضروری نہیں بلکہ تا حد تک لینا کالی ہے جس سے بیع کا حال معلوم ہو جائے جیسے گنا اور دہلی چیزوں کے ذمہ کی ظاہری سزا کو لے ہوئے پکڑے کے ظاہر کو ہائے نظام کے چرہ کو سوازی (گھوڑے گدھے اور غیر) کے چرے اور اس کے کچلے حصہ کو دیکھ لینا کہ اس سے خیار رویت قائم ہو جاتا ہے کیونکہ بعض کا دیکھنا گناہ کا دیکھنا ہے اس آرزو میں کہ اندر ناقص مانج گئے تو اس کو پھر سزا ہے لیکن خیار رویت کی وجہ سے نہیں بلکہ خیار شیب کی وجہ سے اور جن چیزوں کے اثر میں تفاوت ہو ان میں خیار ثابت نہ ہوگا جب تک کہ سب کو نہ دیکھ لے۔

زان وای صحن الفار فلا جبار له زان لم یسجد یونھا وینع الاغصی وشرافه جلیز وذا
ار کر کا گنا دیکھ لیا تو اسے اختیار نہیں ہے اگرچہ اس کے کرب نہ دیکھے ہوں یا اس کی غرور و دولت جائز ہے اور اسے
الجبناو اذا اشترى وفسط جبارو بان یسخر الشیع اذا حان یغزو بالجسر او یسقط اذا
اختار ہا کہ جب وہ خریدے ہو اور اس کا اختیار ساتھ رہ جائے گا تو کوئی لے سے بیکہ وہ معلوم ہو جائے تو اسے لے یا اس کو سزا
حان یغزو بالشتم فو یسقط اذا حان یغزو بالشتم فو یسقط حناو فی البغار غنی
لے بیکہ سزا سے معلوم ہو جائے یا بیکہ لے بیکہ جلتے سے معلوم ہو جائے یا سزا سے معلوم ہو جائے یا اختیار زمین میں یہاں تک
یوصف له وامن باغ بلیک غیرہ بغير اشره فذلک بالک بالاختیار ان شاء یسخر الشیع زان
کر اس کی حالت میں کر دی جائے جس نے بیج دوسرے کی بیج یا مہارت نہ ایک کو اختیار ہے چاہے بیج کو اپنے گھر

ہے جس کی وجہ سے سردارگوں کے یہاں اس چیز کی قیمت گھٹ جائے جیسے بھگوان پین ایئر پر چٹا ب کرنا پوری کرنا دیو نے پین مکھو جی ہاندی کا مکھو بخل دیو کا دیو کا ایٹھ کا نا نام استعمال ہائی کا کاشی وغیرہ۔

قولہ اذا طلع العشری الخ جو شخص کچھ شے میب پائے اس کا اختیار ہے کل نہیں دے کر لے لے یا اپنی کروے کیونکہ مطلق مقدار کا منتقلی بھی ہے کہ کچھ میب سے پاک جو خرید یا چند شرطوں کے ساتھ متبادل ہے۔ اس میب بائع کے پاس ہے اس نے پیدا ہو یا مشتری کے پاس پیدا نہ ہو۔ مشتری کو فروغ سے اگرت ۲۰ سو روپے کے وقت میب ہو تو ۳۰ مشتری بلا مشقت لازم میب پر قلم نہ لے۔ اس میب سے پاک جملہ میب سے برکت کی ضمانت ہو۔ ۶۰ سو لے سے مشتری وہ میب دال پا رہا ہو۔

قولہ واذا حدث الخ کسی نے میب چیز خریدی پھر اس کے پاس کوئی اور میب بیچا دو گیا تو اسے اختیار ہے چاہے بعد نقصان نہیں لے نہ بحسن واپس لے لے چاہے میب کا کوئی دیکھ کر دے بشرطیکہ بائع لینے پر رضی ہو، بائع کی رضا اس لیے ضرور ہے کہ جب کچھ اس کی حکمت سے ظنی بھی اس وقت میب برکت سے پاک نہیں پھر دال بائع نقصان کا خریدہ ہو کہ اس نے میب کچھ کی قیمت چائی ہے نہ بخرتہ میب کے ساتھ قیمت لگا لی جائے اور دال ان آیتوں میں جو عداوت ہو اس کے مطابق نہیں واپس لے لے خلا ضرور ہے کچھ اس میں خریدی اور میب نے دوسراں حد کم کر کے جو شخص حد میں بھی ایک روپہ واپس لے لے۔ وغیرہ اسی میں۔

قولہ وان قطع الخ اگر خریدہ ہو پھر دینے نہ کرے اور بائع دیا سو میں بھی ملایا پھر میب تو ہم نے مطلق ہوا تو بعد نقصان نہیں انہی نے سکا ہے کچھ انہی نہیں کر سکا اگرچہ بائع کو مشتری دونوں کچھ پر رضی ہو اس واسطے کہ یہاں مشتری کی طرف سے اصل میں زیادتى ہو گئی۔ اب اگر اس زیادتى کے ساتھ واپسی ہو تو بعد زیادتى نہ ہو : یہاں زیادتى ممکن نہیں ہے لہذا اس کو بعد نہیں کیا جاسکتا۔ مفسرین طرق اصناف۔

فانکہ دفع کے بعد زیادتى کی دو قسمیں ہیں۔ متصل متصلہ منقطعہ میں۔ ایک دورہ اصل سے پیدا ہو جیسے کچھ اور قابل خریدہ زیادتى اور قطع سے ملے نہیں ہوتی کیونکہ یہ زیادتى بائع میں ہے۔ دورہ جو اصل سے پیدا ہو جیسے کچھ اور کچھ ایسا اس کو کچھ جتنا اس میں بھی ملایا پھر وہ یہ زیادتى بالاتفاق رائے سے بائع ہوتی ہے۔ منقطعہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک دورہ اصل سے پیدا ہو جیسے ولد اور غیرہ۔ یہ دونوں بیع سے مان ہوتی ہے۔ دورہ جو اصل سے پیدا ہو جیسے کچھ (کمالی) زیادتى اور بیع سے بائع نہیں ہوتی۔ اس واسطے کہ کچھ کسی حالت میں بھی مل نہیں پنے کیا کہ یہ منقطع سے حاصل ہوتی ہے۔ انصاف غیر الاحیان۔

قولہ اوصفہ الخ جہاں رنگ سے سرور سرخ رنگ ہے اور اگر اس نے کچھ کا رنگ دیا جب بھی صاحبین کے نزدیک یہی حکم ہے کیونکہ ان کے نزدیک سرخ رنگ کا رنگ بھی زرد ہوتی ہے حکم میں ہے۔ البتہ تمام صاحب کے نزدیک قطع ثوب کی طرح کالا رنگ باعث میب ہے۔ بخلاف البیاض جو حقیقہ قولہ رنگہوی

ومن اشترى غنما فانقطع اوقات غنم اطلق على غيب زبيح ينقطع لانا غنم
مکرتے کام خرچہ کرنا کہ دیا یا اس کے پاس کرنا پھر قطع دورہ میں میب پر زبیر کا قطع سے سکا ہے بھی اگر اصل
المنشوری الغنم اؤشکی طعنہ فاکتله ثم اطلق على غيب لم يزبيح عليه بستی لى قول انہی
کر رہا مشتری نے غنم کو سکا تھا اس کو کچھ پھر قطع ہوا میب پر تو کچھ واپس نہیں لے سکا تمام صاحب
خبرہ زبیرہ لانا زبیرہ فاکتله ثم اطلق الغنم ومن ناغ غنم فباعه المنشوری ثم راف
کے قول میں صاحبین فرماتے ہیں کہ میب کا قطع نہیں لے سکا ہے کسی نے غنم کو قطع لے دوسرے نے اچھو دیا کسی کو واپس کر دیا

کی اہمیت اور کہے کہ پائے دئے بھی پڑی ہے نہ کہے کہ میں نے اسے میں فریادی ہے اگر مطلق ہو بختری خیانت پر
 التراضیة فلهذا بالخیار عندنا فی خیفۃ زوجۃ اللہ ان شاء اعدہ یمنع القمن وان شاء
 رواہ میں تو اس کو اختیار ہے امام صاحب کے نزدیک چاہے اس کو پسے میں کے ساتھ لے جائے
 زدتہ وان اطلق علی عینۃ فی التولیۃ اسقطها من القمن وقال ابو یوسف زوجۃ اللہ
 دائی کر دے اور اگر مطلق ہو خیانت پر قولہ میں تو کم کر دے میں بقدر خیانت امام ابو یوسف فرماتے ہیں۔
 یمنع ہنہما وقال یمنع لایمنع ہنہما یمنع فیما بینہما ومن اشغری شجۃ بمنہ یمنع
 کہ دونوں میں کم کر دے امام فرماتے ہیں دونوں میں کم نہ کرے لیکن اسے اختیار دیتا میں ہے جس نے حصول چتر فریبی
 زلیخوی لہ یجوز لہ یمنع حتی یقبضہ ویجوز تیغ البطار قبل القمن عند امی خیفۃ
 تو اس کو چپا جائے نہیں جہاں تک کہ اس پر جبر کرے جائے رہتا ہے چپا جتہ سے پیچھے نہیں کے
 و امی یوسف زوجہما اللہ وقال یمنع زوجۃ اللہ لایجوز

نزدیک امام فرماتے ہیں کہ ہاں نہیں ہے

توضیح المسئلۃ: قصار۔ حوالی مبارک۔ مخرج طراز کشف اور حسن۔ بخارہ کاردی کا مصلوہ۔ کراوے مکار۔ زمین۔

تشریح المسئلۃ: قولہ ویجوز ان یمنع الخ صحیح کے اصل اور اس کے ساتھ حوالی اور مخرج وغیرہ کا سرزد مثال کر سکتا ہے لیکن اب وہ نہ کہے
 کر سکتا ہے اسے میں چتر فریبی ہے کیونکہ یہ واقع کے خلاف ہے بلکہ میں کہے کہ چتر بچھے اسے میں پڑی ہے۔

قولہ فان اطلق الخ اگر مراد میں بائع کی خیانت کا ہو۔ مثلاً اس نے نوہ پیر میں خرید کر دے چکر کو قایا کہ اس میں خریدی ہے تو امام
 صاحب کے نزدیک بختری جا ہے کل میں کے عوض لے جا ہے اور اس کو دے اور قولہ کی صورت میں بقدر خیانت میں کم کر دے۔ امام ابو یوسف کے
 نزدیک دونوں میں بقدر خیانت کم کر دے۔ امام محمد کے نزدیک دونوں میں بخار ہے۔ چاہے کل میں کے عوض لے جا ہے اور اس کو دے کہ تک مقدم
 قسیر کا اختیار ہے۔ مراد قولہ کا کہ تو ہمارے قریب ہے۔ پس اگر مراد میں قولہ نصف مراد ہو اس کے ثبوت ہونے میں اختیار ہوتا ہے۔ امام
 ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے ذکر کیا کہ مستعد اس قدر کا مراد میں قولہ ہوتا ہے نہ کہ کھلی قسیر ہذا مقدم ثانی اول پہلی ہو گا اور خیانت کی جرح
 مقدمہ اظہار ہوئی ہے وہ مقدمہ اول میں ثابت نہ تھی اس لیے اس کو مقدمہ ثانی میں ثابت نہیں کیا جا سکتا تو امام اس مقدمہ کو کم کیا جائے گا۔ امام صاحب یہ
 فرماتے ہیں کہ اگر تو یہ میں بقدر خیانت میں کم نہ ہو تو قولہ دے گا کہ تک کہ تو میں اول سے مقدمہ نہیں ہو گا بخلاف مراد میں کے کہا کہ اس میں میں میں کم
 نہ ہو تو مراد میں مراد میں رہتا ہے۔

قولہ لم یجوز لہ یمنع الخ نیز سے بختر اشیاء مقولہ کی صحیح الاطلاق ناچار ہے کیونکہ یہ میں اس کی ضمانت ہے نہ کہ امام محمد بن زفر
 مالک کے نزدیک غیر مقولہ یعنی زمین کی بیج بھی ناچار ہے کیونکہ وہ بیٹ میں مطلق ہے۔ فقہین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ یہ میں جی کی
 طے یہ ہے کہ مالک صحیح کی صورت میں بقدر خیانت کا حلال ہے اور زمین کی مالک اور ابو جود ہے۔

ومن اشغری شکینہ او مؤزۃ فامتنعہ او مؤزۃ ثم باعہ شکینۃ او
 جس نے خریدی کل چیز بیاد کے لحاظ سے یا وہی چیز زمین کے لحاظ سے جس مال کو قول لیا اس کو مطلق دیا اس کو بیاد یا

تین سو تیس ہزار آئے گا کہ وہ اس کی بیچ دھرم سے اعداد ہو، یہ ایک راہ ہے جو حق کی راہ ہے۔ والہاں ان بشرع مذہب الہی واجمع الامۃ علی سواہ حریم غفرلہم کلہا

باب الزینا

۱۰۰ کے دیوانے

فریاد	مخروم	ہی	نکل	نیکلی	اُغولڑوں	اُضیع	جسبہ	مفصلہ
سر درد	عے	ی	اُڑ	پڑ	جی	مے	کے	اُڑی

[illegible]

قوله اسرہوا اے غفلت میں معلق رہنا یعنی کو سمجھتے ہیں۔ یہاں دہی الشیء برہو یعنی بڑھتی اور زیادہ ہو گئی۔ ومنہ قوله تعالیٰ اھتزن و
یت اشریت میں رہو مال کی اس زدنی کو سمجھتے ہیں جو موضوع مالی میں بلا عرض و بدینتی سچا نہیں کیا ہے ایک کادار سے بڑھ کر دیکھنا کہ وہ
رہا اہل بیت ہے معیار دشمنی سے مراد کمال اور دین ہے نہیں جو کہ دیکھیں گے ایک فقیر کے عوض فیقہ سے زیادہ غریبوں اور پتہ بھر جو کمال
تھے وہ چند گیسوں اور جو سے جو فی حق کرنا غارتی ہو گیا کیونکہ نہیں کو جو کے جو جو کوئیوں کے مقابلہ میں کیا جاسکتا ہے جس زیادہ بلا عرض نہیں
الغرض ہے۔

[illegible]

توضیح المختار: اجتماع کلمہ - مایند ازب - سنا جودہ - مویک میاغہ - سنا ہے و فترق - سہیلی عازفہ - اندازہ انکل۔

[illegible][illegible]

قائدہ مارلن جڈنسنس ہیں۔ جو ہر سٹ میں ٹمپس ہو خواہی جنس کے مقابلہ میں ہو یا غیر جنس کے مقابلہ میں جو جیسے سونچا نہ کی۔ یہ۔ ہو بہر حال جس جگہ ہو جسے نہ ذات اسٹائل پڑے ہو وہے ٹمپس کا خیر و مال۔ چونکہ وہ ٹمپس ہو اور میں ہو جگہ ہو جیسے مکمل و سوزن کے آکر یہ نیز یہ علقہ میں ممکن ہوں۔ تین سو فی میں اور ممکن نہ ہوں اور وہ باندے نہ تھو ہوں اور ان کے مقابلہ میں کوئی صحیح ہو تو ٹمپس ہوتی ہیں۔ ہم جو باغیادار اصل سامان ہوا اور مصالحانہ نہ لے کر یہ ٹمپس ہو جیسے اسباب فانی کان و انجہا کان تھنا و ان کان کاسیلا کان سلعہ۔

فولہ میں جس اصرار و اصرار میں یہ لیں جو اس میں ہیں مثلاً سونے کی بیج سونے کے پھول میں مبادیہ پانہ کی بیج چھوڑی کے پھول تہ سداوتہ میں چوری ہے جو اس میں از طریقہ کھس قہر کرنا بھی ضروری ہے کہ کونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سونے کو سونے نے پھول میں رہا ہوا تھا اور پھول میں رہا تھا۔

[illegible]

و داغ الذهب: غرہ اتر میں مختلف ہوشیار سونے کی بیج چاندی کے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ دودھ کی پیشی چائے ہے۔ ہر ایک ایک ترقی یافتہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

سفید (نا سمجھنے والوں) کے احکام

توضیح: یہ آیت انکو ملے۔ مصلحت فرج کرے۔ وہ کہے۔ عطا فرما کر اسکو فرج الہی عطا فرما دے۔

تشریح فقہاء: وفل موصیفاً ان الامام سیدنا محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے لئے ہے کہ جس نے اس کی شہادت کی ہے اس کی شہادت کے لئے ہے کہ اس نے اس کی شہادت کی ہے۔

[illegible][illegible]

۱۱۔ یہ سچ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو سچ سمجھے، اسے سچ ہی سمجھیں گے۔

اقرار کے متفرق مسائل

توضیح لفظ: اقرار: مجبوراً و سراً تو کرے جس میں مجبور نہ کہتے ہیں مسئلہ۔ چہ پاؤں کے نہ ہنکے کی جگہ طویل مندریل۔ وہ مال، انواب۔ بیع، ثواب۔ معیب۔ حب، دائرہ جاف۔ کھوئے نذر۔ مٹا یا نذر سے اسرار حاضر ہے۔

تشریح لفظ: قولہ ومن مقرر بعض اشیاء ایک شخص نے اقرار کیا کہ مجھ پر غلام کے لیے مجبور ہے تو کرے جس میں تو مجبور اور تو کرے یعنی طرف اور مقرر دونوں لازم ہوں گے اور اگر میں کہا کہ مجھ پر غلام کا جائز ہے مسئلہ میں تو صرف چاند لازم ہوگا۔ امام غزالی کے نزدیک یہ بھی دونوں لازم ہوں گے۔ اس سلسلہ میں کاہرہ ایک یہ ہے کہ جو چیز طرف ہونے کی ملاحت نہ تھی ہو اور اس کی منتقل کرنا ممکن ہو تو کسی چیز کے اقرار میں طرف اور مقرر دونوں لازم ہوتے ہیں جیسے مجبور کا اقرار تو کرے جس ملک کا اقرار اگر میں کہتا ہوں کہ اقرار اور مال میں وغیرہ اور منتقل کرنا ممکن نہ ہو جیسے مسئلہ وغیرہ۔ شیخین کے نزدیک صرف مقرر لازم ہوگا جیسے چاند وغیرہ۔ امام محمد کے نزدیک دونوں لازم ہوں گے اور اگر وہ چیز طرف ہونے کی ملاحت نہ تھی تو صرف مقرر لازم ہوگا جیسے چاند وغیرہ۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف مقرر لازم ہوگا۔

قولہ ثواب فی عشرة اشیاء ایک شخص نے اقرار کیا کہ مجھ پر غلام کا ایک کپڑا ہے اس کپڑوں میں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف ایک کپڑا لازم ہوگا۔ امام صاحب کا بھی یہی قول ہے (کافی) اسی پر فتویٰ ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ گیارہ کپڑے لازم ہوں گے کیونکہ بعض سمرقندین اور شمس بہا کپڑے کی گیارہ کپڑوں میں لپٹے ہوتے ہیں تو تنہا کی کو عرف پر محمول کرنا ممکن ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ کافی اشیاء اور درمیان کے لیے بھی مقبول ہوتا ہے۔ قتال نعمانی "الاصول" فی عبادی اہل بیت میں ایک مسئلہ کہ میں شک پیدا ہو گیا کہ ایک ایک ہی لازم ہوگا۔

قولہ خمس فی عشرة اشیاء کسی نے اقرار کیا کہ مجھ پر غلام کے پانچ ہیں پانچ میں تو صرف پانچ ہی لازم ہوں گے اور مقرر حساب کی اہلیت کر کے کیونکہ مقرر سے صرف اجزاء میں زیادتی ہوتی ہے نہ کہ اصل مال میں۔ پس فقہ کی قسم کا مطلب یہ ہوا کہ پانچوں میں سے ہر ایک کے پانچ جزء ہیں تو پانچ درمیان کے پانچوں اجزاء ہوں گے نہ یہ کہ پانچ درمیان کے پانچوں اجزاء ہوں گے۔ ضمن میں زیادہ کے نزدیک پانچوں لازم ہوں گے۔ (کافی) امام صاحب اور امام مازفر کے نزدیک وہی لازم ہوں گے نہ کہ ہر ایک کی گیارہ لازم ہوں گے نہ کہ ہر ایک کی گیارہ لازم ہوں گے۔

قولہ من خواص الی عشرة اشیاء مقرر نے کہا کہ مجھ پر ایک درمیان میں تک ہے تو امام صاحب کے نزدیک تو لازم ہوں گے اور امام غزالی کے نزدیک وہی لازم ہوں گے اور امام صاحب کے لیے یہ کہ ایک درمیان میں تو ضروری ہے کیونکہ ضروری کے لیے عدم شے سے نہیں ہو سکتی۔ امام مازفر کے نزدیک آٹھ لازم ہوں گے اور یہ فرماتے ہیں کہ بعض عاتقین مطابق اصل ہوتی ہیں اور بعض داخل نہیں ہوتی جس ملک و دفع ہو گیا لہذا دونوں حد میں عدم دونوں داخل نہ ہوگی۔ امام صاحب پر فرماتے ہیں کہ اصل تو یہی ہے کہ وہ دو درمیان میں داخل نہیں ہوتی کیونکہ ان میں مطابقت ہوتی ہے لیکن یہاں پہلی حد میں امتداد کو اس لیے داخل مانا جائے گا کہ مقرر کا مقرر ہوا حد یعنی دوسرے اور تیسرے کا جو اصل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

قولہ لانی ذکر عبداً اشیاء نے اقرار کیا کہ مجھ پر غلام کے برابر درمیان میں اس غلام کی قیمت کے جس پر میں نے بخود قسم لیا تھا۔ تو اگر مقرر نے غلام کو بھیج دیا تو مقرر سے کہا جائے گا کہ تو غلام اس کے حوالے کر کے اپنے چارہ درمیان میں لے لے اور اگر مقرر نے غلام کو نہیں بھیجا تو امام صاحب مقرر نے زیادہ کے نزدیک مقرر پر برابر امام لازم ہوں گے اور امام مقرر سے کہیں نہ ہوگی۔ مصلحت کے لیے مصلحت کیونکہ یہ اقرار سے

محدث کرے، ہو چکتی ہے۔

قولہ وان مضطرباً زمین محدث جانے یا درخت لگانے کے لیے کرانے پر لہذا درست ہے اس وقت اور وہ تمام ہونے کے بعد مستاجر بنی عمارت توڑ کر اور درخت لگانے کا کارخانہ زمین مالک کے ہوائے کرے گا اور اگر مالک کوئی ہوئی عمارت ہو آفرے ہوئے درختوں کی قیمت دیکھ کر پرانی ہو تو یہ بھی اس کو ملے گی کسی قیمت دینے کے بعد وہ عمارت اور درختوں کا مالک اس کے لگانے کا کارخانہ مالک کی عمارت اور درختوں کو اپنی زمین پر رہنے دے دیے بھی جائز ہے اگر صورت میں زمین مالک کی رہے گی وہ عمارت اور درخت مستاجر کے رہیں گے۔

قولہ وان مضطرباً غرض اس کی کہ جو خرید کر لیا اور اس پر جو وہ لہذا کے گاہاں کی نوع اور صفہ بریان کرانی مثلاً یہ کہ دو سو تیرہوں سے گارہ تیرہوں کی اور کوئی چیز مثلاً درخت جو اس کا ہے یا جو چیزیں اس سے لگی ہو چکے ہوں وغیرہ لیکن جو تیرہوں سے زیادہ مثلاً وہ وہ درختیں لگائیں گے جیسے ان کے وغیرہ۔ یہ کہ خرید کر اس سے اضافی نہیں ہے۔

قولہ وان کسح ان اقامت کے یہ کام سمجھنے کیلئے سے ہوا کی ہلاک ہوئی تو وہ صاحب کے نزدیک اس کی قیمت کا ہوا ان کے کا۔ صاحبین ہر ایک میں نے زیادہ کیا ان اس وقت ہو گا جب جس نے اور مستاجر صرف کے خلاف ہو چکی اس پر ہے۔ اور حکام کی اس طرف ام صاحب اور جبراً مقبول ہے (نویۃ المولود)

والاجیر علیٰ ہرثین اجیر مشترک واجیر حرثی فلیشترک من لا یشتعلی الاخری حتی یغنی عنہ من کل شئ من غیر شترک اور اسے ہرثین اور شترک ۱۰ ہے ہر ایک کا کسب نہیں ہو چکا تک کہ تمام

کا شترک والفقیر والضعیف امانۃ فی یدہ فی ملک نہ یضیع شیئاً جنداً من حیثۃ رجسۃ للہ کرانے سے غیر اجیر ہوئی اس کے پاس مایاں ات ۱۱ ہے اگر مالک ہو جائے تو مایاں نہ ہوگا امام صاحب کے نزدیک

وقلا یحفظہما اللہ یضیعہ وما تلفت منہما یضیعہ کسخری الثوب من ذلک وزکو الخشب ولفظہما اشعلی مایاں سے یہاں مایاں ہو کر اس کے گلے سے کھنڈ ہو جائے جیسے کھنڈ تو ہمارا ذیبا اور کسب مایاں ہی کا قولہ جا

الذی یشتعلی المکوی الحاصل و غرق اشعلتہ من مہما مضطرب الا ان لا یضیع بہ شیئ اذ لم یضیع غرق اس سے کرانے دیکھو اور جو رویت ہے کہ ان کا مالک کے کھنڈ سے کہ پانچ مہموں سے مخرابی کا مایاں نہ ہوگا کہ جو فرق ہوگا

فی الشیئۃ اوسط من الذاتیۃ لم یضیعہ واداً لصد الفضاۃ اویزاع المزاع ولم یضاعر الفواضع کئی مایاں سے یا کر گیا ہو اس سے تو اس کا مایاں نہ ہوگا جب بعد نے لکھوں و وای لگانے والے نے دار لگا دیں یا مایاں

النفاد فلا یضاعر علیہما لیس عصب من ذلک وان تجاوزۃ ضمن والاجیر لخاص ہو الذی یشتعلی کہ سے تو اس کا مایاں نہیں ان کا جو اس سے مایاں نہ ہو اس سے لکھ گیا تو خاص ہوگا اگر مایاں وہ ہے اگر اس کا مایاں

اجازۃ یستلیم لیس ہی الذلۃ وان لم یعمل کسب استلیم زحلاً شہراً للحنۃ اویزاعی العام ولا ہے اگر کو مایاں کرانے سے مایاں کو مایاں کام نہ لیا نہ ہو مایاں پر لیا کی کو یہ مایاں کے مایاں کو مایاں نہ لکھ کے

صدا علی الاجیر الحاصل لیسنا تلف فی یدہ ولا یضیع تلف من عصبہ الا ان یضیع فیضیع و مایاں نہیں ہو اگر مایاں نہ لکھ مایاں اور کے مایاں نہ لکھ مایاں کے گلے سے کرانے کرانے کرانے کرانے کرانے کرانے

اجازۃ نفسہا انشراط کسب فیضیع ومن استلیم عند الفضاۃ فلیس لہ ان یستلیم وہ وہ مایاں کرانے میں مایاں ہے وہ مایاں کرانے میں مایاں ہے وہ مایاں کرانے میں مایاں ہے وہ مایاں کرانے میں مایاں ہے

اِنْ اَنْ يَشْعُرَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَيُحْفَظْ وَمِنْ اَسْتَاخِرَ خَمَلًا لِيَعْمَلَ عَلَيْهِ فَيُخَمَلًا وَيُزَاكِنَن اِلٰى ذٰلِكَ جاز
 اے کہ اگر نہ کرے اس کی حد میں جس نے اسے اپنے پر لیا اذیت تاکہ اس پر کھوے دیکھ کر وہ آدمی سہار کرے کہ تکلیف تو جائز ہے
 وَلَا اَلْمُخَمَلُ اَلْمُتَعَذِّرُ اِنْ شَهِدَ اَلْجَمَاعُ اَلْمُخَمَلُ فَهُوَ مُتَعَذِّرٌ اِنْ اَسْتَاخِرَ بَعِيْرًا فَيُحْمَلُ عَلَيْهِ فَيَقْدُوْا
 اور وہ متعذر کھوے دیکھ سکا ہے اگر جماعت (۹) کھوے دیکھ لے تو اسے ایسا ہے اگر اذیت پر لیا اذیت تو اس کی تکلیف متعذر اعلیٰ ہے
 مِنْ الْمَرَادِ فَالْكَافِلُ مَتَّ لِي الطَّرِيْقَ جَاازَةً اِنْ يَبْرُؤَ جَوْضَ مَا اَكَلَ
 کے لئے ہر گھوڑے کو دیکھ لیا اور اس میں تو جائز ہے اس کے لئے کہ اگر اسے کھوے دیکھ لے جتنا کھلا ہے

اجیر مشترک واجیر خاص کا بیان

توضیح الفقہ: اجیر عام اور اجیر خاص۔ اگرچہ فقہاء و علمائے دینی متفق ہیں کہ اگرچہ اجیر عام اور اجیر خاص۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی خدمت میں اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔

تشریح الفقہ: فقہاء و علمائے دینی متفق ہیں کہ اگرچہ اجیر عام اور اجیر خاص۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔

فقہاء و علمائے دینی متفق ہیں کہ اگرچہ اجیر عام اور اجیر خاص۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔

فقہاء و علمائے دینی متفق ہیں کہ اگرچہ اجیر عام اور اجیر خاص۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔

فقہاء و علمائے دینی متفق ہیں کہ اگرچہ اجیر عام اور اجیر خاص۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر عام وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اجیر خاص وہ ہے جس کا مالک اس کی ہر ضرورت کے لئے اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔

مولہ والا حوالہ تفصیلاً اس طرح دیکھو کہ مورخین کے ہے اس لیے جن قریلوں سے بیخ اسدہ ہائی ہے ان سے عبادہ کی اسدہ جائے کا بیسے شرف کا اگر کر مکان شہید ہو جائے یا ہن بھی کا پای بند ہو جائے تب ہن اجمرت لازم ہوگی وہی طرح فنی، جند یا جرت یا مدت یا میل کا قبول ہو کر غیرہ۔

لوہ و من استاجر عہدۂ دروغ جس نظام کو خدمت کے لیے نوکر رکھا ہو اس کو ستر میں نہیں لے جا سکتا کیونکہ حضر کے لٹاؤ سے ستر میں شقت زیادہ ہوتی ہے جس مطلق عقد اس کو شال نہ ہو جائے مگر عقد میں یہ شرط ضرور ہوتی اور بات ہے۔

لوہ و من استاجر جعلاً لاغ کسی نے کھانکے یا عیادت کو والدے اور والدہ کی سلامی ہونے کے لیے اہریت پر لیا تو یہ تہانہ چاٹو نہیں۔

امام شافعی اسی کے مخالف ہیں کیونکہ قول و عرض نفس و دولت برا عقیدہ سے منظور نہیں قبول ہے مگر احتساب صحیح ہے کہ اگر یہ جہالت عمل متعارف ہو تو اس کرنے سے باز ہو سکتی ہے۔

[illegible]

استحقاق اجرت کا بیان

تقریباً فقہ: قولہ والاسیوفہ الخ جاری ہے یہاں نفس عقد کے ذریعہ اجرت کا استحقاق نہیں ملتا (امام شافعی کے یہاں ہو جاتا ہے) کیونکہ اگر عقد وجود و منفعت کی وجہ سے ہوتا ہے اور اجارہ دہ برکت عقد مناعت موجود نہیں ہوتی بلکہ اجرت کا استحقاق چند اسہولتوں سے نہیں آتا ہے ہوتا ہے۔ اجرت پیشگی لینے کی شرط ہے۔ ۱۔ مستاجر انفرادی اجرت پیشگی دے دے کیونکہ نفس عقد سے ثبوت ملک کا انتفاع تحقق مبادیات کے لیے تھا اور جب اس نے پیشگی دے دینا یا پیشگی دینے کی شرط منکوحہ کرنی تو مساوات حواس کا حق تھا جس کو اس نے غور و فکر میں کر لیا۔ ۲۔ اس جہاں، منکوحہ ملک یعنی مستاجر کا ہی منفعت حاصل کر لینا کیونکہ اگر وہ عقد صلوات ہے تو وہاں دونوں میں مساوات تحقق ہو چکی تو اجرت واجب ہو جائے گی۔

قولہ ومن استاجر داراً الخ اگر فقہ اجارہ میں نہیں لیتا تاہم قید ہوتے ہوئے مستاجر ہر روز مکان کے گریہ کا اور اوقات والا ہر طرح پر طلب اجرت کا حق دار ہے کیونکہ ہر روز کی رہائش اور ہر روز کی مسافت سے گزرنے والے تصور سے عورت ہر رات اجی منفعت حاصل کر چکا لیکن دعویٰ کیلئے اس کے ذہنی کی جتنی توجہ پر منحصر ہوگی اور باہر کی دیکھ سے سالوں یا ہفتوں میں نکال چکے غشت سے ذرا نہیں نکلی کر چکے کے بعد ہی غلطی کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا عمل صرف ان اسور کے بعد ہی پورا ہوتا ہے۔ مسافروں نے نزدیک غشت سارے کے لیے یہ رہتا ہے کہ چٹا کا، بھی مندرجہ ہے۔ امام صاحب کے نزدیک یہ صحیح ہے۔

وَالْمَقَامُ الْبَغِيضُ إِنْ عَجَلَتْ هَذِهِ الثُّلُوبُ لِأَيِّهَا فَيُجْزَاهُم وَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ جُزَاهُمْ
 کن سے دوزی سے کہا کہ اگر یہ کچھ ذریعہ طرز پر سے تو ایک دن میں ہو گا اور دوسری طرز پر سے تو دوسرے دن میں ہو گا
 جَلَّوَانِ الْأَمْلَيْنِ عَمِلَ الْمُتَعَمِّلُ الْأَجْرَ فَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ وَإِنْ عَجَلَتْ
 تر یہ ہر دو اب جتنا کام کرے گا اسی کی اجرت کا حق ہو گا اگر کہ اگر آج سے تو ایک دن میں ہو گا اور کہ سے
 عَذَا فَيُجْزَاهُمْ فَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ وَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ
 تر نصف دن میں ہو گا ہاں اگر آج ہی تو ایک دن میں ہو گا اور کہ سے اجرت عمل سے ہی
 عَذَابِي حَبِيبَةُ وَلَا يُعْجَلُ بِهِ بَصْفُ جُزَاهُمْ وَإِنْ أَوْفَوْسُفَ وَفَعْلُهُ رُجُوعُهُمَا اللَّهُ
 امام صاحب کے نزدیک یہ صحیح ہے کہ جس کی لفظ سے مسافروں نے آج سے

وَالْمَقَامُ الْبَغِيضُ وَإِنْ عَجَلَتْ هَذِهِ الثُّلُوبُ لِأَيِّهَا فَيُجْزَاهُمْ وَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ جُزَاهُمْ
 کہ یہاں فرض ہے جہاں سے اجرت کا کام کرے گا اسی کی اجرت کا حق ہو گا اگر کہ یہاں سے مسافروں میں
 عَذَا فَيُجْزَاهُمْ فِي الشَّهْرِ وَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ جَلَّوَانِ الْأَجْرَ فَإِنْ عَجَلَتْ
 عَذَا فَيُجْزَاهُمْ فَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ جَلَّوَانِ الْأَجْرَ فَإِنْ عَجَلَتْ رُؤُوسُهُمْ فَيُجْزَاهُمْ
 استحقاق النفس فيه عند أبي حنيفة رحمه الله ولا رجوعها الله إلا حارة فائدة
 اسی کی اجرت کا حق ہے امام صاحب کے نزدیک مسافروں میں کہ یہ ہر دو لازم ہے۔

کام جرت ہے کیا ہے اور اس کا فائدہ اس امرت جس کو واجب ہوئی ہے اور جس کی بولی سے جس کے رحم سے کیسے جرت کی جرت ہے
 التمسوا جوارا لدار غفلیته لاجزوة ومن ثم ینسکھها فان عصفها غاصت من تده سقطت الاجزوة
 اگر کوئی مسافر نے مکان سے دور کسی کو مراد واجب ہے تو اس میں سے ہے کہ اسے غصب کر یا مکان کی غاصب نے اس سے تو اسے اسے جرت کرنا

وَأَنْ تَجِدْنَاهَا عَيْنًا يَصُورُ بِالسَّكِينِ فَلَهُ انْفِصَاحٌ

اور ذکر الہی ایسا محبوب ہے کہ جو ان کی کئی کئی صدیوں کے لیے شعلہ الہی کو زندہ رکھتا رہا ہے۔

وہ صورتیں جن میں اجیزا جرت لینے کے لیے عین شئی کو روک سکتا ہے

توضیح: صانع - کارگر پیشرو - محسوس - صبا و روگنا حامل - بار و روانہ طبع - مفعول انشائی پان۔

تشریح لفظ: قولہ و مکمل صانع الخ جس اجیر کے کام کا اثر شن مشی میں ظاہر ہو جیسے بھگوانی وغیرہ ایسا ایجنی اپنی مددوری وصول کرنے کے لئے کسی شے کو رک سکے یا نہ سکے متعلقہ و صاف ہے جو پہلے سے اس خاصہ ہے جو اجیر اختیار ہے بدل کے لئے یہ کہنے کا حق دار ہوتا۔ اب اگر وہ اپنے کے بعد وہ مشی پاک ہو جائے تو کامیاب صاحب کے لئے ایک مردہ، پر ہتھوں نہ ہوگا کیونکہ اس کی طرف سے کوئی تعدی نہیں پائی گئی تو جیسے وہ اپنے پہلے مالک سے کسی ایسے ہی باقی رہی لیکن بھگوانی کا اثر نہ ملے اس لئے کہ بھگوانی نہیں لگ سکتا۔ صاحب کے لئے وہ ایک چونکہ شے نہ کہتے۔ پہلے مسنون قیود نہ کہنے کے بعد بھی مسنون ہوگی۔ البتہ مالک کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہے شے کی اس قیمت کا اتنا ادا کرے جتنے اس نے پہلے ہی مالک سے خرید لیا۔ اور چاہے اس قیمت کا اتنا ان کے لئے جو مالک نے جو مال کے بعد ہے اور مددوری دے اور جس اجیر کے کام کا اثر میں مشی میں ظاہر نہ ہو جیسے مالک یا نفع دار وغیرہ۔ ایسے اجیر کے لئے وہ کہنے کا حق نہیں کیونکہ یہیں متعلقہ نہیں ملے ہے جو ممکن شے کے لئے نہ تھا۔ قیود نہیں اور کسی کو وہ کامیاب نہیں متصور ہے۔ مالک صرف کے لئے وہ ایک اور صورتوں میں اجیر کے لئے نہ کہنے کا حق نہیں۔

قولہ و اذا اختلف العباد اختلف الحق مالک و دیگر میں اختلاف ہوا۔ مالک نے ہجرت کیا کہ میں نے قبول کیے لے لیا حقانے تمہیں کی دیا مگر ہجرت سے کیا کہ میں نے زور و دھمک کے لیے کہا حقانے سرخ رنگ دیا۔ ابھی کہتا ہے کہ جیسا تو نے کہا حقانے دیا یا تو کیا ہے تو مالک کا قول مستحکم ہو گا کہ غلطی کر لی کی اجازت ہے۔ مالک کی جانب سے حاصل ہوتی ہے اور مالک اس کی کیفیت سے زیادہ واقف ہے۔ اسی طرح مالک نے کہا حقانے یہ کام مجھے مفت کر دیا ہے۔ ہجرت کہتا ہے کہ اجرت پر کیا ہے تو امام صاحب کے نزدیک مالک کا قول مستحکم ہو گا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر اس کا رنگ پیش نہ دیا ہے تو اجرت واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ امام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کسی پیش کردگان کو کھلے ہوئے ہے اور اجرت پر کام کرنے میں مشغور ہے تو اس کا قول مستحکم ہو گا ورنہ مالک کا جملہ اثنائی اصول للنسائی کی قول امام دارقطنی امام صاحب کے قول پر ہے اور دینی تہذیب تنویر و دیگر امام محمد کے قول پر۔

فولہ والو واجب علی الاجماع الفاسدۃ اربع اجار و طامہ میں اجرت مثل واجب ہوتی ہے لیکن کسی میں زیادہ نہیں دی جائے گی۔ امام فخر اور امام شافعی کے یہاں اجرت مثل دی جائے گی تو کسی سے زیادہ ہو یہ بعض اوقات کو بیع فاسد پر قیاس کرتے ہیں کہ اس میں حاجی کی قیمت واجب ہوتی ہے خواہ کتنی ہی ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ مصلحت فی خسر منکوم نہیں ہے۔ فقہی وجہ سے منکوم ہونے میں اور عتہ میں خود شہ قدین نے ائمہ کی پر اتفاق کر کے زیادتی کو مستحکم کر دیا اس لیے نرا کو حقہ رسا قتل اہل شمار ہو گئی۔

عمر حنیف خٹرو، گلگت

وإذا عرفت هذا، وانقطع شرط الظنفة وانقطع الماء عن الرضی انفسحت الاجارة و
 جب اگر زمین پر چلے نہ آئے یا کسی نے زمین کو اپنی سے جو چاہے تو اجارہ کیا ہو چاہے کہ
 اذا عرفت انفسحت الاجارة وقد عقد الاجارة انفسحت الاجارة وان
 مر جب شرطین میں سے کوئی سر کیا ہو جائے تو اجارہ منقطع ہوتا ہے تو تو اجارہ منقطع ہو چاہے کہ
 مکان عقد حاضرہ لہ تنفیخ وینصیح شرط الخیر من الاجارة کما فی البیع و تنفیخ
 ہی وہ جسے کوئی مقرر کرے جو کہ کسی سے اجارہ میں خریدا گیا ہو جسے حق میں کسی سے خریدا گیا ہو
 الاجارة بالاعتبار من المتعذر کما فی الشیخ لیفعلہ فذهب مثله وکس الاجارة
 ہے اجارہ اجراء سے جسے کسی سے دیا ہو لیکن یہ شرطین تیار نہ ہونے پر اس کا منقطع ہونا کسی سے دیا ہو یا
 انفسحت انفسحت فلو ان لا یفعل علی انفسحت انفسحت فلو ان لا یفعل علی انفسحت انفسحت
 وہی انکان ہو مطلق ہو سکا اور اس کے دوسرے شرط نہ تھا جس کو وہاں میں رہتا ہو یا کسی سے دیا ہو یا کسی سے خریدا گیا ہو
 العقد وابعها فی الذین ومن استجروا لیسال علیہا ثم بدلت من الشجر لہو
 سے ہو گیا ہے اس کو فرض میں کسی نے محضہ دیا ہو یا کسی سے خریدا ہو یا کسی سے خریدا ہو یا کسی سے
 فلو ان بدلت الشجر من الشجر فیس فذلك فذلك
 بھی دیکھئے اور اگر وہاں سے بدل دیا جائے تو اس کا منقطع ہونا

انفساخ اجارہ کا بیان

توضیح لفظیہ: حریت المرد۔ دوران ہو گیا شرب۔ ہائی کا حق نصیب۔ زمین دہی۔ بین چکی اندازہ جمع نہ راضی۔ وازادہ دہی یعنی دے جانے کی
 نکاری۔ جانوروں کو کرایہ پر دینے والا۔

تشریح لفظیہ: قولہ و اذا عرفت هذا انفساخ اجارہ کا بیان ہے۔ عقد اجارہ چاروں طرف سے منع ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا عیب پیدا
 ہو جائے جس سے شفقت فوت ہو جائے تو اس کا منقطع ہونا ہے جسے عقد سے پہلے منع فوت ہو جائے تو وہ منقطع ہو جائے جسے عیب پیدا ہو جائے تو وہ منقطع ہو جائے
 یا زمین زراعت کے پانی کا بند ہو جائے وغیرہ لیکن اگر مستاجر نے عیب سے پہلے عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے اگر مستاجر نے عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے
 ان کو دیا تو اب مستاجر کو منقطع اجارہ کا حق نہ ہوگا مگر عیب پیدا ہوئے کے لیے مستاجر کا مستاجر ہو کر ضروری ہے کہ اگر کسی نے عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے
 اگر عیب پیدا ہوئی۔

قولہ و اذا عرفت هذا انفساخ اجارہ کا بیان ہے۔ عقد اجارہ چاروں طرف سے منع ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا عیب پیدا
 کے بعد کسی عیب کے دوسری ہو گئی کہ اب اگر مستاجر جس سے عقد صل کر دے تو حکم غیر سے مختلف ہوتا ہے اور اگر مستاجر عیب سے تو
 اس لیے منع ہو گا کہ اس صورت میں حکم غیر سے جرت لیکن اگر مستاجر نے عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے اگر مستاجر نے عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے
 منقطع کے لیے یا کسی سے عیب کے لیے کیا تھا یا عائد مستحق وقت تھا تو اس عقد عین منقطع سے عیب پیدا ہو گیا تو اس صورت میں حکم غیر
 سے مختلف ہو گا اگر عیب پیدا کر دیا تو اس کا منقطع ہونا ہے۔

فولہ وبعصہ بشرط العہد الخ سہ اگر مؤجر یا مستاجر کے لیے خیاء شرط (یا طیارہ دینا) لکھ دیا ہے بھی صحیح ہے اور اس کی وجہ سے اس پر رخصت کر سکتے ہیں۔ اہم شرائط کے یہاں عقد اجارہ میں خیاء شرط کا ہونا نیز بن و سہمی بنی کا اجارہ وہ مستحق نہیں کہتے ہیں کہ اجارہ ایک عقد معلوف ہے جس کے لیے مجلس میں قبضہ کا ہونا ضروری نہیں تو فی حق ہی طرح اس میں خیاء شرط صحیح ہوگا۔ ہوا الصحيح كذا في البعع المضمرة۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "بوفض بن دہیمہ بنی خریج سے تو دیکھنے کے بعد اس کو اختیار ہے" اور اجارہ خریج منافع کا نام ہے تو اس میں بھی خیر و ریت ۲۰ بت ہوگی۔

فولہ بالاعلان الخ سہ۔ عقد کا اس طرح عاقد ہونا کہ اگر اجارہ کو باقی رکھتے تو اس کا اپنا نقصان لازم آئے جو اس پر عقد اجارہ سے لازم نہیں تھا مثلاً ایک شخص نے وقت آنکھڑے کے لیے کسی کو اجرت پر لیا اور ذات آنکھڑے سے پہلے درجہ اجارہ یا تو اجارہ خیر ہو جائے گا کیونکہ اجارہ باقی رکھنے کی صورت میں صحیح سالم و انت کا گناہ لازم آئے گا جو مستاجر پر عقد اجارہ کی وجہ سے لازم نہیں تھا۔ اسی طرح کسی نے دوکان تجارت کے لیے کرایہ پر لی پھر اس کا مال ضائع ہو گیا یا کسی نے مکان یا درکن کرایہ پر دی پھر وہ مفقود ہو گیا اور اس کے پاس ادائیگی قرض کے لیے اس مکان یا دوکان کے ساتھ کوئی مال نہیں ہے۔ یا کسی نے سفر کے لیے کرایہ پر جانور لیا پھر اس کو مانع سفر ضرورت پیش آگئی (البتہ کرایہ پر دینے والے کے حق میں اس کا اعتبار نہیں ہے) ان سب صورتوں میں اجارہ صحیح ہو جائے گا۔ نام شافعی کے یہاں اضرار سے اجارہ صحیح نہیں ہوتا کیونکہ ان کے نزدیک منافع مشمل ایمان ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ منافع غیر مقروض ہیں اور منافع ہی مقروض نہیں ہے تو باب اجارہ میں خود لایا ہو گیا جیسے محل میں قبضہ سے پہلے حبس ہو۔

فولہ فبعض الفقہاء الخ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نقض عقد کے لیے قضاء قاضی کی ضرورت ہے۔ ذیادات میں بھی یہی مذکور ہے لیکن جامع صغیر میں ہے کہ "کلی ما ذکرنا منہ عنہ لا لا حلف وہ نہ نقض" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قضاء قاضی کی احتیاج نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد حنیف غفرلہ نگار۔

ع۔ جب المرجع ۱۳۸۶ھ

الحمد لله الذي جعل المنووي جليل اول ترجمہ و شرح اردو فقہ دینی مکمل ہوئی

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّمْهُ فِي الدِّينِ (متفق عليه)
 اگر چاہے اللہ تعالیٰ کسی کو خیر عطا فرمائے تو اس کو فقیر فی الدین کر دیتا ہے تواریخ میں

الصُّبْحُ النُّوْرِي

شرح اردو

مختصر القُدْرِي

مُصَنَّفُهُ

حضرت مولانا محمد صیف صاحب گنگوڑی فاضل دیوبند
 جلد ————— دوم

دارالاشاعت

اردو بازار، ایف بی جی روڈ، کراچی ۱

پاکستان میں جماعت حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی مخلوط ہیں

پناہ نام : ظیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
 طاعت : شبر ۲۰۰۲ء کلکلی پریس کراچی۔
 صفحات : صفحات ۲۰۰ جلد

﴿.....لئے کے ہے.....﴾

دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی

دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی
 دارالاشاعت کراچی

کتاب النور	421	منع کے باقی حکم	457	ان لوگوں کو چاہیے جن سے قصاص ملے
کتاب النور	422	کتاب النور	458	چاہئے یا نہیں کہ چاہئے
کتاب النور	423	نکاح و طلاق کا بیان	471	مسئلہ نکاح و طلاق کا بیان
کتاب النور	425	کتاب النور	474	کتاب النور
کتاب النور	427	کتاب النور	476	کتاب النور
کتاب النور	428	کتاب النور	475	کتاب النور
کتاب النور	429	کتاب النور	478	کتاب النور
کتاب النور	431	کتاب النور	480	کتاب النور
کتاب النور	433	کتاب النور	485	کتاب النور
کتاب النور	435	کتاب النور	481	کتاب النور
کتاب النور	436	کتاب النور	482	کتاب النور
کتاب النور	435	کتاب النور	484	کتاب النور
کتاب النور	441	کتاب النور	485	کتاب النور
کتاب النور	442	کتاب النور	487	کتاب النور
کتاب النور	442	کتاب النور	488	کتاب النور
کتاب النور	445	کتاب النور	489	کتاب النور
کتاب النور	446	کتاب النور	491	کتاب النور
کتاب النور	447	کتاب النور	493	کتاب النور
کتاب النور	449	کتاب النور	495	کتاب النور
کتاب النور	451	کتاب النور	496	کتاب النور
کتاب النور	452	کتاب النور	496	کتاب النور
کتاب النور	453	کتاب النور	497	کتاب النور
کتاب النور	455	کتاب النور	499	کتاب النور
کتاب النور	458	کتاب النور	502	کتاب النور
کتاب النور	459	کتاب النور	503	کتاب النور
کتاب النور	462	کتاب النور	506	کتاب النور
کتاب النور	463	کتاب النور	506	کتاب النور
کتاب النور	466	کتاب النور	509	کتاب النور

632	پانیوں کے احکام	588	دعویٰ نسب کا بیان	546	دعویٰ کے احکام
632	کتاب المحرر والمأبى	587	کتاب المصاحبات	547	کتاب الاثریہ
635	مرد و عورت کو دیکھنے اور بھولنے کا بیان	588	گواہوں کی ضروری تعداد کا بیان	548	مہر و شہادات کا بیان
637	انکار (ظلم کرنے) کا بیان	591	گواہان قبول و غیر قبول کا بیان	550	کتاب فقہیہ والذباح
637	کتاب الوصایا	593	انقلاب و انقلاب شہادت کا بیان	553	کسی کا ذبیحہ حلال ہے اور کسی کا حرام
645	کتاب فقر و غنی	594	گواہی پر گواہی دینے کا بیان	554	ذبح اور اس کا طریقہ
648	کتاب المعصبات	595	باب الرجوع عن المصداق	556	یا کوئل و غیر یا کوئل جانوروں کا بیان
649	کتاب النکح	598	کتاب دابہ و غنم	557	کتاب الفاسخ
650	کتاب الفروع	601	تعلیل و نہی کے احکام	558	کتاب المیمان
651	کتاب ذی الارحام	603	ایکے کا حق کی جانب سے دوسرے	562	کفار، یحیٰں اور اسی کے مسائل
653	کتاب حساب و قرائن	603	قاضی کی منزل و تکلیف کا بیان	562	داخل ہونے پر پینے کی بات کرنے پر قسم
		604	عقلم (بیخ) دینے کا بیان	564	تھامنے کا بیان
		605	کتاب الغنم	565	اشیائے خورد و نوش پر قسم کھانے کا بیان
			جن سودوں میں تقسیم ہوتی ہے اور جن	569	وقت اور نہی پر قسم کھانے کا بیان
		606	میں نہیں ہوتی ان کا بیان	571	کتاب المدعوی
		609	طریق تقسیم کیفیت قسمت کا بیان	572	دعویٰ کے تحصیل احکام
		610	دو منزل مکانوں کی تقسیم کا بیان		و دعویٰ میں دہی علیہ سے قسم نہیں لی
		611	کتاب الفروع	573	جان
		612	احکام اگر کوئی تحصیل		ایک چیز پر دھنوس کے دعویٰ کرنے کا
		614	کتاب المیسر	574	جان
		617	کفار سے صلح کرنے کا بیان	579	ذبیحہ و عداوت کا بیان
		619	شرعیہ کو اس دینے کا بیان	580	قسم اور اس کا طریقہ
		620	غلیہ کفار کا بیان	582	آپس میں قسم کھانے کا بیان
		621	قیمت کے باقی احکام		زادین میں صبر کی بابت اختلاف کا
		623	باب قیمت کی تقسیم کا بیان	583	بیان
		624	مستحق کے احکام		اجارہ و اور عقد کتابت میں اختلاف کا
		625	غریب و درمیانی زمینوں کا بیان	584	بیان
		528	ہزارہ کے احکام		گھر یا زمین میں زمین کے
		630	مرد و عورت کے احکام	585	اختلاف کا بیان

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

[illegible]

تشریح کافہ قولہ سبب الشفۃ ارفضہ روزِ نعاہ یعنی منقول ہے جو مکانِ عذابِ اشدّی ورفیاضاً "ت باخوڑا ہے امام سبزوئی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا اصل معنی نہیں البتہ فقہاء نے کہا ہے کہ "بمعنی الشفیع الدار الیٰ شیع معہا" ہی تو خط بالشفۃ تحت میں اس کے معنی بحث کرنا اور طمان ہے۔ چنانچہ شفعہ ضرور نہ کہ کہتے ہیں۔ اسی سے حفاظت ہے کہ اس کے ازیلہ ممکن فکرین کے ساتھ میں گئے۔ چونکہ شفعہ باخوڑا ہوا ہے کافہ کا کوئی ملک کے ساتھ ظاہر ہے اس لئے اس کا نام شفعہ ہے۔ اصطلاح میں شفعہ بمعنی ملک القعدہ جبراً علی الشفعہ معصا قائم علیہ" یعنی مشتری پر زبردستی کر کے اس کے پاس کے پاس کے عوض ہوا، لک ہو جاتا ہے جس کے عوض میں وہ جو مشتری کو اس کی خرید میں ہے اسے ہوا لکنا۔ تمکک بخیر فیض ہے جو کہیں وہ منافع ہر دو کے تمکک کو شامل ہے اور بقول فیض ہے جس کے ذریعہ تمکک منافع سے احتراز ہو گیا اور جبراً کی قید سے خارج ہو گئی کہ وہ منافع کے ساتھ ہوتی ہے اور مشتری کی قید کے ذریعہ ملک باخوڑا سے احتراز ہو گیا جیسے یہ باخوڑا میراث اور موقوفہ اور اس ملک سے احتراز ہو گیا چنانچہ جو مشتری غیر میں ہو جیسے ہو گا جہاں میں اس میں عدم قصد کہ اس تمام صورتوں میں شفعہ نہیں ہوتا۔

فقیرہ حق شفق متحہ و جاہلیت سے نفرت ہے (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "شفق ہر ایک شرکھ میں ہے جس کی عمر نوہ ماہ ہو مکان میں ہو یا زمین میں۔" (۲) مکان کا پرہیز مکان اور زمین کا زیادہ حقار ہے (۳) پرہیز اپنے شفق کا زیادہ حقار ہے چاہے پرہیز کے شفق سے اس کا نکال دیا جائے گا اگر چہ وہ غائب ہو جب کوئی روزوں کا مرتبہ نیسہ ہوگا۔

اقسام شفع و ترتیب شفع

اس کے لئے جو حق میں شریک ہو اگر وہ بھی مطلب نہ کرے تو اس کے ہر دہی کے لئے جو منظور مکان سے حاصل ہو مثلاً ایک مکان دوسرے کوں میں

[illegible]

شعبہ کے متفرق مسائل

تشریح الحقیقہ خواندہ ومن الشریعہ دارالافتاء مفتوعہ مکان کواہب کے عوض میں خریدی تو مفتوع اس کی قیمت دے کر لے سکتا ہے کیونکہ اسباب ذوات العظیم میں سے ہے اور اگر کسنا یا ذلی بیچ کے عوض میں خرید لیا مفتوع ان کا مثل دے کر لے سکتا ہے کیونکہ بیچ میں ذوات الامثال میں سے ہیں اور اگر زمین کو زمین کے عوض میں فروخت کیا تو مفتوع ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی قیمت سے لے سکتا ہے کیونکہ وہں کا بیع ہے اور ذوات العظیم میں سے ہے جو ہرہ میں ہے کہ یہ عظیم اس وقت سے جب وہ نقصانوں زمینوں کا مفتوع ہو اگر ایک ہی کا مفتوع ہو تو زمین کو دوسری کی قیمت دے کر لے لے۔

فراق بہت جالند و الخ شفیق سے کہا گیا کہ مکان ایک بڑا نرم فرما رہا ہے اس لئے شفیق نے شفق طلب نہیں کیا بڑا مسہم ہوا کہ اس سے تم کہا یا مٹنے میں یا نودیدہ کے عوض میں فراغت ہوا ہے جن کی قیمت ہزار روپے یا اس سے زائد ہے تو شفیق کے لئے حق شفق ہوا اور اگر یہ معلوم ہوا کہ حق انٹرفیو کے عوض میں فروخت ہوا ہے جس کی قیمت ہزار روپے ہے تو کامیاب ہو سلف کے نزدیک حق شفق نہ ہو گا مگر احتیاط کیس کی رو سے یہاں بھی حق شفق ہونا چاہیے۔ چنانچہ ہم فرما کر کہہ دیں گے کہ جس میں بھی شفق ہے۔ احتیاط ہو اور حکم بھی جس جواز تضاضل بینہما علی الصبح وچ فرقی ہے کہ پہلی صورت میں شفق طلب نہ کرنا کلمت شین یا قاعدہ جنس کی وجہ سے تھا بعد میں اس کے خلاف تہریر اور خود شفق کا حق دار ہو گا کیونکہ اختلاف جنس کی وجہ سے رطبت میں اختلاف ہوتا ہے اور دوسری صورت میں اختلاف صرف درجہ و پائے کا ہے جس کا کوئی شمار

بذیہ وکل وبعید متعلما فی نصیب صاحب شتلا خنیں

اس کی اجازت سے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے حصص میں شریک ہو سکتا ہے

تشریح لفظ قولہ کتاب الشریکۃ الخ شریکۃ کے بعض مسائل چونکہ شرکت سے متعلق تھے اس لئے یہاں شرکت کے مسائل بیان کر رہے ہیں۔ شریکۃ کی شریعت پر کتاب دست دہنوں شاہ ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لہم شرکاء فی الثمن والیٰ العبدیت کسبت شریکی فی انجالیہ فکنت عبیر شریک لا تدری ولا تعاری۔ شرکت لغت میں دو حصوں کو اس طرح کہو کہ اگر ملا ہے کہ اعتبار باقی نہ رہے۔ یہ عقد شرکت کو بھی کہتے ہیں اگرچہ اس میں غلط طور پر لان العقد سبب لہ اصطلاح شرع میں شرکت اس عقد کو کہتے ہیں جو اس مال اور صنعت دونوں میں واقع ہو جس میں شرکت صرف مختلف میں ہو تو اس کو ہمارا بہت نہیں کے اور صرف اس مال میں ہو تو اس کو ہمارا نہ۔

قولہ الشریکۃ الخ شرکت کی اقسام ہیں۔ شرکت الملوک شرکت عتد شرکت الماک یہ ہے کہ دو یا اس سے زائد آدمی دولت عریہ یا بیع عتد یا اشتیاء یا اشتیاء غیر دوسرے کی طریق سے فی صحن کے، ملک ہو جائیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں شریکین میں سے ہر ایک دوسرے کے حصص میں شریک ہو جائے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی حصہ تصرف نہیں کر سکتا شرکت عتد کا بیان آگے آ رہا ہے۔

وَالشُّرُكَةُ الثَّلَاثِيَّةُ شِرْكَةُ الْمُتَعَرِّفِ وَهِيَ هَلِي أَوْ ثَلَاثَةُ أَفْوَاجٍ مُتَعَارِفَةٍ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمُ الْمُتَعَرِّفُ
 امری ہم یعنی شرکت عتد کی ۴ قسمیں ہیں سادہ۔ حان۔ شرکت حان
 وَبَيْنَهُمُ الْإِيجُورُ فَإِنَّمَا شِرْكَةُ الْمُتَعَارِفَةِ لَهَا فَاذْ بِشَرْطِ الْمُرْتَجِلَانِ فَيَسْتَلِوَانِ بَيْنَ مَالِهِمَا
 شرکت وچہ شرکت عتد یہ ہے کہ دو آدمی یہ شرکت کر لیں جو مال
 وَتَصْرِفُهُمَا وَفِيهِمَا فَيَجُوزُ بَيْنَ الْغُرَبَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ بَيْنَ الْغُرَبَاءِ
 تصرف اور عتد میں دونوں میں بھی ہے جس سے شرکت جائز ہے ایسے دو آدمیوں میں جو آزاد مسلمان یا غلام ہوں اور جائز نہیں آزاد
 وَالْمَمْلُوكِ وَالْأَيْنِ الضَّمِّي وَالْبَيْعِ وَلَا مِمَّنْ الْمُسْلِمِ وَالْمُشْرِكِ وَتَنْطَلِقُ عَلَى التَّوَكُّفِ وَالْكَفَالَةِ وَمَا
 غلام کی یا غلام اور مسلم و کافر کے درمیان اور یہ عقد ہو جائے ہے رکات اور نکاح پر اور یہ عقد
 بِشَرْطِهِ كُلِّ وَبَعْدَ تَعْلَمَ يَكُونُ عَلَى الشَّرْطِ إِلَّا عَقْدَ أَهْلِ وَكَسْمَتِهِمْ وَمَا يَلْزَمُ كُلَّ وَاحِدٍ
 کہ ہے کہ اس سے کوئی ایک وہ ہے کہ شرکت پر سارے مال میں کے حصص ہو جائے کہ ہر فرد میں لازم ہواں میں سے کسی
 مِمَّنِ الثَّلَاثُونَ تَدَلَّى عَشًا يَبْصَحُ فِيهِ الْأَخِيرُ كَفَّ فَإِلَّا غَرَضًا لَمْ يَلْزَمِ وَثَرِثَ تَعْلَمَ مَقْصُصُ
 کو ایک جزو کے حصے میں ہیں جس میں شرکت کی ہے تو ہر اس کو ملے گا اگر اس میں سے کوئی دولت ہو گیا وہی جزو کا
 فِيهِ الشَّرْكََةُ أَوْ وَجِبَ لَمْ يُوَصَّلْ إِلَى يَدِهِ تَنْطَلِقُ الشَّرْكََةُ وَتَصَارِفُ الشَّرْكََةُ بَيْنَهُمَا وَلَا
 جس میں شرکت کی ہو اس کو یہ کر دیا کی ہو اس کے بعد میں آگے تو شرکت ملے نہ ملے بلکہ شرکت میں ہو جائے گی اور
 تَنْتَقِلُ الشَّرْكََةُ إِلَيْهِ بِمِلْكِهِمُ وَالْمُتَعَرِّفِ وَالْمُسْلِمِ وَالْمُسْلِمِ وَالْمُسْلِمِ وَلَا يَجُوزُ بَيْنَهُمَا بَيْعُ ذَلِكَ
 میں، عقد میں شرکت کر دایم و دائم اور برکت میں ہے اس کے علاوہ میں جائز نہیں

۵۰ فی ہمدیہ الیہ نہ کانتہر و شکرہ فصیح الشکرکہ بعد و فی ارد الشکرکہ مفعولہ
 پر ہمدیہ الیہ نہ کانتہر و شکرہ فصیح الشکرکہ بعد و فی ارد الشکرکہ مفعولہ
 پر ہمدیہ الیہ نہ کانتہر و شکرہ فصیح الشکرکہ بعد و فی ارد الشکرکہ مفعولہ
 پر ہمدیہ الیہ نہ کانتہر و شکرہ فصیح الشکرکہ بعد و فی ارد الشکرکہ مفعولہ

شرکت مفاد کا بیان

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

توضیح مفاد ضروری ہے مفاد۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے
 پر۔ جس کو شرک کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں۔ جو ایک شخص کے لئے

صورت نمود و میں تمام مساوات نمود۔ ہاں اگر طریق مذکور کوئی مساوات یا زمین حاصل کرے تو شرکت مفادہ باطل نہ ہوئی ہے نہ اس میں شرکت کی صحیح نسبت مساوات میں شرکاء نہ ہوگی۔

فولہ وان اولاد الشریکۃ ارض و اقامہ و دائرہ کے علاوہ مساوات اور زمین وغیرہ میں شرکت مفادہ صحیح نہیں لیکن اگر کوئی ان میں شرکت مفادہ کرے ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ شریکوں میں سے ہر ایک اپنے نصف حصہ دوسرے کے نصف حصہ کے عوض میں فروخت کرے اور اس کے بعد دونوں شریک ہر جائیداد کو ایک بار دو دفعہ عقد کے ذریعہ قسمت میں شریک ہو گئے (شرکت ملک) کہ کسی ایک کو دوسرے کے حصہ میں تصرف کرنا پڑ جائیگا۔ اس کے بعد عقد شرکت کی وجہ سے یہ شرکت ملک شرکت عقد ہوگی کہ اب ہر ایک دوسرے کے حصہ میں تصرف کر سکتا ہے۔

نحو سلف لغز تعلق

وَمَا شَرَكْتُ أَعْيَانًا فَتَقَبَّلْتُ عَلَى مَوَاطِنَ ذَوْنِ الْفِكَالَةِ وَبَصَحُ الْفَقَاحِلِ فِي أَعْيَانٍ وَبَصَحُ ان
یہ شرکت میں ہر دو مال پر سہو ہوئی ہے نہ کہ کثرت پر نہ کچھ ہے نہ کہ مال میں کسی کی بٹائی ہے۔

یُسَوُّونَ فِي أَعْيَانٍ وَفَضْلًا فِي الزَّوْجِ وَخَوَازِجُ أَنْ تَقْعُدَا كُلُّ وَاحِدٍ خِطْبَتَا بَعْضِ مَالِهِ
اس میں دونوں مال میں ہر دو سہو ہوئی ہے نہ کہ کثرت میں نہ ہر ایک اپنے بٹائی میں سے شرکت کرے۔

فَوْنٍ تَقْصِرُ وَلَا تَصْحُ إِلَّا بِنَا شَأْنًا أَنْ تَقْعُدَا بَصَحُ بِهِ وَخَوَازِجُ أَنْ تَقْشُرَا وَمِنْ جِهَةٍ
نہ کہ ہر دو سے ہر دو کا کچھ کرنا اس سے جس سے چاہے کہ کچھ کم کر مفادہ اس سے کچھ ہے اور چاہے ہے کہ ہر دو شریک ہر جائیداد ہر ایک

احدینما فَنَابِزُ وَمِنْ جِهَةٍ الْأَخَرِ فَرَجَاهُ زَعَا الشَّرَكَةِ كُلُّ وَاحِدٍ خِطْبَتَا لِلشَّرَكَةِ طَرْزِيبِ
کی طرف سے انقباض ہوں اور دوسرے کی طرف سے اقامہ ہوں اس میں سے جو کوئی شرکت کے لئے کچھ فروغ ہے کہ تو اس کا مال

بِضْمِهِ ذَوْنِ الْأَخَرِ وَتَزَجُّعُ عَلَى شَرِيكَهِ بِجَعْبَةٍ بِنَا زَادًا خَلَقَ غَالِي الشَّرَكَةِ أَنْوَاحُ
اس سے ہر دو کے دوسرے سے ہر دو کے لئے کہ ان کا ہی بیچ شریک ہے ہر ایک ہر جائیداد شرکت کا مال یا کہ ایک کا

الْمُتَلَبِّسِ لَقِيلَ أَنْ يُشْتَرَا شَيْئًا يَخْلُقُ الشَّرَكَةَ وَمِنْ الْفُتْرَى أَحَدُهُمَا بِضْمِهِ مَالًا وَفَذَلِكَ
مال کو لے کر دینے سے پہلے تو شرکت اصل ہو جائے کہ اگر ان میں سے ایک نے اپنے مال سے کوئی چیز فروغ کی اور دوسرے

مَالِ الْأَخَرِ فَلِلْشَّرَاءِ فَالْفُتْرَى بِيَتْلُهُ عَلَى مَعْتَرَفَةٍ وَتَزَجُّعُ عَلَى شَرِيكَهِ بِجَعْبَةٍ مِنْ نَسَبِ
مال کا فروغ دینے سے پہلے چاہے ہو کہ تواریکی کوئی چیز دونوں میں شرکت سے جائیداد فروغ کی اور اپنے شریک سے اس سے حصہ کے مطابق قسم

وَنُجُوزُ الشَّرَكَةِ وَإِنْ لَمْ يَخْلُقَا أَعْيَانًا وَلَا يَصْحُ الشَّرَكَةُ إِذَا اشْتَرَا لِأَحَدِهِمَا فَرَجَاهُ مُسْتَأْ
ہے نہ کہ کچھ ہے نہ کہ کثرت میں ہر دو کے مال نہ دیا ہو تو چاہے میں خود خرید کر لی ہے نہ کہ ایک کے لئے لیجی اور دوسرے کی

مَنْ الزَّوْجِ وَلَكِنْ وَاحِدٍ مِّنَ الْفَقَاحِلِ وَ شَرِيكِي أَعْيَانٍ أَنْ يَصْحُ أَعْيَانًا وَفَذَلِكَ فَتَضَرُّةُ
صحیح ہے مفادہ اس میں سے ہر شریک کے لئے چاہے کہ ہو کہ مال یا یہ ہے نہ کہ کثرت اور مفادہ اس سے ہر دو

وَيُؤْتَى مَنْ يَتَضَرَّفُ فِيهِ وَيُؤْتَى وَيُسَوُّونَ وَيُسَوُّونَ وَأَخْلَى عَلَى وَصْفِ مَالِهِ وَ
اور اس کا مال اس کے حصہ میں دیا ہو کہ اس کے مال یا یہ ہے کہ ہو کہ مال یا یہ ہے کہ کثرت اور مفادہ اس سے ہر دو

أَشْءٌ وَسَدُّ فِي أَعْيَانٍ يَدُ أَعْيَانٍ وَأَمَّا شَرَكَةُ الضَّائِعِ وَالْمُطْلَقِ وَالضَّائِعَانِ يُسَوُّونَ
اور مال میں اس سے ہر دو کا حصہ ہے نہ کہ کثرت میں ہر دو کے مال یا یہ ہے کہ ہو کہ مال یا یہ ہے کہ کثرت اور مفادہ اس سے ہر دو

عليه ان ينظروا الاغصان وينكثوا الفكتب ينهضوا فيجوز ذبك وما ينقله كل واحد منهما
 من فاكهته دون اسم ليس في ذلك الا انهم من شجر واحد فيكون ذبك من شجر واحد
 من الغصن ينقله ويلزم شريكه فان غسل احداهما دون الاخر فالفكتب بينهما ينقلان
 او ان يذراهما في شريك واحد من فاكهته او ان يذراهما في شريكين من فاكهته

شرکت عثمان کا بیان

توضیح: المغضہ عثمان میں کے سرور اور نو کے ساتھ من مکتی شجر سے ہے درجہ۔ قطع مشتری خریدی ہوئی چیز (مغضہ) (مغضہ)۔ مانا شریکی
 شریکین تمام شریکان کی وضاحت کی جو سے ساتھ ہو گیا۔ قطع (مغضہ) دوسرے کو برائے تجارت سرا یا دینا تاکہ قطع بھی لے اور اس سرا یا بھی۔
 لیکن۔ اور علامت رکھ کر۔ قطع۔ قطع شریک۔ دوزخی مہاراً۔ دگر جو اول قطع۔ کام۔ کتب۔ کمالی۔

تشریح: فقہ قولہ واما شریکۃ العن ان شریکۃ شجر کی دوسری شریکۃ عثمان سے جو صرف متضمن واکت ہوئی ہے نہ کہ متضمن کفالت
 اس میں دونوں شریکین کا مال ہونا قطع ہونا ہو یا ان دونوں کی قدرت کر ہی یا صرف ایک۔ ہر صورت میں قطع کی قطع کی ایک کے لئے قرار
 دے دیا گیا تو قطع نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں شریکۃ عثمانی نہیں رہتی۔ ہر صنف یا قرض ہو جائے۔ ہر مال ہر قطع مال سے۔ لہذا ہر قرض اور صاحب
 مال کے لئے ہوتا ضمانت امام شافعی اور امام احمد تو شریکۃ میں سے صرف اس شریکۃ عثمان کے لئے ہوئے کے تو ہیں۔

قولہ ووضح ان یساوی ان شریکۃ عثمان میں ماس دونوں شریکین کا ہونا ہونا قطع میں کی قطع۔ ہر ہر سے ذرا ایک قطع ہے۔ ہر ہر ذرا اور
 اور شریکی قرار دے دیا گیا تو قطع نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں شریکۃ عثمانی نہیں رہتی۔ ہر صنف یا قرض ہو جائے۔ ہر مال ہر قطع مال سے۔ لہذا ہر قرض اور صاحب
 مال کے لئے ہوتا ضمانت امام شافعی اور امام احمد تو شریکۃ میں سے صرف اس شریکۃ عثمان کے لئے ہوئے کے تو ہیں۔

قولہ بعض مالہ ان شریکین میں سے ہر ایک کے بعض مال کے ذریعہ شریکۃ ہوتا ہو بھی قطع ہے کیونکہ شریکۃ عثمان میں مساوی شریکا
 نہیں ہے نیز مختلف انہیں کے ساتھ بھی شریکۃ قطع ہے کیونکہ ان سے یہاں ہون کے لئے اختلاف بھی شریکین میں ہے اور ان کے یہاں یا شریکین میں
 یہ کہتے ہیں کہ بہت سے اقسام میں درجہ ۱۰۰۰ شریکوں اور ان کے بعد میں رکھا گیا ہے چنانچہ باب ذبکۃ میں ایک کو دوسرے کے ساتھ مالا یا جاتا ہے
 جس درجہ اور ان کے بعد پر قطع کرنا تو یا قطع واحد پر قطع کرنا ہے۔

شرکت منافع کا بیان

توضیح: واما شریکۃ العن ان شریکۃ شجر کی دوسری شریکۃ عثمان سے جو صرف متضمن واکت ہوئی ہے نہ کہ متضمن کفالت
 اس میں دونوں شریکین کا مال ہونا قطع ہونا ہو یا ان دونوں کی قدرت کر ہی یا صرف ایک۔ ہر صورت میں قطع کی قطع کی ایک کے لئے قرار
 دے دیا گیا تو قطع نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں شریکۃ عثمانی نہیں رہتی۔ ہر صنف یا قرض ہو جائے۔ ہر مال ہر قطع مال سے۔ لہذا ہر قرض اور صاحب
 مال کے لئے ہوتا ضمانت امام شافعی اور امام احمد تو شریکۃ میں سے صرف اس شریکۃ عثمان کے لئے ہوئے کے تو ہیں۔

[illegible][illegible]

بعد از اطلاع از اینکه امروز سال جدید و فصلی جدید از این مجله خواهد بود (و این که از فصل بهار است) تنگ قلب
میرسانم که آن را قبول نمیکند - و به شخص میمانند با آنها - و این همان است.

دووں قسموں کی شریعت پر الہیہ ہے۔ اور چونکہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ کہ لفظ الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ واد الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ واد الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ واد الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ واد الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

فولہ واد الف کلمات و کلمات یہ کہ کتب میں لکھی شریعتوں پر یہ قہر نہیں ہے۔ یہ معنی ہے کہ کتب میں لکھی شریعت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے۔

کفالت کے باقی مسائل

قرولہ لافنی مستطفہ ان کے دروہا با انکھ نام سے استثناء ہے یعنی مجلس حقہ میں بلوہا کے قول کیلئے بغیر کلمات کی حالت میں بھی صحیح نہیں۔
سوائے ایک مسک کے اور وہ یہ کہ نروٹھی مریض اپنے وارث سے یہ کہے کہ تو میری طرف سے اس کا مال کا ضامن ہو جا جو میرے ذمہ دین ہے اور
وہ دے کہ باب دیوں کی ہوم جو یوہ کی جس ضامن ہو جائے تو یہ با انکھ صحیح ہے کہ ننگہ یہ غناوت ہو حقیقت و صیت ہے اور مریضی طالب کا قائم مقام
ہے جس میں طالب کا نام دے تو کہلاوہ نہ ات خود ہو دے۔

قوله انما كان الحق في الخلق ایک نفس کا دو آدمیوں پر دین ہے جو سنت کا سبب کے لحاظ سے متحد ہے مثلاً جنہوں نے اس سے ایک نظام ایک جزو میں غریب اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا شاکر جو گمراہی کا علاج ہے۔ اب ان میں سے جو کوئی دین کا کرے گا دوسرے سے وصول نہ کرے گا تا وقتیکہ وہ نصف سے نصف نہ کرے میں نصف سے بھلا تا خداؤ کرے گا تا دوسرے سے لے گا۔ وہ یہ ہے کہ شکر کیلئے میں سے ہر ایک نصف دین میں متصل ہے اور نصف آخر میں لکھل اور ان دونوں میں کوئی عداوت نہیں کیلئے جو بھری حق و عداوت ہے وہ دین ہے اور جو بھری حق و عداوت ہے اور مطالبہ ہے ہر حال دین کے مطابق ہے اس لئے نصف دین کی طرف سے اور دین نصف کائنات کی طرف سے ہوا ہوگا۔

فولہ وادانکھلف انسان انجائیک نہیں ہے کسی کاوتیتہ میں کسی طرف سے دواہوی علیحدہ و علیحدہ دیکھوین کے خاص میں جوتمے مہر میں کفیلیں
میں سے ہر ایک دوسرے کا خاص میں سے جو کچھ کہتا ہے کہ اس کا تعریف اپنے ساتھ ہی سے لے کر کچھ کہتا ہے نہایت کا شاہد
اسات ہر وقت دے کے اسات سے کوئی ایک جیت رہا نہیں بخلاف مسئلہ راہدہ کے کہ اس میں اسات جیت کا تہ ہر راہدہ سے۔

مولانا محمد علی صاحب کی طرف سے بدل کتابت کی کفایت کی خبر و فیصلہ آزاد، مخلص ہو یا غلام ہو اس واسطے کہ کتابت

ایسے مال کی گنج سے ہر دین گنج ہوا دین گنج وہ ہے جو اہل ایمان کے بغیر کسی طرح مطلقہ نہ ادا ہو سکا تب کے عازر ہو جانے سے بدل کتابت سنا کہ ہو جائے ہے یہ دین گنج نہ ہو نام صاحب کے یہاں بدل عایت بدل کتابت کے ساتھ حق ہے کہ اس کی کفالت بھی گنج نہیں۔

قولہ سواہ حوالہ سوال جب گنجل کے آزاد ہونے کی صورت میں کفالت گنج نہیں تو گنجل کے کام ہونے کی صورت میں بطریق حوالہ گنج نہ ہوگی پھر صاحب کتاب نے "اَوْعَدَ" کیوں کہ جواب آزاد دینی غلام کے مقابلہ میں شرف ہے اور گنجل اصل کا تابع ہوتا ہے تو اب یہاں یہ دوام ہوتا ہے کہ شاید کفالت کا گنج نہ ہونا اس لئے ہے کہ اگر اس کو گنج مان لیا جائے تو حرج شرف ہے وہ تابع ہو جائے گا صاحب کتاب نے "اَوْعَدَ" جو حرج کر دیتا، یا کہ ہم محض کفالت کا نام نہ لیتے ہیں کہ بدل کتابت دین گنج نہیں ہے لکھا تھا باران الخیر میر بجا۔

قولہ واذاعات الموجل اے اگر کوئی شخص غلطی کی حالت میں اتھال کر جائے اور اس پر کوئی قرض ہو اور اس کی طرف سے کوئی گنجل ہو جائے تو نام صاحب کے لڑا ایک کفالت گنج نہیں۔ صاحبین اور انھیں گئے گز ایک گنج ہے یہ جگہ حدیث میں ہے کہ انکب انصاری قصص کا جگہ دھایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بافت فرمایا اسی گزہ جس کا قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دور دور اہل بیت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھا تو حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ او جو پر ہیں امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ قیام دین باوجود حوالہ ہے اور یہاں گز دین فوت ہو چکا تو یہ دین مطلقہ کی کفالت ہوئی ہو جائے نہیں۔ دینی حدیث سے ممکن ہے حضرت ابو قتادہ صرف انصاری کے اتفاق سے پہلے ہی گنجل ہو چکے ہوں اور آپ کے اور وقت کرنے پر اس کی خبر دے رہے ہوں۔

کتاب الحوالۃ

حوالہ کے بیان میں

الحوالۃ جَزَاءٌ بِالْمَلُوكِ وَ نَصَحٌ بِرَحْمَةٍ اِشْتِغَالِ وَ اِشْتِغَالِ عَلَيْهِ زَادَ
حالہ جاز ہے قرضوں میں اور نصیحت ہے گنجل اور گنجل عیب کی رضا مہدی سے یہ
نَصَحٌ اِخْوَالَهُ مَرَى اِشْتِغَالِ بَيْنَ مَلُوكِ وَ نَصَحٌ بِرَحْمَةٍ اِشْتِغَالِ لَمْ يَخْلُ الْفَقِيرِ لَمْ اَنْ يَنْوِي
ہوئی ہو جائے حوالہ نہ ہو جائے گنجل قرضوں سے اور گنجل عیب کی رضا مہدی سے یہ کہ اس کا حق
خَفَ وَالنَّوِي عِنْدَ اَبِي خَبِيصَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاَسَدِ الْاَنْبِيَاءِ اَمَّا اَنْ يَنْتَسِبَ اِلَى اَخِي
تلف ہو جائے اور حق تک ہو نام صاحب کے نزدیک وہاں میں سے ایک امر کے باعث ہوتا ہے اور گنجل عیب حوالہ کا ذکر دے اور ہم
وَلَا يَسْتَبِيحُ عَلَيْهِ اَنْ يَنْتَسِبَ اِلَى اَخِي وَ نَصَحٌ بِرَحْمَةٍ اِشْتِغَالِ لَمْ يَخْلُ الْفَقِيرِ لَمْ اَنْ يَنْوِي
کہا ہے اور قرض فاقہ کے پاس چلے نہ ہو یا وہ سستی میں مر جائے صاحبین فرماتے ہیں کہ یہ دو صورتیں ہیں۔
وَرَجَعَتْ فَاِلَيْهِ وَ هُوَ اَنْ يَنْتَسِبَ اِلَى اَخِي وَ نَصَحٌ بِرَحْمَةٍ اِشْتِغَالِ لَمْ يَخْلُ الْفَقِيرِ لَمْ اَنْ يَنْوِي
اور شیری صریح یہ بھی ہے کہ عالم علم کا دوسرے کسی کی سستی کا اس کی زندگی ہی میں

توضیح الملتح دیوں۔ حج دین قرض غلامی (س) توئی۔ اذلال بر باد ہو توئی (یا بقصر دکان ہی ویدہ) اذلت مال حکمہ (ف) بجز۔ ہزار و علم کے اذکار کا مکلف (ع) مطلقہ۔ قسم کا مکلف لکھل۔

تشریح فقہ غنی کتاب اربع کلام کے بعد حوالہ کو بیان کر رہے ہیں کیونکہ ان دونوں میں دونوں دعا کا کوئی خاطر میں دین کا اقرار ہو رہے جو

فولہ منفعہ اے، اگر صبح میں الماس برقعہ پہن لیں، واقع ہو مثلاً، بے عروہ و بے کسی، کاروائی کیا، اور عروہ نے اس کا فخر کر لیا، انہر عروہ نے
 زہرے کے ساتھ اپنے گھر کی یاد دہانی، اپنی سواہی پر سوار ہونے، یا تاکہ اپنے پیٹنے، غلام سے خدمت و صلہ کرنے پر مسک کر، تو اس کا غم جادہ کا سا
 ہے کہ جیسے جادہ میں استیلا، حسرت کی عات مفرہ، کن شریط ہے، ہی مفرح اس میں بھی شریط ہے، اور جیسے اجادہ، وادہ، نقد قدیم کی موت ہے، یہ اصل ہو
 ۲۱ سے عینت کی یہ اصل ہو جانتے ہیں۔ محمد حنیف غفرلہ عنہ

وَالضَّلَاحُ عَلَى الشُّكُوبِ وَالْأَنْكَارِ لَمْ يَخُفْ الْمُدْعَى عَلَيْهِ لِإِقْدَامِ الْبَيْتِ وَقَطَعَ الْخُصُومَةَ وَ لَمْ
يَكُنْ يَخُفُّ مِنْ سُلُوكِ الْمُتَعَدِّ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا
حَقَّقَ الْمُدْعَى لِمَعْنَى التَّغَاوُضِ وَإِنَّا ضَلَّحَ عَنْ ذَاكَ لَمْ يَجِبْ فِيهِ التَّطَعُّعُ وَإِنَّا ضَلَّحَ
مَنْ كُنْ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا
عَلِمَ دَارُ وَجِبَتْ فِيهِ التَّطَعُّعُ وَإِنَّا ضَلَّحَ عَنْ ذَاكَ لَمْ يَجِبْ فِيهِ التَّطَعُّعُ وَإِنَّا ضَلَّحَ
مَنْ كُنْ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا
يَجِبُ الْمُدْعَى عَلَيْهِ مَجْعُوعٌ ذَلِكَ مِنْ الْبُيُوعِ وَإِنَّا ضَلَّحَ عَنْ شُكُوبِ الْأَنْكَارِ لَمْ يَخُفْ
فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا
الْمُتَضَارِعُ فِيهِ دَخَلَ الْمُدْعَى بِالْخُصُومَةِ وَفِي الْعَوَضِ وَإِنْ مَتَّعَهُ بِنَفْسِ ذَلِكَ رَأَى جُفَاءً
بِمَقْدَارِ مَا فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا
وَرَجَعَ بِالْخُصُومَةِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْعَى حَقًّا لَمْ يَدْرِ وَكُنْ يَجِبُ لِمُتَضَارِعٍ مِنْ ذَلِكَ عَلَى شَيْءٍ
بِأَنَّ مَا فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا يَكُونُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ كَمَا نَحْنُ نَحْنُ فِي يَدِهِ مِنْ حَقِّهِ بِمَا

ثُمَّ اسْتَجِزَ بَقِطُ الْمَلِكِ لَهُمْ يَرْفَعُونَا مِنْ الْقَبْرِ مِنْ

پھر کہہ رہا تھا کہ ان کے لئے یہ سب کچھ ہے۔

صلح مع سکوت و مع انکار کے احکام

تشریح لغتہ لولہ والصلح عن النسکوت انا امر مسلمہ علیہ کے سکوت ہاں کے انکار سے ہوتی ہے مگر حق میں مساوات اور مطلق علیہ کے حق میں کفر نواں اور قسم کا نہ یہ ہوتا ہے۔ مگر حق میں مساوات اس لئے ہے کہ وہ لازم خود اپنے حق کا کٹاؤں لیتا ہے اور یہ حق کے حق میں یکساں کا نہ یہ ہوتا اس لئے ہے کہ اگر مسکوت واقع نہ ہوتی تو مطلق علیہ پر قسم لازم آتی اور لولہ جس مطلق علیہ کے انکار سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ بطریق مسکوت جو ہر مصلحت سے اس لئے کی غرض سے ہوتا ہے۔

فولہ لم یجب فیہا الشفۃ الخ مرقی کے حق میں صلح نہ کر کے معاوضہ سے عوارضی طریقہ کے حق میں فوریہ یحییٰ جوئے پر حشر ہے۔ مستند فوجیت ہے کہ انیس ٹھکانے اور سترے پر گھر کا دعویٰ کیا: اور دعویٰ طائرے اس کا انکار کیا: اور خاموش رہا پھر اس نے یکدم سے کرکھر کے معاملہ میں صلح کر لی تو اس گھر کی شرف و اجب نہ ہوگا کیونکہ مرقی نے اس کا اپنے اصلی حق کی بناء پر لے لیا جب نہ یہ کہ وہ اس سے خرید رہا ہے اور اگر مرقی نے مال کا دعویٰ کرنا نہ مرقی نے ایک گھر سے کر صلح کر لی تو اس نہ بشرف و اجب ہوگا کیونکہ مرقی اصل ادائے مال کا عوض کچھ کر لے کر جاتے تو اس کے

خبردار! ممکن انصاف علی القیاس اور حق مسلمین الیاد میں اس امر پر مبنی تھا کہ ملک کا قریب ایک سو پانچ فی صد مسلمان تھے۔ تو ہماری ان کے حصے کے لئے کوئی نیا جگہ ہی نہیں مل سکی تھی۔ (انصاف) اگر وہ ایسا کر دے تو کیونکر صحیح ہو۔ حقیقت یہی تھی کہ طرفدارانہ موقف ہے۔ ہمارے حاکمان کا غم یہ نہیں ہے کہ جو قوم انصاف پر جبر ہے، وہ اپنے حق کی منان پر کبھی کبھار کھڑے نہ آئے۔ آپ یہ مگان کا دعویٰ پر جو غم رکھتے ہیں وہ غم ہے اور ہمارے غم اور ان کے غم یہ ہے کہ ایک سو دہائی پہلے مسلمانوں پر چار نصف مگان دیگر مگان تھے، اب صرف ایک مگان کا دعویٰ ہے اور غم یہ ہے کہ جس مگان کا دعویٰ ہمارا ہے، وہ بھی اس کے لئے لڑے گا۔

[illegible]

قومہ سر دہشتنا رخ کسی نے ایک مکان میں اقامت کی جو نے کا مولیٰ کیا اور حق کو سمجھ کر موصوم (الصف) بن گئے اور (مضروب) یا جانب موصوم (شرقی یا مغربی) کی طرف منسوب ہو گیا اور پھر وہ اس سے (صح) کر گئی کیونکہ اس مکان کا مولیٰ چاروں حصہ داخل آتا ہے جو کہ ان موصومین سے پہلے وہاں نہ کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس سے تفصیل نہیں کی دیکھیں کہ اس کا مولیٰ ان ہی میں سے ہے اور انہوں نے اس کے بعد ہادی کو دیا ہے۔

[illegible]

وہ چیزیں جن کی طرف سے صلح جائز ہے یا جائز نہیں

تشریح فقہ قولہ والصلح جائزہ الخ لایزال، یہ ظاہری ہے کہ، عورت، اگر سب سے مستحکم اور جاسوسہ ہونے کے ساتھ ہی کے معنی میں ہے،

مرد جس چیز کی خواہش کرے اس کی جانب سے صلح بھی جائز ہوگی نیز دینی مقصد کی طرف سے بھی صلح کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر وہ یہ کہ قتل شخص سے میرے ساتھ اس مکان کی قید، رہبر، شہر کی امداد کی ہے اور اس نے اس کو جو مال دے کر صلح کر لی تو صلح جائز ہے کیونکہ عقد بیکہ کے ذریعہ سے صلح مکرر ہو جاتی ہے اور صلح کے ذریعہ سے بھی مکرر ہو سکتے ہیں۔

قولہ و جابہ العمد ان زوجی چاہتے ہیں (مطل) اور دینی چاہتے ہیں اور ان نفس (مطل) کی طرف سے بھی صلح درست ہے خود بنا پر جمہ اور باخلاف عمرہ کی صورت میں تو اس لئے درست ہے کہ نفی قہائی کا ارشاد ہے "فلمن علیٰ قہ من اخیہ شنی فلنباغ بدمعروف واداء ذلیہ باحسان" "مفسرین میں اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ سے تم کو قہائی ہوئی ہے اور اظہار کی صورت میں اس لئے درست ہے کہ نہایت فضا کا سبب ال ہے اس صلح میں اطلاق و اشکال م نہ ہے۔

قولہ ولا يجوز ان زوجی یہ صلح جائز نہیں کیونکہ یہ اللہ کا حق ہے نہ اسے کا نہیں ہے اور دوسرے کے حق کا یہ لے لینا جائز نہیں پس اگر کسی نے زانیہ کو یا شراب خور کو یا کرم کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا اور اس نے جو مال پر صلح کر لی تو یہ اسے بھروسے تو صلح جائز نہیں۔ (حاشیہ چلانی)

قولہ وحی نبیہ میں اس نے منکوحہ عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت نے منکرہ ہو کر اس نے جو مال دے کر صلح کر لی تو یہ درست ہے اب یہ صلح اس شخص کے حق میں نہیں ہے مگر اس کی ہونے (ان احذ العادل عن نوک المضع حلق) اور عورت نے اس میں قطع خصوصیت اندر نہیں ہوئی اور اگر وہ عورت کو اور مرد بھروسے کر لیا تو یہ صلح جائز نہیں کیونکہ وہ باہر مال دینی چلانے کے لئے ہے اب اس دعویٰ کے بھروسے اور اس طرف سے فرقت کے لئے ضروری ہے اور فرقت میں مرد اس شخص سے یا کرم عورت دینے کی ہے اور فرقت کے لئے بھروسہ اس کو بھروسہ مال سے بدلہ دینے کی ہے (تذکرہ)

(مطل شری) رَفَعَ عَلَيْهِ الْعَشِيقُ وَ هُوَ مُسْتَعِظٌ بِعَقْدِ الْمَدَانِيَةِ لَمْ يَخْلَعْ عَلَى الْمُعَاهَذَةِ رَأْفَةً
برہان جس پر صلح ہو اور وہ عقد مدائن کی وجہ سے وہ اپنی جو بات معاہدہ پر عمل نہ کیا ہے نہ کا لگ اس
یَخْلَعْ عَلَى اَنَّهُ اسْوَأُ مِنْ بَعْضِ حَقِّهِ وَاسْلَفَ بِلِقَائِهِ شَيْخًا لَمْ يَخْلَعْ عَلَى رَجُلٍ لَقِيَ لَوْ هُمْ جَنَابُ فَضَالَةٍ
وہم ان کا جانے کا کہہ رہا ہے کہ یہ کوئی مرد باقی ساتھ کرنا چاہیے یہ آدمی کے کسی پر ایسا ہر گز نہ دیکھتے اس نے کہا ہے
عَلَى حَسْمَةَ زَوْجِ خَلٍّ وَهُوَ حَقُّهُ اَنْزَلَهُ عَنْ بَعْضِ حَقِّهِ وَلَوْ ضَالَةً عَنِ اَقْبِ مُوْجِبَةٍ
تم نے بھروسہ کر لیا تو یہ جائز ہے اور گویا اس نے اپنے بعض حق سے ہٹ کر دیا اور صلح کر لی ایک اور بھروسہ پر
خَلٍّ وَكَانَ اَجَلُ نَفْسِ اَخِي وَهُوَ ضَالَّةٌ عَلَى ذَلَالَتِهِ اِنِّي لَشَجِيرٌ لَمْ يَخْزُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَلْفٌ
تو یہ بھی جائز ہے گویا اس نے کسی حق کو موقوف کر دیا اور صلح کر لی اس شخص پر ایک مال کی قیمت سے تو جائز نہیں کسی کے قید ہوا
لَوْ خَلَّفَ فَضَالَةً عَنْ حَسْمَةَ خَالَتِهِ لَمْ يَخْزُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَقْبِ بَرَاهِمِ شَوْدٍ فَضَالَةٍ
یہ واقعہ ہیں اور اس کوئی یا یا صلح کرے تو ہر شخص کو ایک ہزار دینار دینا اس میں اس کو ہر

علی عقیب ما یخلف لہ من غیر

توفیق و اس صلح کے بعد اس شخص

تشریح فقہیہ قولہ ومن وكل وجعلنا من صاحب دابر نے اس مسئلہ کی توضیح میں کی ہے کہ ایک شخص نے قتل ہوئی طرف سے یا اس پر جس قدر

قونہ و بطل الاستیلاء اگر کسی نے ہانسی پہنچی اور اس کے حمل کا اشتنا کر لیا تو یہ ہانسی اور حمل دونوں میں گنج ہو گا اور حمل کا اشتنا
 اٹھ ہو گا کیونکہ اشتنا وہی گن ہے جس میں عقد گن کرنا ہوا اور حمل میں عقد یہ کہ کوئی گن نہیں کیونکہ وہ ایک وصف اور تالی ہے جس کا
 اشتنا شرط لازم ہو گیا اور یہ شرط و لا سہو است ہاٹھ نہیں ہوتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب الوقف

وقف کے بیان میں

لَا يَزُولُ بِلَيْكِ الْوَقْفُ عَنْ أَثَرِ الْوَقْفِ بِنَفْسِهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ بِهِ
 زَائِلٌ كَمَا بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 طَاعَتُهُمْ أَوْ خِلَافَهُمْ يَنْزِلُ فَيَقُولُ إِذَا شِئْتُ فَقَدْ وَقَفْتُ ذَارِي عَلَى كَذَا وَقَدْ وَقَفْتُ ذَارِي عَلَى كَذَا وَقَدْ وَقَفْتُ
 مَالٌ بِمَنْزِلَةِ مَالٍ وَهِيَ الْوَقْفُ بِمَنْزِلَةِ مَالٍ وَهِيَ الْوَقْفُ بِمَنْزِلَةِ مَالٍ وَهِيَ الْوَقْفُ بِمَنْزِلَةِ مَالٍ وَهِيَ الْوَقْفُ بِمَنْزِلَةِ مَالٍ
 اللَّهُ يَزُولُ الْمَلِكُ بِخِلَافِ الْقَوْلِ وَقَالَ مُعْتَمِدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَزُولُ الْمَلِكُ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ
 فِي كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 وَكَانَ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ زَائِلٌ مَخْرُجٌ عَلَى خِلَافِهِمْ خَرَجَ مِنْ مَلِكِ الْوَقْفِ وَنَسَبَ بِدَخْلِ
 تَزِيلِ زَائِلِ الْوَقْفِ كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 فِي مَلِكِ الْوَقْفِ عَلَيْهِ رُفْعُ الْمَشَاعِ جَائِزٌ جَدَائِزُ يُؤَسِّفُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَ مُعْتَمِدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ
 وَقَفَ عَلَيْهِ كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 لَا يَزُولُ وَلَا يَنْقُصُ أَثَرُ الْوَقْفِ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ
 كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 تَحْتَطُّعُ أَبَدًا وَقَدْ وَقَفْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا سَلَّمْتُ فِي جِهَةِ تَقْطِيعِ خِزَارٍ وَنَسَبَ بِدَخْلِ
 كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 الْفَقْرَاءُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَقِيمْ وَيَصْغُرْ وَقَدْ انْقَارَ وَلَا يَخْزُولُ وَقَدْ نَاقَضَ وَلَمْ يَخْزُولُ وَقَدْ نَاقَضَ وَلَمْ يَخْزُولُ
 اِنْ تَقَرَّرَ كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ
 رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا وَقَفْتُ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ
 فَيَسْتَقِيمُ كَيْفَ بَيَّنَّا فِي الْوَقْفِ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ كَيْفَ وَقَفَ عَلَى مَالٍ

اللَّهُ يَزُولُ خِلَافُ الْوَقْفِ وَالْمَسْلُوحِ

رَحِمَهُ اللَّهُ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ حَتَّى يَخْلُفَ الْوَقْفَ

توضیح الملخص: ان میں متعارف حقوق غیر متقسم مقدار میں تصدیر میں تفریق طاع کر کے کاشت کاروں کو امداد کی بنا ہے عید۔ حق عہد کو کر
 پانچ برس۔ وہ ماسرہ وقف کرنا شروع ہوئے ماسرہ چھوڑا۔

درست ہے۔ صاحب کتاب نے نام یوسف کی جگہ جس میں نے لیا ہے کیاں کے لئے ایک مشترک جزو لفظ کرنا چاہتا ہے اور اہل حق کے لئے ایک چارٹنگ ہے۔

۱۔ جعل الوافق راجعاً وقت نے وقت کی بعض اقسام کو دلی کو اس کی ذریعہ توجہ سے شہر قرار دیا ہے جو شخصین کے لئے ایک گنج ہے۔ نام لکھ کے زیادہ ہوئی صورتیں گنج نہیں اور امام شافعی کے نزدیک وہی صورت گنج نہیں۔ شکیں کی جس سے کہ وہ شہر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت مدد سے کہہ گئے تھے اور اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب آپ پہلے اس کی شرط رکھتے تھے ہوں کیونکہ بلاشرک لکھا تھا براہ صراح چارٹنگی معلوم ہوا کہ اپنے لئے آمدنی کی شرط رکھنا صحیح ہے (اور تان)

قولہ و دینی مسجداً اگرچہ شخص مسجد کا بنانا وہی نہیں بلکہ رہے کی جب تک کہ وہ اس کو اپنی ملک سے جانتے ہوئے ہو۔ کہہ رہے اور اس میں کوئی کوئی نماز پڑھنے کی اجازت نہ رہے۔ سے مسجد۔ یہاں نماز اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر مسجد کا اصل خدا کے لئے نہیں ہو سکتی اور ان کی اجازت دینا اس سے ضروری ہے کہ شرط ہے کہ زیادہ وقت میں توجہ لائی کہ نماز اور کی ہے۔ یہاں فقیر فقیر معاف ہے۔ اس لئے وقت سے یہ مضمون ہے یعنی نماز پڑھنا اس کو حق ہے جس کے تمام مقام کرنا ہے کہ اب اگر اجازت کے لئے ایک شخص نے کسی اور میں نماز پڑھنا شروع کر دیا تو مالک کی ملک ہو جائے گی۔ امام یوسف فرماتے ہیں کہ اگر مالک نے اتفاقاً کہہ دیا کہ میں نے اس کو مسجد بنایا تو صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ مالک زائل ہو جائے گی کیونکہ ان کے یہاں کہہ نہیں سکتا ہے۔

۲۔ قولہ ومن بھی سفیہ اگر کسی نے سفیہ یا مسافر نماز پڑھنا شروع کر دیا تو اس کے لئے وقت کی قیادہ مراد ہے کہ زیادہ اور اس کی ملک ہے۔ کی یہاں تک کہ اگر کسی کے وقت ہوئے یا حکم کرے کہ یہ مالک اس کو حق ہے تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ تالیف و تالیف سے قطع ہو سکتا ہے اس لئے حکم عام یا سفیہ ایسا ہے کہ اگر مالک کا ہونا شرط ہوگا۔ امام یوسف فرماتے ہیں کہ اس کے لئے کسی عیسیٰ مسجد نہیں ہو جائے گی کیونکہ ان کے یہاں تسلیم شرط نہیں ہے۔ اگر مالک فرماتے ہیں کہ جب ہوگا تو اس شخص سے کوئی ایک شخص اس سے متعلق ہوئے کہ مالک کی ملک زائل ہو جائے گی یا ان العصب وان کان شیخاً عابداً لا ینکفی بالواحد لیل۔ عمل العصب کہہ۔

کتاب العصب

عصب ہے وہاں میں

ومن عصب حیة متلف بقر نھک فی یدہ فقتلہ حیاتہ حیاتہ وادار
جس سے عصب کی کوئی شکل جزو اور وہاں ہر قسم کے جانور اس سے ہوں کی شکل کا ہونا
کان مثلاً مثل لہ فظہ قہیۃ و علی العصب رذالۃ العصبۃ فادعی ہلاکھا حیۃ
مراد جزو شکل کا ہونا اس کی قیادت ہوگی اور اس سے باقی ہوں میں عصب کو اس سے مراد ہونا اور اس کے لئے کہ وہ مرے کا
الحیۃ حیۃ یظلم فیہا لو کانہ ماہیۃ لآلفہا ثم قضی علیہ سدیۃ والنصب فیہا یلعل
قید رہے اور اس میں یہی حکم کہ عصب ہو جائے کہ اگر وہاں کوئی ہوں تو ضرور کاہل کرنا ہوگا اور اس کے لئے کہ وہ عصب متولی ہوں میں
وینحوی وادار عصب عفارۃ ہذک فی یدہ ثم یضمتہ جلدانی حلیۃ وانی لایعہ زاحیہما
ہوئے ہیں اور عصب کی رہیں اور وہ عصب ہوگی اس کے پاس تو اس سے مراد کا عصبین سے نزدیک
ثم وقال منسک زاحیۃ للہ یضمتہ وادار نقص منہ یضمتہ زاحیۃ منسک فی قولہما حیۃ و
امام کہ فرماتے ہیں کہ عصب ہوگا اور عصب ہوگا کہ عصب میں جس کے قید اور وہاں سے قید اور اس سے قید ہوں

وَأَنْ شَاءَ أَخَذَهُمَا وَضَمِنَ فَإِذَا هُوَ ضَعُفٌ وَاسْتَعْفُفٌ قَبِيحًا

ہو جاے انکی کہنے سے اور جو تک اور گناہوں کو اس کا سوا غصہ سے دے

توضیح لغتہ شوی۔ (ض) ہوا فتح (ن) لٹ۔ پکا تاح۔ تیسہاں ٹس (ن) ط۔ بیتا حرج۔ لوہا صیف۔ گوار صفر۔ چل آریہ۔
رتق ساد۔ راکھ کی کڑی کاٹھ جھیر۔ غس (ض) غس۔ چوہ کا کٹا مقلع (ف) اقلع سے امر حاضر ہے محسوس و مقصور۔ و کڑا ساد صلیح ان
ضیافہ بکھانا۔ گنہ امر۔ سرخ سوچی۔ ستوات (ن) کٹا۔ تھی چا کھانا۔ تھی۔

تشریح لغتہ قولہ وادہ تعیوت ارتع غاصب نے کوئی چیز غصب کی ہو اس کو اس طرح ظہیر کر دیا کہ اس کا نام اور اس کے اکثر مبالغہ زدگان اور
کے مشا غصب بکری تھی اس کو دغ کر کے ہموں یا یا کالیاں گھیراں تھے من کو تھیں لایہ لوہا تھا اس کی گوار بنالی یا پیش تھی اس کا برتن بنالیا تو ان سب
صورتوں میں ہمارے نزدیک غاصب ان کا نام لگ ہو جائے گا۔ امام شافعی کے یہاں ان صورتوں میں اصل مالک کا حق قطع نہیں ہو تا امام ابو یوسف
سے بھی ایک روایت یہی ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ غصب جہتہ باقی ہے لہذا اصل مالک کی ملک پر باقی ہے نہ کہ غصب کا پیدا ہو جانے سے اصل
کے مٹا ہے۔ تادی و دلیل یہ ہے کہ سب نے غصب میں ایک ایسی قیمتی صنعت پیدا کر دی جس کی وجہ سے مالک کا حق مٹا جبہ تمام ہو گیا اور
صحت میں غاصب کا حق جہت سے تو اس کو اصل پر ترجیح دی جائے گی کیونکہ اس کا حق من کل الوجہ ہوا ہے بخلاف اصل مالک کے کہ اس کا حق
من وجہ نہ ہو چکا پھر ہمارے نزدیک غاصب کا مالک ہو جانے کا لیکن ہوا ایسی ضمان سے قبل اس کے لئے احتیاج حال نہ ہو گا۔ حسن بن
زباد اور امام زفر کے ہاں احتیاج حال ہے مستندہا و یا من کی یہی ہے اور امام صاحب سے فقہ الاثریت کی روایت بھی یہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ غاصب
کے لئے ملک مطلق ثابت ہو چکا لہذا ان کا جائز ہو گا۔ تادی و دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علم ایک ہتھکڑی کے یہاں دعوئے نہیں نے
ایک یعنی ہوئی تھیں ان کی آپ نے ایک لقمہ یا ٹکڑا ملائے۔ سے بچے میں اترا آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری کا حق دغ کی گئی ہے
ہتھکڑی نے عرض کیا۔ رسول اللہ میرے بھائی کی تھی میں اس کو اس سے بھرتے کہ زبھی کروں گا۔ آپ نے فرمایا اس کو خیرات کرو دے گا اس
مدیت سے دو تاجی معلوم ہو میں ایک یہ کہ غاصب غصب کا مالک ہو جائے ہے دوسرے یہ کہ اگر غاصب کسی کے بغیر احتیاج حال کی تھی۔

قولہ عندنا ہی حبیطۃ ان صاحبین کے نزدیک غاصب ان کا مالک ہونے کا کثیر کیا اس نے ایک معتبر صنعت پیدا کر دی اب اس پر اتنی ہی پابندی
اور مہر جو غصب کی تھی اور اگر اس نے چاہی کہ اسے کوہ لے لکھا یا غصب نہیں لکھا تو بلا حرج مالک کی ملکۃ ازل نہ ہوگی۔

قولہ ومن غصب ساجۃ ان امام زفر کی روایت اور امام غزالی کہتے ہیں کہ مالک ساجد کا حق اس وقت ختم ہو گا جب غاصب اس کے ارادہ و عادت
بنالے اور اگر غصہ اس کے موہ پر بدلی تو ختم نہ ہو گا۔ اخیر میں ہے کہ یہ اس وقت ہے جب عمارت کی قیمت زیادہ ہو اور اگر عمارت کی قیمت نہ ہو
مالک کا حق ختم نہ ہو گا۔

وَقَوْلُ غُفَّتْ عَنْهَا لَغَطًا فَغَفَّتْ الْغَائِبُ لِنَفْسِهَا بِالْغَيْبَةِ وَالْفَوَاقِ فِي الْغَيْبَةِ
اسی زبیر غصب کر کے غائب کر دی اور مالک نے قیمت کا ۱۵ دن لے لیا تو غاصب مالک پر جانے کا قیمت دے کر اور قیمت میں غاصب کا
قول لغائب منع غیبہ ایا ان یوسف الغائبۃ بالخیر من ذلک فإذا ظہرت الغائبۃ
تادی صفر ہو گا اس کی قسم کے ساتھ لایا ہے کہ مالک اس سے زیادہ بچہ نہ کرے مگر اگر وہ بچہ ظاہر ہو

نہیں اس لئے غزالی من غاصب ص۔

نے یہاں ہر صورت پر انہیں یاد دلائے کہ ان کے یہاں فقط ۱۰۰ بیت فقط تھے جس پر انھوں نے اتفاقاً انی اسیبارہ سو تین سو چار بیت ہیں کہ صورت
مطلوبہ میں آیا ہے۔ اور ان کی ترقی کے لئے لازم ہے کہ ان کو ہر سال اس سے اس کے تمام صاحب پڑھ لے لیں کہ وہ ان کی کتابت
سے فقط دویست کا مطلق ہے۔ اور یہی ہے کہ ان کا توفیق تھا کہ اپنے کسی مفاد کے لئے ان کو بھی مقید نہ ہو۔

قرآنہ و اضافہ و معنی ایک شخص کے پاس ۱۱۰۰ بیت تھے ان کے کوئی بیڑا دویست تک نہیں تھا ایک نے اپنا حصہ ان میں کوئے کا مطالبہ کیا تو ان کو بیڑا
۱۱۰۰ بیت تقسیم کر کے دے دیئے۔ اس کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام
کے لئے ایک بار پڑھ لیا۔ اور ان کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام
کے لئے ایک بار پڑھ لیا۔ اور ان کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام

قرآنہ و اضافہ و معنی ایک شخص کے پاس ۱۱۰۰ بیت تھے ان کے کوئی بیڑا دویست تک نہیں تھا ایک نے اپنا حصہ ان میں کوئے کا مطالبہ کیا تو ان کو بیڑا
۱۱۰۰ بیت تقسیم کر کے دے دیئے۔ اس کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام
کے لئے ایک بار پڑھ لیا۔ اور ان کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام

کتاب العاریۃ

یاد رہے کہ یہ کتاب میر

اعربہ حذوہ وھی تعینک لتدفع بعض غلوہ و تصحیح بقولہ اعربک
اور یہ ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اس کتاب کا مقصد ہے کہ اس کو پڑھ کر اس کے غلو سے بچے اور اس کے تصحیح سے اس کے غلو سے بچے
و انصحتک هذه الأرض و منحتک هذا الثوب و منحتک عني هذه الذائقة و ان ذلک یؤد بہ
اور اس کا معنی ہے کہ اس کتاب کا مقصد ہے کہ اس کو پڑھ کر اس کے غلو سے بچے اور اس کے تصحیح سے اس کے غلو سے بچے
و انصحتک هذه الأرض و منحتک هذا الثوب و منحتک عني هذه الذائقة و ان ذلک یؤد بہ

تشریح کاغذ قولہ کتاب العاریۃ اس کا معنی ہے کہ اس کا مقصد ہے کہ اس کو پڑھ کر اس کے غلو سے بچے اور اس کے تصحیح سے اس کے غلو سے بچے
و انصحتک هذه الأرض و منحتک هذا الثوب و منحتک عني هذه الذائقة و ان ذلک یؤد بہ

قرآنہ و اضافہ و معنی ایک شخص کے پاس ۱۱۰۰ بیت تھے ان کے کوئی بیڑا دویست تک نہیں تھا ایک نے اپنا حصہ ان میں کوئے کا مطالبہ کیا تو ان کو بیڑا
۱۱۰۰ بیت تقسیم کر کے دے دیئے۔ اس کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام

قرآنہ و اضافہ و معنی ایک شخص کے پاس ۱۱۰۰ بیت تھے ان کے کوئی بیڑا دویست تک نہیں تھا ایک نے اپنا حصہ ان میں کوئے کا مطالبہ کیا تو ان کو بیڑا
۱۱۰۰ بیت تقسیم کر کے دے دیئے۔ اس کا حصہ دیا گیا۔ اور ان کا بیڑا نہیں ملا۔ اور دوسرا شخص ہر مرتبہ ۱۰۰ بیت دینے لگا۔ اور ان کی کتابت سے تمام

میں نے جبراً نہ ہوا تو کھڑا رہا۔ روت پر تھوڑا سوچا۔ میں نے جس خط "ب" بھیجی تھی اس کا جواب ہے جیسے اس "روت" میں ہے "عنوان میں ذلک" ای

وَالْمُعْتَمِرُ أَنْ يَرْجِعَ مِنَ الْقَادِرَةِ مَتَى شَاءَ، وَالْقَادِرَةُ إِذَا هِيَ فِي يَدِ الْمُعْتَمِرِ أَنْ يَهْلِكَ مِنْ غَيْرِ
مَعْرِئٍ بَاطِلٍ - كَمَا أَنَّ مَوْتَ بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ - كَمَا أَنَّ بَابَ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ
تَعَدُّهُ يَضْمَنُ الْمُعْتَمِرُ رِجْسَ الْمُعْتَمِرِ أَنْ يَرْجِعَ مَاسْتَعْرًا فَإِنْ أَخَذَهُ لَهْلَكَ مَعَهُ وَرَدَّ
إِلَى كَيْفَ تَقَعُ سَفَرُ عَامٍ - كَمَا أَنَّ سَفَرُ عَامٍ إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
أَنْ يُعِيرَهُ إِذَا كَانَ الْمُعْتَمِرُ مَتَى يَخْتَلِفُ مَاخْتَلَفَ الْمُعْتَمِلِ وَقَادِرَةُ الْقَادِرَةِ وَالْمُعْتَمِرِ
كَمَا أَنَّ بَابَ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
وَالْمُعْتَمِلُ وَالْمُعْتَمِرُ فَإِنْ كَانَ مُعْتَمِرًا رَجَعَ إِلَيْهِ الْأَنْفُسُ جَزَاءً وَالْمُعْتَمِرُ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى كَيْفَ تَقَعُ سَفَرُ عَامٍ - كَمَا أَنَّ سَفَرُ عَامٍ إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
عَلَيْهَا وَتَكُنْ قَلْبُ الْبَابِ وَالْقَادِرَةُ فَإِنْ كَانَ مُعْتَمِرًا رَجَعَ إِلَيْهِ الْأَنْفُسُ جَزَاءً وَالْمُعْتَمِرُ أَنْ يَرْجِعَ
إِلَى كَيْفَ تَقَعُ سَفَرُ عَامٍ - كَمَا أَنَّ سَفَرُ عَامٍ إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
الْقَادِرَةُ وَرَجَعَ قَلْبُ الْبَابِ وَالْمُعْتَمِرُ لِلْمُعْتَمِرِ مَاخْتَلَفَ مِنَ الْبَابِ وَالْقَادِرَةُ وَأَخْرَجَ
كَمَا أَنَّ بَابَ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
وَقَادِرَةُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ وَأَخْرَجَ وَقَادِرَةُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ وَأَخْرَجَ وَقَادِرَةُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ وَأَخْرَجَ
عَادَتُكَ إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
وَقَادِرَةُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُعْتَمِرُ
وَمَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
إِسْتَأْذَنَ عَنِ وَرَدِّهَا إِلَى دَوْلَتِكَ وَلَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَيْكَ لَمْ يَضْمَنْ وَإِنْ رَدَّ لَمْ يَضْمَنْ وَإِنْ دَوَّلَتِكَ رَدَّ
كُلُّ بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً إِذَا كَانَ فِي بَابٍ مَرَّةً
لَمْ يَضْمَنْهَا إِلَيْكَ ضَمْنًا وَلَمْ يَضْمَنْهَا إِلَيْكَ ضَمْنًا

دکام عاریت کی تفصیل

توضیح لفظ خود: یادنی امر ہے۔ ایچا۔ اہمیت پر اور نہ بھلے۔ دشوار نام یا قسم یہاں۔ کیا نام۔ وقت توفیق۔ وقت بھگ کرنا۔ مقرر۔ محروم۔

تشریح عقدہ، قولہ وللصیر، الصیر بمب یا بے نی چیز، ایکن کے لگاتے ہو، وہاں یہ مطلقہ ہو، اور نہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد،

لَقَط کے باقی احکام

[illegible]

فرد و لقعة الجمل ان سرگرمیوں کے لئے اس سے جس میں ضائع ہونے کا خطرہ نہیں اور لفظ طاعون پر ضابطہ ہی کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے صاحب کتاب نے تعریف کر دی کہ لفظ جو عربی ہو یا غیر عربی بہر حال اعلیٰ درجہ سے ہوا اس لئے بھی کہ امام شافعی کے یہاں طاعون عرب کا جب تک ان کے ذہن نے تسلیم ہی نہ کیا۔

[illegible]

[illegible]

خفتی کے باقی مسائل

[illegible][illegible][illegible]

کتابُ الْإِبَاقِ

کلام کے بھاگ جانے کے پانچ قسم

ابنِ اَبی حنیفہ فرمادے رجلٌ غلبَ مِنْ فُتْرَةٍ ثَلَاثَةِ أَهَامٍ مُضَاعَفَةً
 جب بھاگ جانے کا نام ہو وہیں اسے اس کو کُل میں کے آگے کے پاس میں دن یا اس سے زیادہ کی ممانعت سے تو اس
 غلبہ جُفْلَہ وَهُوَ اَزْبَعُونَ دُرْهُمًا وَرَدَّ اِبْنُ اَبی حنیفہ مِنْ ذَلِكَ لِحَبْسِهِ زَانٍ كُفْتُ قَبْلَهُ اَفْلُ
 کے لئے مزدوری ہوگی اور وہ چالیس درہم ہیں اگر اس سے کم مسافت سے اسے تو ایسی حساب سے ہوگی اور اگر کُل میں کی قیمت
 مِنْ اَزْبَعِينَ جُزْأً فَهُوَ اَفْلُ بِقَبْسِهِ اِلَّا مَوْعِدًا وَانْ اَبی حنیفہ مِنْ اَفْلٍ زَانٍ غَلَبَ فُلَانٌ غَلْبَهُ وَلَا يُشْمَلُ لَهُ
 چالیس درہم سے کم ہو تو اس کی قیمت کا قبضہ ہوگا ایک درہم کم کر کے اگر بھاگ جائے وہیں لانے والے سے بھی تو اس پر ہوگا نہ وہ اس سے لئے
 وَتَشْتَبِي اَنْ يَشْهَدَ اَوْ اَعْتَدَ اَنْهُ يَفْعَلُ لِيَزَادَ عَلَى حَاجِبِهِ لَنْ كَانَ الْفَتْحُ الْاَوَّلُ وَهُوَ اَفْلُ مُضَاعَفًا
 مزدوری ہوگی اور گواہ کر لیا جائے پکارتے وقت کہ میں اس کو ایک ک پیٹنے کے لئے پکارتا ہوں اگر پکارتا کلام رہی تھا تو وہی کی مزدوری

علیٰ طہری

مرتب ہے

تشریح الفقہ قولہ کتابُ الْاِبَاقِ اسے ازرا و اثرات و سرکشی کلام اور باندی کے بھاگ جانے کو اباق کہتے ہیں (کنز العمال میں انکسار) اس
 تشریف کے بعد غلام بھی داخل ہے جو آقا کے ساتھ ازرا و عادت پر بیٹھے والے اور امانت دار اور اس کے معنی کے پاس سے بھاگ جائے۔ گریخت
 غلام کو بکریا نہ مستحب ہے بشرطیکہ بکرنے والا اس کی حفاظت پر قادر ہو ورنہ قانک پہنچا سکے ورنہ اسے مستحب نہیں ہے۔

قولہ واذا ابی اسے جو شخص گریخت کلام کو مدت سفر یعنی تین روز یا اس سے زیادہ کی مسافت سے پکارتے تو اس کا مختار ہے چالیس درہم ہیں
 اور اس سے کم مسافت سے پکارتے تو مختار اس حساب سے ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ آقا کے شرما کے بغیر مختار نہیں نے کا مختار تیس
 بھی ہیں ہے کہ کلاً خدا اس سلسلہ میں ضرر ہے پس یہ گمشدہ غلام کے مثل ہو گیا۔ امدادی کہیں یہ ہے کہ نفس مزدوری پر صاحب کرام کا اجماع ہے صرف
 متعدد میں باختلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود سے چالیس درہم حضرت عمر اور حضرت علی سے ایک دینار یا چار درہم نیز حضرت عمر سے چالیس
 درہم مروی ہیں لیکن ہم نے مسافت ستر میں چالیس یا وہ اس سے کم میں چالیس سے کم واجب کیے ہیں گے۔

نور حنیف طہری و تفسیر

قولہ وان ابی اسے اگر غلام واپس کرنے والے کے پاس سے بھاگ جائے خود مختار نہ ہوگا کیونکہ غلام اس کے پاس امانت تھا اور
 امانت میں باقاعدہ ضمان نہیں ہوتا۔ اس امر وہ اپنے ذاتی کام میں لگے اور غلام بھاگ جائے تو ضمان ہوگا۔

قولہ فان کان العبد اسے اگر عہد میں مرتجعین کے پاس سے بھاگ جائے تو اس کی واپسی کا مختار مرتجعین پر واجب ہے۔ بشرطیکہ اس کی
 قیمت دین کے برابر یا اس سے کم ہو اگر نہ ہو تو مرتجعین پر مختار بقدر دین ہوگا اور باقی راجع نہیں ہوگا۔ لان حق بالقدر المستوفی۔

۱۔ مہار ذوقی طہری عن ابن مسعود بن ابی شیبہ عن عمرو بن ابی اسد عن زوق بن ابی نعیم عن عمرو بن دینار (مسئلہ ۱۲) ج ۱ (تایید میں آتا ہے)۔

غیر زمین کے افہام کرنے کے بیان میں

[illegible]

توضیح: لفظ "ایمان" مذکور کرنا اسراۃ علیہ السلام پر ایمان نہ ہونے کا ثبوت کا دعویٰ ہادی طرف منسوب ہے پرانی چیز قرینہ بہ حق ناقصی۔ اعجاز
الطبیعیہ آج ایک مضامین (ض) سبباً پڑھا ہے۔ پھر فیروز کے علامت کا دعویٰ۔ چنانچہ طرح ڈالنے کی جگہ نہ ہو۔ جس حد تک کتب کا
مکتبہ انصاریہ۔

تشریح فقہ قولہ محاسب الارض اہیا، سے مراد زمین میں ایک فوت پیدا کرنا ہے جس سے وہ قابل کاشت ہو جائے اور سوائے کفر اسبہ و حجاب لکھت
میں اس زمین کو کہتے ہیں جس کو کوئی مالک نہ ہو۔ اسی طرح میں ارض موات اور غیر ملکوت زمین ہے جو آبادی سے دور ہو اور اپنی کٹے غالب آجائے یا
مستحق ہو جائے نہ جنت اس میں کاشت کرنا ہوتا ہو۔ امام محمد کے یہاں ارض موات ہونے کے لئے اہل قریہ کا قطع ہونا معتبر ہے خود زمین کسی
سے دور ہو یا قریب ہو اور ملک کا بھی قول میں ہے اور ظاہر البراءت میں ہے۔ ان دونوں کبریٰ لکھتانی نے جنہوں نے غیر میں ہے کہ اسی پر مبنی ہے۔
قولہ من اصبھا باضر الاضام الارض جو شخص مردہ زمین (خجرا) کو حاکم کی اجازت سے قابل زراعت بنائے تو امام صاحب کے نزدیک وہ
اس کا مالک ہو جائے گا صاحبین کے نزدیک نعم حاکم کے بغیر ہی مالک ہو جاتا ہے اور نہ ملک کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مردہ زمین

لحماء و صابنہ ہوں کہ ہمیں اذن و ہم اذن کی کوئی حد نہیں۔ انہم صاحب کی وکیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لیس غریباً و غریباً"۔

قرآن و من جہر ان کرکے نے قرآن میں صرف پھر و غیر وہی مجتہد باوجودی اور اس کو چون ہی مجتہد کہہ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ
 ہوا جیسا کہ اس میں سے وہ زمین کا مالک نہ ہوگا بلکہ زمین اس سے لے کر کسی اور کو دے دی جائے گی تاکہ اس کو اس درودیت دے جائے تاکہ
 حضرت عمر کا قول ہے "لیس للحجر حق بعد ثلاث سنین" نیز مجتہد گیارہ سو برس میں ہے بلکہ وہ صرف ایک خلافت ہے۔

ومن جہر ان کرکے نے قرآن میں صرف پھر و غیر وہی مجتہد باوجودی اور اس کو چون ہی مجتہد کہہ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ
 ہوا جیسا کہ اس میں سے وہ زمین کا مالک نہ ہوگا بلکہ زمین اس سے لے کر کسی اور کو دے دی جائے گی تاکہ اس کو اس درودیت دے جائے تاکہ

للفاسح فحرمہا بسون ذراغوان کانت عین فحرمہا خضاجہ ذراغ فعل اذانی یخبر
 کانت عین کے لئے ہے تو اس کا حکم سالم اچھ ہے اور اگر پھر ہو تو اس کا حکم پھر ہو پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہو پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہو پھر ہے

بتر ان حرامہا ضیع بنہا وما ترک القروث والذخیرۃ زغدول عین العلماء فان کان یخبر عودۃ
 نمود: علم اس کے حکم میں تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے

انہ لم یخبر اخباراً وان کان لا یخبر ان یقرۃ الیہ فھو کالتوات اذا تم یخبر حرمہا لغیر
 تو اس زمین کو چاہی کہ وہ جائز نہیں اور اگر اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو تو اس کی خبر ہو

بذلک من اخیارہ ما ان الامام ومن کان لا یخبر الیہ فھو کالتوات اذا تم یخبر حرمہا لغیر
 تو اس کے اخیارہ کے لئے ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے تو اس کا حکم پھر ہے

اخیارہ اللہ الا ان یخبر الیہ فھو کالتوات اذا تم یخبر حرمہا لغیر
 اخیارہ اللہ الا ان یخبر الیہ فھو کالتوات اذا تم یخبر حرمہا لغیر

کنویں، چشمے وغیرہ کے حرم کا بیان

توضیح: (مراض) طراز کو حاکم و طراز: کنواں، بڑے، جنگل، حرم، اور درخت و سبب جہد مصلحت، غیر مصلحت، اور کنواں جس سے ہوا کی تڑپ کو
 پلانے کے لئے بھرا جاتا ہے یا نہ ہو تو اس میں کاہنی اور تڑپ کے ذریعہ کھیت کھینچنے کے لئے بھرا اور نکالا جاتا ہے۔ میں چشمہ محل عند بہت جانا
 عروہ کو ناساؤ، ہندو بڑا پاب کو دے کہ میں۔ میں۔

توضیح: (مراض) طراز کو حاکم و طراز: کنواں، بڑے، جنگل، حرم، اور درخت و سبب جہد مصلحت، غیر مصلحت، اور کنواں جس سے ہوا کی تڑپ کو
 پلانے کے لئے بھرا جاتا ہے یا نہ ہو تو اس میں کاہنی اور تڑپ کے ذریعہ کھیت کھینچنے کے لئے بھرا اور نکالا جاتا ہے۔ میں چشمہ محل عند بہت جانا
 عروہ کو ناساؤ، ہندو بڑا پاب کو دے کہ میں۔ میں۔

عروہ کو ناساؤ، ہندو بڑا پاب کو دے کہ میں۔ میں۔

اور اس کا بقیہ باقی ہے لہذا القرآن میں ہے

قوله واذلوا لرحمة الله صبرنا انکم لو انکم لم تعلموا انکم لکاذبون کی ذات کو یہاں جو موعظہ جو مال اس کے پاس ہو گا اس کا، لگے نہیں ہوتا جس امر صبرنا انکم کی نمانی میں کوئی نام ہو اور اس کا نام کو تو نہ ہو کر دے گا ان کو نہ ہو جو وہ ہے یہ کہتا ہے کہ جو مال کی کمال کا مانگہ لطیفی لطافت اس وقت ہوجاے جب وہ مال غلام کی ضرورت سے فارغ ہو اور اس مال کو دین میں لگایا ہے وہ اس کی حاجت میں مشغول ہے تو آقا اس میں سخت نہ ہوگا صاف نہیں اور انشاء اللہ کے نزدیک آقا جو مالوں کے مال کا، لگے ہوتا ہے تو اس کے مال کو دیکھ کر نہ سمجھتا ہے نہ پھر ان کو ہونا چاہئے گا اور آقا اس کی قیمت لازم ہوگی مگر وہ مالہ دیوار خرقہ سے ہو گا ان کے خرقہ خود ان کے خرقہ سے ہوتا ہے تو ان کے لئے سکتے ہیں پھر ان کو اس کے لئے آقا کو دین میں لگایا نہ ہو تو حق نہ ہوگا وہ لگایا نہ ہوگا۔

قوله واذلوا لرحمة الله صبرنا انکم لو انکم لم تعلموا انکم لکاذبون اپنے آقا کے، جو نہ سمجھتا ہے کہ کوئی چیز فروخت کرے تو نہ کہے مگر یہ اس صورت میں ہونا چاہئے جب نام غرض ہو کر اس وقت اس کا اس کی کوئی میں مشا اچھی ہے ہے اور اگر وہ غرضی نہ ہو تو پھر ان دونوں میں فرقہ فروخت نہ ہوگی کیونکہ نام اور جو کھول کے پس ہے اس کا نام ہے اور اگر مہربانوں اپنے آقا کے ہاتھ میں اس سے فروخت کرے تو یہ جان نہیں کیونکہ اس کے حق میں قیمت کا مکان ہے مگر یہ نام صواب کے نزدیک ہے صاف نہیں کے نزدیک ہے لگایا نہ ہوگا۔

قوله واذلوا لرحمة الله صبرنا انکم لو انکم لم تعلموا انکم لکاذبون اپنے نام کے، جو کوئی چیز بولی قیمت سے یہ فقہان سے فروخت کرے تو یہ نہ کہے جس امر آقا نے قیمت پر قیمت کرنے سے پہلے مع اس کے مال کو کوئی تو فروخت باطل ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں قیمت آقا کی طرف سے اس غلام کے نہ فروغ ہو گئی اور آقا کا نام کے نہ فروغ نہیں ہوگا۔ جب قیمت باطل ہو گئی تو کوئی آقا اس کے، جو تو بہ قیمت فروخت کر دے کوئی بطلان قیمت کا مطلب یہ ہے کہ اب آقا اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا اس استثنائے میں لگایا نہ ہوگا۔

قوله واذلوا لرحمة الله صبرنا انکم لو انکم لم تعلموا انکم لکاذبون اپنے نام کے، جو کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس میں آقا کی حسب باقی ہے (اختلاف تو نہیں تھا کمالی میں ہے جب اس پر دین میں صواب آقا کو ان کے صورت میں آقا اس کے خرقہ غلاموں کو اس کی قیمت کا نام دے گا کیونکہ ان کا حق اس کی ذات سے متعلق ہے اور آقا نے اس کا ذکر اور اگر وہ ان کے لئے قیمت کا دین کے لئے قیمت کا دین کے لئے قیمت کا مطلب نام ہے ہوگا۔

قوله واذلوا لرحمة الله صبرنا انکم لو انکم لم تعلموا انکم لکاذبون اپنے نام کے، جو کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس میں آقا کی حسب باقی ہے (اختلاف تو نہیں تھا کمالی میں ہے جب اس پر دین میں صواب آقا کو ان کے صورت میں آقا اس کے خرقہ غلاموں کو اس کی قیمت کا نام دے گا کیونکہ ان کا حق اس کی ذات سے متعلق ہے اور آقا نے اس کا ذکر اور اگر وہ ان کے لئے قیمت کا دین کے لئے قیمت کا دین کے لئے قیمت کا مطلب نام ہے ہوگا۔

کتاب المزایع

مزايع کے بیان میں

قال	انہو خشیة	وہمہ	ملہ	المزایع	باللہ	وہمہ	ناظفہ	وہمہ
ام صاحب لڑائے	سیا کر تہل	یا پھٹی	ہر پھٹی	سا پھٹی	ہر پھٹی	ناظفہ	وہمہ	وہمہ

مزارعت فاسدہ کا بیان

توضیح: مزارعت یعنی زمین پر کھیتی باڑی کرنا۔ مزارعت فاسدہ کا بیان ہے کہ زمین پر کھیتی باڑی کرنا جس سے زمین کی حالت خراب ہو جائے اور اس کی پیداوار کم ہو جائے۔

تشریح: مزارعت فاسدہ کا بیان ہے کہ زمین پر کھیتی باڑی کرنا جس سے زمین کی حالت خراب ہو جائے اور اس کی پیداوار کم ہو جائے۔

والمزارعۃ المفسدۃ مزارعت فاسدہ ہے۔

لہذا مزارعت فاسدہ کا بیان ہے کہ زمین پر کھیتی باڑی کرنا جس سے زمین کی حالت خراب ہو جائے اور اس کی پیداوار کم ہو جائے۔

وہ مزارعت فاسدہ ہے جس میں زمین کی حالت خراب ہو جائے اور اس کی پیداوار کم ہو جائے۔

نزدیک باطن ہے صاحبین کے نزدیکی پر ہے اور اس کی نفی ہے۔

قولہ "وہوذا" ایہ مجھ کو کے روئے انکوئی میں زبطہ اور مشیت کی جڑوں میں متحدہ مساوات کی وجہ سے اس شرط کی نفی ہے کہ یہ میری میں انکو دور مجھ کے ساتھ نماز ہے کیونکہ خلاف کی اس روئے کے بارہ جواز مساوات نہ دیتا ہے کی وجہ سے جس میں جنی وہا کہتا کہ وہ ہے۔ جواب یہ ہے کہ نہ دیتا "ان الہی صلی اللہ علیہ وسلم" میں بھی نہیں خطر مباحوح میں سموا روح اللہ علیہ السلام ہے ہذا اپنے اطلاق پر ہے کی۔
 قولہ "ان دفع" ایہ ایک شخص نے مجھ کا باطن مساوات پر وہ ہوا میں کچھ بھی لکے ہوئے تھے ہر حال کی محنت سے اور وہ سچے ہیں وہ مساوات کی ہے اور ترجیح ایک ہے میں اور ان کی بہت سی تھی ہوا میں کچھ نہیں کیونکہ کمال اپنے کمال کی وجہ سے مستحق نماز ہے اور حسب حال ایک دیکھا تو اس کے کمال کو ملے نہیں رہا ہوا میں تھے کے بعد میں مساوات کو کہ نہ دیا جائے نہ داخل کیا میں تھی ہوا میں "ان" کے قول پر وہ

الشرع۔

کتاب النکاح

نکاح کے بیان میں

النکاح یحللہ بالانجاب والقبول بالظن ینہی بہما عن فحاشی اوہنی
 نکاح منع ہو ہذا ہے ایجاب و قبول کے لیے یہ ظنوں سے جس سے منع کیا جائے ہوا میں کہ یہ منع کیا ہو
 بائعہما عن الفحاشی والاحرام عن الشقاق مثل ان یلقوا زوجینی فیلقوا زوجینک
 ہوا میں سے ایک سے دوسرے سے منع کیا ہوا میں کہ یہ سے کان کرے اور ہوا میں کہ یہ سے منع کیا ہو

تشریح فقہ قولہ النکاح ایہ نکاح کے لغوی معنی میں ہوا قول ہیں۔ ۱۔ یہ شوہر کی نظر کی وجہ سے اور عقد کے درمیان مشترک ہے ظاہر صحاح سے
 بھی منہور ہوا ہے اور ای کو صاحب غایۃ البیان نے ترجیح دی ہے کیونکہ مشترک فقہ اپنے دونوں معنوں میں حقیقت ہوا ہے اور حقیقت ہی اصل
 ہے۔ ۲۔ معنی عقد میں حقیقت ہے اور وہی میں مجاز اصولیں نے اس کو امام شافعی کی جانب منسوب کیا ہے۔ ۳۔ وہی میں حقیقت ہے اور عقد میں
 مجاز ہوا۔ ۴۔ اکثر مشائخ کا قول بھی یہی ہے اور وہی پر صاحب مغرب نے جو دو معنی طہریا ہے بشرق قرآن وحدیث میں ہیں لفظ عام قرآن
 سے خالی ہوا میں ہوا میں مراد اہم ہے۔ ۵۔ قولانکحوا معانیکح آراء کم "مختلف" "احتمی" نہکح ووحا طیرہ "کے کس میں ہوا میں مراد
 نہیں ہو سکا کیونکہ عورت کی طرف نکاح کی اجازت بات کا ترجمہ ہے کہ یہاں عقلی معنی مراد میں کیونکہ عورت فعلی ہوتی ہے نہ کہ دل کی عورت
 کا ہوا میں کہ بائیں نکح۔ ۶۔ اس کے معنی معنی حواء اور بیع کرنا ہے حال النکاح

ان المصوب نہکح الا باسی النسوة والاولی البیانی

صاحب میٹھے ای کو اختیار کرے ہوا صاحب کافی و غیر نے ای کی بیوی کی ہے۔ عرف الی شرع میں نکاح اس عقد قسموں کا نام ہے جو
 بائعہ مفید ملک ہوا معنی ان کے دو چیز ہوا عورت سے نیکو میں کر اطلاق ہو۔

قولہ "یحللہ" ایہ نکاح کتاب قبول کے لیے یہ ظنوں سے ہوا ہوا ہے جس سے نہ ہوا میں کہ یہاں کیا جائے کیونکہ معنی اقرار ہوا میں ہوا میں اولی
 کرتی ہے بخلاف زمانہ حال کے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوا "اجزاء" معنی اجزاء "مشتق" سے مرکب ہوا ہے ہوا بخلاف "مقتبل" کے کہ وہ وقت نظر
 معنی ہوا میں ہوا ہے۔ اس لیے معنی کا صیغہ ہوا ضروری ہے خواہا کتاب قبول ہوا میں کے لیے ہوا میں ہوا میں ہوا میں کے لیے ہوا۔

دیکھتے ہوئے کہ یہ محبت کہتے تو مد واجب ہے "ولنا عاروی بن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نم بجمعہ علی شعی کا جمعہ علی اربع قبل لظہور ان لا تکبح امر اقر فی عدہ احتجنا " نیز نکاح بالکلی ثم نہیں ہوا کیونکہ اس کے ادا کام ہوتی ہیں مثلاً ما نکحک واجب ہوا صورت کے حق میں فروغ کا نسخہ ہوا غرض کا تمام ہوا، نیز مرد باہر کا ادب ہوا سوا اس تو میں یہ تعلیم نہیں کہ اس پر مد واجب ہے جبکہ کہ مسودہ کی کتاب اطلاق میں اس کی طرف اشارہ ہے اور اگر تعلیم بھی کر لیں تو جب یہ ہے کہ صورت کی طبیعت کے لئے اسے مرد کی طبیعت لائن ہو چکی اس لئے اس کے ساتھ محبت کرنے سے بڑا حقیقی و دلچسپ نہیں سمجھو کہ وہ طبع سے اس کے اس کے اس کے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے جائز الا نہیں ہوگا۔ مصلیٰ کہ یہاں میں ہونا نکاح ثم ہوگی اور میں جید ہوتی ہے۔

فولہ نیز وجہ الکسبیت ان اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے کہ تک حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "واللہ معصنات من اللہ" اور تو انکے اہل لیکن ان کی ہر صورت اور بہت سے صورت عورتوں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "والتکبیر والکسبیت کانت حسی بومن" نیز حدیث میں ہے "ان کے ساتھ وقت پر تاد کر اور جو مقلی کر کہ اس کے ساتھ کرتے ہو تو اس کے کہوں کی عورتوں سے نکاح نہ کرو، ان کا ذبیحہ کھانا نکاح نہیں ہے کہ اگر آپ سے مست امتداد ہے سے صورت پرست حلقہ نہ ترقی باظنیہ اور ایسی اب بہت سے ہیں۔

فولہ نیز وجہ نصیبات ان اس میں صاحب کے نزدیک سایہ عورت سے نکاح جائز ہے۔ نہ کہ میں کے نزدیک جائز ہو۔ یہ اختلاف اس بات پر مبنی ہے کہ فرقہ صابیہ اہل کتاب میں سے ہے یا نہیں؟ صابیہ میں پورا ہے کہ یہ فرقہ بہت پرستوں میں داخل ہے کیونکہ ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ اس صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فرقہ، جس میں ستاروں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ ان کی تعلیم کرتے ہیں جیسے مسلمان کہی کی تعلیم کرتے ہیں۔ اسی امتداد میں ہے۔ اس صاحب کتاب کہتے ہیں اگر یہ کوئی نئی قوم اور آسمانی کتاب ناپاویں۔ تجھے ہوں تو میں۔ اسے نکاح درست ہے ورنہ درست نہیں۔ جو حقیقت فقہاء متفق ہیں

وینجوز	للفسخ	والفسخ	ان	یجوز	فہو	حالیہ	الآخر
جو	ہے	عزم	مرد	اور	مرد	است	کے
کے	کے	کے	کے	کے	کے	کے	کے

بجالت احرام نکاح کرنے کا بیان

تشریح فقہاء قولہ دھوا زائغ دھورے کی اجازت کا احرام باندھے جانے ہوا اسلاف کے نزدیک اس سے احرام کی حالت میں نکاح کرنا جائز ہے عورت کا دل اور نکاح کرنے کا عزم ہو یا نہ ہو حضرت ابن مسعودؓ میں جس میں الکلی کی لئے نکاح تھا۔ صاحبیہ یہ اتفاق ہے جو نکاح عزم کو کہہ دے کہ یہ ہے یا واقعی النکاح نہیں ہوتا وہ جو نفی کے نزدیک جائز نہیں۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے "لا یسکح لصحرم ولا یسکح لکلی" ان کی دلیل یہ ہے کہ "حضرت علیؓ علیہ السلام نے حضرت میمونؓ سے فرمایا کہ اس کی حالت میں نکاح کرنا جائز ہے

سوال حضرت ابن عباسؓ سے طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے وصیت سے حضرت میمونؓ سے نکاح کرنے کی حالت میں نکاح کیا یہ قول جواب خود واقعہ طبرانی ہی نے حضرت ابن عباسؓ سے پند و طریق کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ تحریم ہے ان کے بعد کہنا ہے ہذا هو الصحیح "سوال یہ ہے ابن مسعودؓ سے خود حضرت میمونؓ کا قول "وایسے کہ ہے کہ" حضور علیؓ علیہ السلام نے میرے ساتھ نکاح کرنے کی حالت میں نکاح کیا تو انہی کے جواب پر یہ ابن مسعودؓ کی روایت کا موازنہ نہیں ہے جو حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے اور اسے کہتے ہیں کہ وہ عہد میں نکاح کیا

یہ اختلاف فقہاء کی ان میں میں ابن مسعودؓ سے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت کا موازنہ نہیں ہے اور اسے کہتے ہیں کہ وہ عہد میں نکاح کیا

باکرہ و شیبہ کے احکام

توضیح الفاظ بکرہ گوشتی نر یا عیب۔ شہیر سے جدا شدہ عورت اجبار۔ زبردستی کرنا بکرت یا بکرہ۔ روتا صحت۔ دانا اجیرہ۔ کوتاہ جرح۔ زخم جنس۔ بلوغ کے بعد بخت یا شادی دینا اجبار۔ منج بکر۔

تشریح الفقہ قولہ ویضفہ الخ تو ازاد عاقل بالغ عورت کا نکاح اس صاحب کے نزدیک ولی کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ بلکہ عاقلین کے نزدیک ولی کی رضا پر موقوف ہوتا ہے۔ امام، لک اور امام شافعی کے نزدیک ولی کی رضا کے بغیر عورتوں کو نکاح کا اختیار ہی نہیں کیونکہ حدیث میں ہے "لا نکاح الا موافقۃ"۔ یعنی یہ ہے کہ آیت قرآنی ہے "مترقبوں کے لئے نکاح کا اختیار طہریت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ" لا جناح علیکم فيما فعلتم لهن أنفسهن" حسن تنکح زوجا غیرہ" ملا فیصلو ان ان یکمن ازو یبعن" نیز صحیح مسلم میں مرفوع حدیث ہے کہ "نکاح عورت اپنی ذات کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اپنے ولی کے" "مصرم ہو انک بالذوات پر ولی کو جبر کا حق نہیں بلکہ وہ خود بخود ہے۔ یہ روایات ہے کہ مکہ کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنا نکاح ولی کی رضا پر رکھے تاکہ اسے حیائی کی طرف منسوب نہ ہو۔ امام شافعی، امام مالک، کاتبی۔ یہ سب اول تو امام بخاری اور ترمذی ان یمن فرماتے ہیں کہ اکثر اہل ولی کے باب میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں جس کی تصریح زہبی وغیرہ میں موجود ہے اور اگر صحت تسلیم کرنی جائے تو حدیث میں سوال کی نفی مضمود ہے نہ بخاری۔

قولہ اجبار علیہا لیکر الخ عاقل بالغ عورت کہان کا ولی نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا کیونکہ عاقل بالغ بذاتہ کی ہر سے روایت اجبار مافوقہ جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ "ایک باکرہ زانیہ مختصر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ رسول اللہ! میرے والد نے میری شادی ایسی کر دی کہ وہ مجھے نا پسند ہے آپ نے اسے اختیار دیا ہے۔" نیز "پ کا ارشاد ہے کہ "باکرہ زانیہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔" اس روایت کا عموم واضح و کفایت ہے کہ بالغ باکرہ پر کسی کو نکاح ہے اجبار نہیں نہ باپ کو اور نہ کسی اور کو حتیٰ کہ امام شافعی اور زہبی یمن بن حنفی ابو یوسف سب اس کے قائل ہیں۔ امام شافعی ان "اول کے عموم و مطلق کو چھوڑ کر "الغیب احق بنفسہا" کے تسلیم کو اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ باکرہ عورت پر بھی اجبار ہے۔ حالانکہ بقول ابن رشد منہوم سے عموم و مطلق کو لی ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔ "والجب اجازت" "لا تنکح البکر حتی تستأذن" کے عموم پر عمل کرتے ہیں تو چاہے باکرہ منہومہ پر وہ اجبار ہے کیونکہ نکاح میں باکرہ اس لئے کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ کا نکاح ان کی کسی میں اختصرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا فکان ظلم مستطی من العموم۔

قولہ والد استأذنها الخ باکرہ بالغ عورت کے ولی نے اس سے نکاح کی اجازت چاہی، اور وہ عورت دیکھ کر یا یا یا اور زہری کی تو اس کا یہ عمل رضائی نہیں ہے کیونکہ حدیث کے خلاف ہیں "سکونھا لہا لہا" اور "سکوت کی پر نسبت ہونے کی" اور "لا ترضیت کے" لہذا پر کیا ہے۔ اس لئے ظلم سکوت کے ساتھ لاحق ہے۔

قولہ والما قال لا زوج الخ زمین میں اختلاف جو اثر پر لکھا ہے کہ حق بن حنفی نے زانیہ کی بیوی کی نفی نہیں کی ہے تو دور دیا تھا۔ نیز کہنے کے پاس نہیں کہ اس عورت کا نکاح معتبر ہو گا۔ امام صاحب کے نزدیک باقی ائمہ صاحبین کے نزدیک عورت کی خبر کے

یعنی احمد اپنی روایت میں علی بن ابی طالب اور ابو جہر اور شافعی نے خود ان کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔ لیکن حنفی میں باقی ائمہ میں اس طریق میں ایسا نہیں دیکھا۔ دوسرے فقہاء اہل حق میں ان میں بھی نہیں لیکن علی بن ابی طالب اور ابو جہر نے خود ان کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔ لیکن حنفی میں باقی ائمہ میں اس طریق میں ایسا نہیں دیکھا۔ لیکن احمد اپنی روایت میں علی بن ابی طالب اور ابو جہر اور شافعی نے خود ان کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔ لیکن حنفی میں باقی ائمہ میں اس طریق میں ایسا نہیں دیکھا۔

ما تَحْزَنُ، غَيْرُ وَجْهِ عَ كَرْتُو نِي صَ: جَہِیْن كَے قَوْلِ مَ عَ۔

قوله وينفذ النكاح ان نكاح براس الله سے ہو جاتا ہے نہ اس کے لئے مرد و مہترغ ہو۔ جیسے نكاح الكون مرقہ و یا نكاح یمن غنی
 ان ترمذیہ کیلئے مہترغ ہو جیسے نكاح مرقہ و نكاح یمن غنی۔ اور ادا شدہ وہ کہ اگر کوئی نكاح یمن غنی کے لئے مہترغ
 نہیں بلکہ نكاح یمن غنی کے لئے مہترغ ہیں۔

[illegible]

اولیاء مشکات کا بیان

تشریح مفقہ قولہ هو العصۃ الخ باب کلاخ میں دل دی ہوتا ہے جواب دراشت میں معصہ خدہ ہوتا ہے مگر کلاخ کا تو نام نہ ہوتا تھا لیکن یہ باب وادوا پر وادوا صحاح میں پھر پھر اراعی ماسویہ پھر موسوی کے معصیت سے پھر زادی نامہ عام منہم بابت کے ہاں باب کے علاوہ وادوا نامہ شافعی کے ہاں باب وادوا کے علاوہ وادوہ کے لئے الایت نکاح نہیں ہے۔

قولہ و ان ذویہما انہما کبریٰ یا کبریٰ کا نکاح باب و در کے علاوہ کسی اور ولی نے کیا تو باطل ہے کہ بعد ان کا اختیار ہوگا کہ نکاح مقرر نہیں جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ اختیار منسوخ ہے۔ امام ابوہریرہ اور ابو قتیبہ کہتے ہیں طرہ نہیں فرماتے ہیں کہ باپ والا کے علاوہ دیگر اولاد منکرہ و ان شغلہ نہیں ہوتی جتنی باپ و مادر ہیں۔ ولی ہے کہ ان کے مقدمہ کو از سر بار پاس نہ دیں۔ ان کے متنازعہ میں ضمنی اہلیہ ہو جائے گی۔

قبول و اذاعتاب فرمایا کہ اگر توبہ والی غیر مصلحہ غائب ہو جائے تو اس سے روئے دلی کے لئے اطلاع کر دینا چاہئے کہ اس کے بعد قرعی دلی نہ پڑے ورنہ دلی کی طرف سے ہوا کے بل بوتے پر مصلحہ صاحبِ قرب سے نزدیک ہے

محمد حقیف احمدی

غَمِيهِمْ وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ لغيرِ الْآبِ وَالْأَخِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَا لَهُ شَاكِرِينَ

کفایت (ہمسری) کا بیان

میں شامی کرے گا ایا، ان میں فقر و فاقہ نہ رہے۔

سلام علی بھی کفایت ذکر کرنا ہے۔ وقت ذکر الحوی کلہا فی بیتہ۔

إن الكفاءة في النكاح تكون في

مت لها بت بديع قد ضا

نعمیب و اسلام کلاک حرفہ

صحة وديانة

وَبَصَّحَ الْكَفَّاحُ وَإِنْ لَمْ يَنْسَمِ إِلَيْهِ نَهَرًا وَأَقْلَبَ الْمَهْجُورَ عَشْرَةَ فَرَاغِهِ فَإِنْ مَضَى أَقْلُ مِنْ عَشْرَةٍ
 كَمَعَ بِهِ تَلَايَا مُرَوِّجٍ بِرَبِّهِ خَيْرٌ مِنْ كَمَرٍ مَعْدٍ بِرَبِّهِ دَمٍ فِي أَرْضٍ دَمٍ مِنْ بَرٍّ مُرَوِّجٍ
 لَهَا عَشْرَةٌ وَإِنْ مَضَى عَشْرَةٌ مِمَّا زَادَ لَهَا. الْفَسْفُورُ إِنْ دَخَلَ بِهَا أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ فَإِنْ طَلَّقَهَا
 تَوَضَّعَتْ كَرْنِ نَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ وَكَرْنِ نَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ وَكَرْنِ نَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ
 قُلِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُسْلِمَاتُ فَلَهَا بِحُفِّ الْفَسْفُورِ وَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَنْسَمِ لَهَا مَهْرًا أَوْ تَزَوَّجَهَا
 بِحَبْتٍ مِنْ غُلَّتْ بِهِنَّ حَبْتٌ أَوْ بِرَبِّهِ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 عَلَى أَنْ لَا مَهْرَ لَهَا لَهَا مَهْرٌ مَثَلُهَا إِنْ دَخَلَ بِهَا أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ وَإِنْ طَلَّقَهَا قُلِ الْمُسْلِمُونَ
 إِنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 بِهَا وَلِلْعَلْوَةِ قَلْبًا مَشَقَّةً وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَوْبَابٍ مِنْ كَسْبَةٍ مَبْلُغًا وَهِيَ دَارُغٌ وَبَسْمَلٌ وَ مَشَقَّةٌ
 بِهَا حَبْتٌ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 وَإِنْ تَزَوَّجَهَا قَسَمْتُ عَلَى خَيْرٍ وَأَجْمَلُ ذَلِكَ الْكَفَّاحُ جَانِبُهَا وَمَهْرُهَا وَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَنْسَمِ
 أَوْ طَلَّقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ وَكَرْنِ نَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ وَكَرْنِ نَاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ إِلَّا عَشْرَةٌ
 لَهَا مَهْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَلَى تَسْمِيَةِ مَهْرٍ لَهَا إِنْ دَخَلَ بِهَا أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ وَإِنْ طَلَّقَهَا قُلِ
 الْمُسْلِمُونَ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 الْمُسْلِمُونَ بِهَا وَالْعَلْوَةُ لَهَا الشَّقَّةُ وَإِنْ زَادَ لَهَا الْمَهْرُ نَقَدَ الْحَقِّبُ لِرَفْعَةِ الْمَزَادَةِ إِنْ دَخَلَ بِهَا
 طَلَّتْ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ وَ تَسْمِيَةُ الْمَزَادَةِ بِطَلْقِ الْقُلِ الْمُسْلِمُونَ وَإِنْ طَلَّقَهَا عَدَّةً مِنْ مَهْرِهَا صَحَّ
 وَ إِنْ شَاءَ وَ مَقَادِمُ حَبْتٍ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 الْفَحْطُ وَإِذَا خَلَا الزَّوْجُ بِالزَّوْجَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا نَدْيٌ نَدْيٌ مِنْ الزَّوْجِ لَمْ يَكُنْ حَبْتٌ لَهَا حَبْتٌ
 كَمَعَ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 الْمَهْرُ وَ عَدَّتْهَا الْعَدَّةُ وَإِنْ كَانَ مَعَهَا مَرْغَبٌ أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ وَ مَقَادِمُ حَبْتٍ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 أَوْ عَدَّتْهَا أَوْضَاعَتْ غَلَّتْ وَ مَقَادِمُ حَبْتٍ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 حَبْتٌ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 لَهَا حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ
 بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ

وَهِيَ الَّتِي حَقَّتْهَا قُلِ الْمُسْلِمُونَ وَلَمْ يَنْسَمِ لَهَا مَهْرًا

أَوْ تَزَوَّجَهَا بِحَبْتٍ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ كَمَا تَقَعُ فِي كَلَامِ الْحَبْتِ بِهِنَّ حَبْتٌ

مہر کا بیان

تشریح لفظ قولہ وبيع النكاح الخ نکاح صحیح ہے کوہرہ کرنا کیا ہو یا اس کی نفی کر دی ہو کیونکہ نکاح عقد اشخاصی کا نام ہے جس کے انوی معلوم میں مال و غیر نہیں۔ آیت "لا جناح علیکم ان تنكحوا النساء منکم من اوتوا منہن فوطئوا" سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بائعہ مہر ہائی کا تحقیق ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ طلاق اگر قبضہ مہر پر ہی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ محنت طلاق ذکر مہر پر موقوف نہیں بلکہ شرط ہے۔ واجب ہے۔ لقولہ لعلی "ان تنكحوا ما موالکم"

قولہ اقل المہر الخ مہر کی کثر مقدار ہمارے لئے وہی درجہ تمام مالک کے نزدیک وہی دیار یا زمین درجہ اہم خبرہ کے نزدیک یا بیع درجہ اہم خبری کے نزدیک یا بیس درجہ امیر کے نزدیک یہاں درجہ ہیں۔ امام ثنائی و ائمہ فرماتے ہیں کہ جو چیز حق میں شریعت میں مکتبی ہے وہی نکاح میں مہر میں مکتبی ہے کیونکہ مہر عورت کا حق ہے یہی جس مقدار پر وہ رضی ہو جائے وہی مہر ہے۔ ہماری دیکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مہر درجہ مہر سے کثر نہیں ہے بلکہ یہ روایت کثرت طلاق کی وجہ سے وہ خبر میں مکتبی ہوئی ہے اس لئے لائق بحث ہے۔

قولہ ولم یسم لہا الخ اگر بوقت عقد مہر ذکر کیا ہو یا اس کی نفی کر دی ہو تو مہر محنت کوہرہ مثل ملے گا اگر شرط نہ کر لی ہو یا مہر نہ ہو۔ حضرت ابن مسعود سے سوال ہوا کہ ایک شخص نکاح کے بعد غولی سے پہلے مہر مقرر کئے بغیر انتقال کر گیا تو اس کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: مہر مثل دیا جائے گا۔ اس پر حضرت عقیل بن مانیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نے روح بنت اشدق کے لئے بھی حکم فرمایا تھا۔ "اذا کرہ علی سے پہلے طلاق دے دے تو عورت کو حد یعنی لیکن چادر اور منی دی جائے گی۔ حضرت عائشہ و ابن عباس سے حد کی ایک مقدار روئی ہے مگر ہمارے نزدیک واجب ہے۔ لقولہ لعلی "و موعود علی الموعود فہو وہی و علی المفسر فہو اہ" امام مالک کے نزدیک حد مستحب ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے اس کو حسان سے تعبیر کیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آیت میں حدود اس کے معنی مشتاقہ محدودہ کہ در عقد حساب واجب ہے و مال میں اس کے معنی میں کوئی نہ کیا جائے گی۔ اسی بخیر و الواجب و موعود علی ذلک استقامہم"

قولہ و اذا خلا الزوج الخ طوط مجتہد علی کے حکم میں ہے کہ جس طرح دل سے مہر مذکور ہوا ہے اور ان فقہاء کی رائے کی عود حدت واجب ہوتی ہے اس طرح طوط مجتہد سے جو چیز لازم ہو جاتی ہیں وہ ضرور مطلق الذکر یا بار دیوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جس نے بیوی کی لہذا منی نکھی یا اس پر نظر کی تو اس پر مہر واجب ہو گیا" داخل ہو چکا ہوگا مگر محنت طوط کے لئے مواثی راہد کار ہوتا شرط ہے۔ انفع منی جیسے ان میں سے کوئی نہ ہوا ہو۔ انفع منی جیسے درجہ مہر کے درمیان کسی شہرے کا مال شخص کا مال ہونا۔ انفع منی جیسے فرض یا مثلی حج کا احترام ہونا۔ انفع منی جیسے عاقدہ یا بخت ہونا۔

قولہ و مستحب الخ طوطات چار ہیں۔ ۱۔ مطلقہ جس کا طلاق باہر ہو ورنہ دل سے پہلے طلاق ہوئی ہو اس کے لئے حد واجب ہے۔ ۲۔ مطلقہ مطلقہ جس کا مہر نہیں ہو۔ ۳۔ یا زمین نہ ہو ان دونوں کے لئے حد مستحب ہے۔ ۴۔ مطلقہ غیر مطلقہ جس کا مہر نہیں ہو اس کے لئے حد واجب ہے نہ مستحب ہے۔ ۵۔ جو مطلقہ مطلقہ یا طوطات سب شہرہ کی ہے۔ ایک صاحب مہر "مہر" نے انہیں مستحب لکھ لی۔ ۶۔ ایسے ہیں جن صاحب کتاب اور فقہ کے لحاظ سے مطلقہ ۴۔ کے لئے بھی حد مستحب ہے۔

۱۔ انفع منی جیسے عاقدہ یا بخت ہونا۔ ۲۔ انفع منی جیسے درجہ مہر کے درمیان کسی شہرے کا مال شخص کا مال ہونا۔ ۳۔ انفع منی جیسے فرض یا مثلی حج کا احترام ہونا۔ ۴۔ انفع منی جیسے عاقدہ یا بخت ہونا۔ ۵۔ انفع منی جیسے عاقدہ یا بخت ہونا۔ ۶۔ انفع منی جیسے عاقدہ یا بخت ہونا۔

ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج تھا کہ اسے منع فرمایا ہے پھر محبت خدا کو کیا مطلب؟ جواب میں سنت اس لئے ہے کہ میں میں جو بھی ہوگا۔
یہ سب پر مشتمل الہیہ کردی کہ تو حقیقت میں بظاہر نہ دیکھ سکتا کیونکہ اسے میں کہ دراز عیش و عشرہ طری میں یہ کدو میں سخت غلیظ اور دھنسل
غلیظ و ککھوت اور ہے۔ اگر سب کا کھان ٹھیکہ اشتراک ہوگا تو کبھی یہ سمجھ سکتے ہیں کہ میں میں کدو میں بڑا چاہتا ہے میں میں میرے فیاض صراحت
نہیں دے رہی صورت میں خدا کا علاج یہ ہے کہ بظاہر مشرب الہیہ ہے جیسے کوئی شخص میری شراب یا خمر میں کھین کر کے کہ اس کی کھین کاغلیز ہونی
ہے اور مشرب الہیہ ہونا ہے۔

فولہ وہن فروج حشر ان لا یشر بہ کما۔ اور یہ خدمت کرنا تو کون کی قسم و عوام غلبہ سو تو ہر صورت کی خدمت شکر کر کے کیا کرنا
میں کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشرب دیا جاتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ ان کے یہ اصل یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
کاغلیز کا کھین ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یاد خدمت، اس کی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
تہ خدمت کے منتہی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

فولہ ولا یجوز مکان عہد ان عام جہان سے ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یہ تو کھین کرنا ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یاد خدمت، اس کی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
تہ خدمت کے منتہی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

فولہ جنی حیوان ان آیت شمس۔ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یہ تو کھین کرنا ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یاد خدمت، اس کی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
تہ خدمت کے منتہی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

وَبَكَاحُ الْفُتُوحَةِ وَالْفُتُوحَةِ بِأَجْزَاءِ

اور یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

نکاح متع کا بیان

تحریر النکاح۔ فولہ نکاح النکاح ان صورت سے ہوا ہے کہ میں میں ان تک یا ایک دفعہ تھوڑے عرصہ میں ہوا تو اس کو نکاح کہتے ہیں
ان میں میں کہ میں میں ایک دفعہ تھوڑے عرصہ میں ہوا تو اس کو نکاح کہتے ہیں۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
یاد خدمت، اس کی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔
تہ خدمت کے منتہی ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

اور یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔ امام شافعی کے یہ ہے کہ یہ ہوا تو اس کو جو کھین کرنا ہے۔

تکاح فضولی کے احکام

تشریح مسئلہ فرماؤ ترویج العداوت اس سے پہلے یا ولایت میں مکاح عقبہ والا بعد میں یا ولایت کے بعد اس سے پہلے؟
 اس کا سہارا کتب کا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ مکاح عقبہ کے بعد اگر کسی نے نکاح کیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے اور اس کے نکاح
 کی اجازت پر اختلاف ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح ناجائز ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح جائز ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح ناجائز ہے۔
 کے ہیں۔ ان کے بعد یہ فرمایا کہ اگر کسی نے نکاح کیا تو اس کے نکاح کی اجازت ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح ناجائز ہے۔
 فقیر کا خیال ہے کہ اگر کسی نے نکاح کیا تو اس کے نکاح کی اجازت ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح ناجائز ہے۔
 سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کیا تو اس کے نکاح کی اجازت ہے۔ بعض نے فرمایا کہ نکاح ناجائز ہے۔

قولہ "وہ اصغر" کوئی الجھبٹ کھانے میں، تو کمرے کے دروازے پر جھانپ کر دیکھ کر، یہ بات میں غلطی محسوس ہو گئی۔
 کے حلق میں کوئی غرت ہائی نہیں دیتے۔ یہاں تک کہ ٹھنکے واسطے کھاندہ واسطے میں کھانا آئے۔ انکار مقدمہ کے لئے کہ اس میں، ان کا ہاتھ
 جوتے پہنچیں گے میں، ان کا ہاتھ اندھ کی سرجسٹری میں لکھ کر مچھتے مچھتے کے لئے دھڑک رہا ہے۔ اہل یہ کہ لڑائی جھگڑا کی حالت میں ہاتھ
 مرض غصہ کی حالت میں ہوتا ہے، تو یہ کہ وہ ہر حال میں کمرے کے باہر ہوتا ہے اور اندر دھڑک رہا ہے تو اس کا اس کوئی بھی مطلب نہیں ہوتا کہ اس نے
 ان کی زبان کے، تو خوش قسمت ہو جائے کہ اس کے ہاتھ کو، یہ کہ اس کے ہاتھ کی غلطی سے ہر گاہ کہ اس نے اس کا ہاتھ ٹوڑنے سے لپک کر اٹھوڑا، یا اس کا ہاتھ
 مخالفہ یہ کہ اس نے اس کے ہاتھ کو۔

[illegible]

فولہ نما علی حروف تہجی میں تھی، وہ درجہ اولیٰ کے حکماء نے لکھی تھیں۔ ان کا نسخہ اب انجمن ترقی و ترویج دہلی میں موجود ہے۔ یہ ایک ہی نسخہ ہے جس میں درجہ اولیٰ کے حکماء نے اس کے نسخہ فرمایا ہے۔ چونکہ وہ نسخہ لکھنے والے یہاں تک نہیں گئے تھے کہ ان حالات کے علاوہ ہر ایک کے یہاں اس کی وضاحت کے ساتھ جائزہ لے کر وہ نسخہ دوبارہ تصحیح کرے۔

یہی ہے کہ ان کے لیے ان کی تعلیم کے لیے اور یہ امت کا حق ہے۔ اور میں نے اس کے لیے کام کیا ہے۔

[illegible]

کی تادیب ہے گی ورنہ تفریق کر دی جائے گی ، یہ مشافق فرماتے ہیں کہ اس دم پیش نہیں کیا جائے گا بلکہ اگر وہ غلہ اور دوا دیتی تو ان کی فرقت ہو جائے گی اور بعد از دخول قیام میں پیش کیے بغیر تفریق کر دینی چاہئے گی ۔ یہی دلیل دیکھ کر ابیہ استامیر زہد معقولان بنو سیدنا محمد کے ان اسلام لے آئیں تھیں ۔ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم لے کر تفریق نہیں کی ۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں کان پر ہر قرار دے گا پھر قاضی کی تفریق طلاق پائی ہوگی اگر غور اسلام سے نکلا کرے گا اور اگر وجہ نکلا کرے تو طلاق کے بعد جس نے ہوئی ۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں مردوں میں کوئی جگہ جگہ فرقت میں زوجین خریک ہیں ۔ مگر فقہین یہ فرماتے ہیں کہ شوہر اسلام قبول کرنے کے بعد بیوی کو روکے رکھے پر فائدہ ہے کسی کی طرف سے تو خنی تاب ہو سکتا ہے بخلاف حوریت کے کہ وہ طلاق کی اثر نہیں پیدا تو خنی اس کی طرف سے واجب نہیں ہو سکتا ۔

وَاِذَا اُسْتُخْتُمَ الْغُرَّةُ فِي دَارِ الْغَرْبِ لَمْ تَقْعَ الْغُرَّةُ عَلَيْهَا حَتَّى تَجْعَلَ ثَلَاثَ جِصَمٍ اَوْ اَحَاثٍ
 دِیہ سہلان سو جیسے حوریت و دار الحرب میں تو اس پر نرسہ دیتی نہ ہوگی یہاں تک کہ وہی کوئی مٹی یا مٹی جیسے جیسا آ جاوے
 ثَلَاثَ مِنْ رُزْجِهَا وَاِذَا اسْتُخْتُمَ رُزْجُ الْكُفْرِ فَيَقْعُ عَلٰی بِنَاكِهَتِهَا وَاِذَا اُخْرِجَ اُسْتُخْتُمَ الرُّزْجُ بِلَا
 تو حوریت شوہر سے پاؤں ہو جائے گی جب کہ یہ حوریت کا شوہر مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے کانچ پر رہیں گے جب وہ ان کی مٹی سے کوئی مادہ پانے پانے
 مِنْ دَارِ الْغَرْبِ فَسَلِمًا وَقَعَتْ لِبَنُوْتِهِ عَلَيْهَا وَاِنْ سَلِمَ فَقَدْ سَلِمَ لِبَنُوْتِهِ سَلِمًا وَاِنْ
 دار الحرب سے مسلمان ہو کر تو ان میں یہ حال آج ہو جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی قید کر لیا جائے تب بھی یہی حال ہو جائے گا اور اگر
 شِئًا نَقَلَتْ فَقَعِ الْبَنُوْتَةُ وَاِذَا اُخْرِجَتْ الْغُرَّةُ لَيْسَ مَهْجُوْرَةً جَزَلَهَا اِنْ تَخْرُجَ فِي الْمَخَالِ وَ
 ہاں تھوڑے بگڑے ہو جائے گا تو یہاں سے وہ بھی حوریت اور اسے وہی آ جائے حوریت کر کے تو اس کے لئے چاہئے کہ وہ نبوی کریم کے لئے انکار کرے
 اَدْعَاةً عَلَيْهَا بَعْدَ اِنِّیْ خِفْتُ رَجْعَهُ لَكَ وَاِنْ كَلَّتْ خَابِلًا لَمْ تَخْرُجْ حَتَّى تَصْعَ حِفْلُهَا وَاِذَا
 کی بھرت میں کسی ام صاحب کے نزدیک نہیں کہ وہ جلد ہو تو نکلیں نہیں تو مٹی پر نہ کہ ۔ وہ کل ان کے جیسے
 رَزَقَ اَسَدَ لُزُوْجِیْنِ عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَعَتْ لِبَنُوْتِهِ عَلَيْهَا وَكَتَبَ الْغُرَّةَ بَعْدَ طَلَاكِ لَانِ
 مرد پر ہوا ہے زوجین میں سے کوئی اسلام سے تو ان میں فرقت واقع ہو جائے گی اور یہ کہ ۔ ورنہ یہ طلاق نہیں اگر
 كَانَ الرُّوْحُ هُوَ الْمَرْبُوتُ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا ثَمَنٌ اِنْ اُتْمِرَ وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا ثَمَنٌ وَاِنْ
 مرد اسے وہاں شوہر ہو اور وہ نبوی سے محبت کر چکا ہو تو اس کو پورا کرے گا اگر محبت نہ کی ہو تو نصف سے گا اور اگر
 ثَمَنٌ جَنَى اَسْرَافًا لِّقُلِّ الدُّعْوَى فَلَا تَهْوُ لَهَا وَاِنْ حَفَّتْ اَرْكَاسُ نَعْدِ الدُّعْوَى فَلَهَا جَمِیْعُ
 مرد ہونے والی حوریت پر محبت سے بچے تو اس کو سزا دے گا اور اگر وہ مرد نبوی محبت کے بعد تو اس کو پورا
 اُتْمِرَ وَاِنْ اُرْتَدَتْ خَتَمَتْ اَسْلَمًا مِمَّا فُتِنًا عَلٰی بِنَاكِهَتِهَا وَلَا يَخْرُجُ اِنْ يَخْرُجَ الْغُرَّةُ فَسَلِمًا
 مرد نے اگر اور اگر وہاں ایک ساتھ مرد ہونے کا ایک ساتھ مسلمان ہو گئے تو اسے نکاح پر رہیں گے مرد نکاح میں نہ ہو سکتا مسلمان
 لَا مَرْوَنَةٌ وَلَا تَكْفِیْرٌ وَكَذَلِكَ الْمَرْوَنَةُ لَا يَخْرُجُ عَنْهَا فَسَلِمًا وَلَا كَافِرٌ وَلَا مَرْوَنَةٌ وَاِذَا

۱۔ تا کہ ان سدا میں قرآن انہی سے لان سی حقیقت اور نہ اسلمو اولہ نعرہم الفصلۃ تعدید الانکحة لان قبل ازندادہ مرد و ولع جملہ

بلا جماع قضا تحت جہالة التاريخ يجعل فی حکم کاذب و جب حینہ ۱۲

[illegible]

اور ان کے بچے نے اس کو بھی اپنی ماں کے لئے چاہا۔

[illegible][illegible]

ان کان للزجاجي احوال خزان فعلیه ان بفضل دانها می افکند. مگر چون گفته اند و می بینیم که

احکام رضاعت کی تفصیل

[illegible]

فونہ و کل حصیں اٹھ کر دو چوں نے کسی ٹیکسی جو رست کا دروازہ بند ہو تو ان میں رست ہی کوئی صواب نہیں کیونکہ اگر دروازہ بند ہو جائے گا تو وہاں سے پتہ دو دروہوں آپس میں وہ شریک بھائی ہیں لیکن عورت اگر ایک شہر سے پتہ دو دروہوں سے ملے گی تو اس طرح شہر خوار کا راز کھلا اور اس کی دایہ کے گڑ کے درمیان ملت نہیں کیونکہ وہ دونوں رضاعی بھائی لیکن ہیں نیز آپ کے پوتے کے درمیان بھی ملت نہیں کیونکہ دایہ کا پوتا جیسا کہ ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

قولہ و اذا حملت من امرئک فکرم ۱۰۰۰ دینار کے برابر ہے۔ اے عورت! اگر تیرے بطن میں ایک بچہ ہو تو دے جس حرمت کا جس سے
 وہ ہے۔ اگر تیرے بطن میں دو بچے ہوں تو دے جس حرمت کے دو حصے سے حرمت اور اس ایک حصہ کی حرمت کی ہر دوسرے
 نے حصہ اس حرمت میں لگے گا۔ نیز جو بچہ کہ ۱۰ حرمتوں سے ماحول ہو گا تو اس سے حرمت صد بار ہے۔ اس میں بھی یہ کہ جس
 حرمت سے نہ شریعت نے منع کیا ہے اور ۱۰۰ دینار میں بھی اس سے ٹھونٹا جائے گا یہ چیز ۱۰۰۰ دینار میں بہرہ لے کر جو دوسرے مخالف مسئلہ مبارک
 ہے۔ اس میں جو اس میں نہ جواز ہے نہ حرام ہے۔ اس لئے کہ وہ موضع حرمت سے ملنا ہو گا جس سے اس کے جہاد میں کمال کرنے کا ہونا قابل ہوتا ہے۔

فولہ لیں، مہر حسین اسے انگریزوں کو دے دو، جو حکومت کو دے دو، اور اب اسے کون دے گا؟ یہاں تک کہ ایک نابالغ کا اعتبار ہوگا۔ نام نہان صاحب سے بھی نہیں دے دیتے ہیں، یہ تو کہہ کر انہوں نے لڑائی ادا ہو گئے ہیں، اقل و اکثر کے پہلے ہی جانے والے امام محمود زفر کے کفر ایک دنوں سے حرمت نہایت ہو چکا ہے، کئی بڑے بڑے علماء نے نابالغ نہیں دیتے۔ مگر وہ فلا، فلا، بعض مسلمانوں کا لانا، انھیں انھیں دے کر حریف غلہ زراعت کو دے دیتے۔

[illegible]

رضاعت کے باقی احکام

تشریح فلسفہ کوئے و طاعون روح المر جلی ان ایک شخص کے کان میں کبیرہ وضع کیا اور قیاس قیاس۔ کبیرہ کے منہ پر کپڑا باندھ دیا اور اس کے منہ سے آواز نہ آئی۔

توضیح: فلسفۂ احمدی - صحت کے دن گزارو۔ معتبر بنی۔ دم صرف کرنا نہ چڑیہ، یعنی ہوائی سے اسم فاعل ہے۔ یہ تہذیب یعنی تہذیب و ملک مل فارکب نکلی۔ سے - ستارہ ہے۔ عرب کا ستارہ ہے کہ جب کوئی نئی چھڑا لگاتے ہیں تو کسی کمرے پر کسی ڈال دیتے ہیں غلطیہ - غلو سے ہے بڑی - عداوت سے ہے نہر ملک - شرف سے ہے۔ آؤ کرنا مجھوں کا تقاضا - شرافت یعنی روپیہ لاؤ مٹا آخری (ن) کو، روپیہ غلب - غلبہ - شیعہ - کالی بخش بدترین - جیل - مراد۔

[illegible]

قولہ وبعینہ المکھبات اربع کتایات سے وقوع طلاق کی توضیح ہے کہ زوجین کے عہد نکاح میں جو ہے۔ حال حاضر رضامندی
نظمی حالت مذکورہ طلاق اور نکاحی الفاظ میں بھی ممکن احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ ان سے طلاق کا رد بھی ہو سکتا ہے اور اس کا جواب بھی ہو سکتا ہو۔ جیسے
مقتضی استنبطی کہ اگر بی۔ دوم یہ کہ ان میں سبب و غشیم کی مناسبت، زائد جرمہد کی بھی حلاوت ہو۔ جیسے طلاق طریقہ "عمراناً نہ" حلف۔ سوم یہ کہ ان
سے طلاق کا رد نہ ہو اور نہ ان میں سبب و غشیم کی مناسبت ہو لیکن جواب دہنے کی مناسبت ہو جیسے استنبطی کہ اگر بی۔ دوم یہ کہ ان میں سبب و غشیم کی مناسبت
حرفہ لغوی کی مراد نہ ہو اور نہ ان میں سبب و غشیم کی مناسبت ہو لیکن جواب دہنے کی مناسبت ہو جیسے استنبطی کہ اگر بی۔ دوم یہ کہ ان میں سبب و غشیم کی مناسبت
کتایات نیست پر موقوف ہیں اور مذکورہ طلاق کی حالت میں صرف یہی قسم کے کتایات نیست پر موقوف ہیں۔

خود کو ان غوی شخصیات پر غارت خانے سے اٹھائی اور ان تک جو کتابیں اس کے پاس تھیں ان سے وہ ایک عظیمی واقعہ ہوئی۔ امام زفر کے ہاں دو جوان کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں تھیں وہ بھی ہوتی۔ کیا وہ ہے کہ انہیں انہیں نہیں کہتے۔ پھر امرتسر کی نیت کر کے تو تین واقعہ ہو جائیں گی لیکن تین کا وقوع حقیقت میں ہوا تو ان کا کیا اس لئے ہو گا کہ ان کے حق میں تین طرفوں کی مخالفت کی انتہائی غور ہے جسے باجی کے حق میں وہ اصرار کی انتہائی ہے چنانچہ ان کو باجی سے انہیں کہہ کر وہ کی نیت کر کے تو سمجھ جائے۔

لوہہ انت طلاق جانن رنج یہاں سے آخر تک جو الفاظ ہیں ان سے علاقی باطن واقع ہوئی کیونکہ طلاق جو قسم لفظ کی ہے واقع ہوئی اور جب اس نے وصف زائد کے ساتھ مشفہ کیا تو ایک ایسے معنی کا ہو ضروری ہو گیا جو قسم لفظ میں نہیں ہے۔ یہاں ہیرو نے ۔

ہوئی کی تو جس پر عمل ہو جائے کہ وہ علقہ واقع ہو جائے کی بات لگا کر اس سے اس سے علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 یقع شک تطلیقات فان فروعها بعد ذلک و فکوز اشراط لم یقع شیء و زوال السک
 کہ واقع ہو جائے غیر علقہ میں اس کے بعد اس سے شرائط کر لی ہو مگر شرائط ہو تو یہ واقع نہ ہو گا بلکہ اگر کسی نہ جانا
 بعد المہین لا یطلقها فان و جلد الشرط فی ملک انحصت المہین و زوال العلق و ان
 کہیں کے بعد باقی میں کر کے لیکن اس پر عمل ہو جائے کہ وہ علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 و جلد ہی غیر ملک انحصت المہین و ان یقع شیء و اذا انحصت عن وجود الشرط فالقول
 ہوا جائے کہ ملک میں تو یہی ہو جائے کہ ہم اس سے علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 قولی لزوم الا ان یقیم الحوائج البینة فان کان الشرط لا یقیم الا من جہتها فالقول
 کا قول میں ہو گا کہ اگر علقہ کے لئے شرائط ہو جائے کہ وہ علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 قولی ہی حلی منہا من ان یقول ان حجت ذات طلاق فقالت قد جعت خلقت و
 قول میں ہو گا کہ اس سے حق میں علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 ان قال لہا اذا جعت ذات طلاق و فلیانة شکک فقالت قد جعت خلقت ہی و لم
 اس پر کیا کہ جب علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 تطلق فلیانة و اذا قال لہا اذا جعت ذات طلاق فلیانة لم یقع علقہ
 ان علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 یستعمل القم ثلثة اقام ثلثة اقام حکم موقوف العلق من جین خاصت
 کہ علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 و ان قال لہا اذا جعت خلقة فقلت طلاق ثم تطلق حتی یطهر من خبیثہا و طلاق
 علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک
 الا تم تطیقان و علقہا خیر کان و علقہا و طلاق الخیرة فک خیرا
 کی طلاق ہو جائے کہ اس سے علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک

کان و علقہا و علقہا

شرعاً آزاد ہو گا

تشریح فقہ قولہ العلقہ الشرط الخ اعادہ شرط ان آزاد ہو جس ایک بار شرط پائے جائے کہ اگر لیکن بشرط ہو جائے کہ یہ ایک یہ الفاظ لفظ
 کے اعتبار سے شخصی موم و غیرہ میں جس البتہ نکاح میں صرف ایک مرتبہ شرط پائے جائے کہ لیکن شخصی بشرط ہو جائے کہ لیکن ایک بار یا آزاد ہو جائے کہ
 وجہ یہ ہے کہ لفظ نکاح ان میں عموم ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ کلما نصحت جلدوہم مذہبہم جنودا غیرہا اور ان کا کل اسلام میں موم
 ہوتا ہے جس اگر کسی شخص میں ہے "کلما تزوجت امرأۃ فہی طلاق" اور وہ جب بھی نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ ستر بار نکاح
 کرے کیونکہ اس نے نکاح کر کے جب تک علقہ کر کے برکی قریب سے کر کے سے یہاں تک

قولہ وروائی النکاح اربع یخین کے بعد ملک ذاکر ہو جانے سے یخین باطل نہیں ہوتی مثلاً کسی نے یہی سے کہا ان دخلت بدار
عنت حلقہ پھر اس کو ایک بار طلاق پائی وہی اور اس کی عدت گزر گئی پھر زوجہ کالی کے بعد اس نے اسی عودت سے نکلا کیا اور اب تعلیق کی شرط
پائی گئی یعنی یہی گھر میں داخل ہوئی تو طلاق واقع ہو جانے کی اور یخین بھی منسوخ ہو جانے کی اور اگر شرط ملک میں نہ پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی یخین
یخین طلعتی ہو جائے گی نہ صریح کہ یخین تو یہ صورت میں طلعتی ہو جائے گی لیکن طلاق کا واقع ہونا ملک میں شرط کے پاسے جانے کے ساتھ شرط
ہے۔

قولہ لا یعلم الا من جہا اربع شرط پر طلاق کا ایسی شرط ہے طلعتی کیا جس کا جو صرف عورت ہی کی جانب سے معلوم ہو سکتا ہے اور پھر
دوسرا شرط میں اختلاف ہوا تو عورت کا قول معتبر ہوگا مگر صرف اسی کے حق میں نہ کہ غیر کے حق میں مثلاً شوہر نے طلاق کو مصلحت کے لحاظ پر طلعتی کیا اور
کہا ان حضرت لغت طلاق و لثانہ مدک۔ اب عورت کہتی ہے کہ مجھے مصلحت آئی تو میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ دوسری عورت پر طلاق
واقع نہ ہوئی لیکن دوسری کے حق میں اس کا قول معتبر نہیں ہے پھر مرد نے قیاس میں اس کے حق میں بھی اس کا قول معتبر نہیں ہونا چاہیے۔ نہ صرف دوسرے
پر جس کا دعویٰ کر رہی ہے اور شوہر پر مگر ہے اور قیاسی مگر ہی کا قبول ہوتا ہے بعد اقسامان یہ ہے کہ یہاں جو دوسرا شرط کا مصلحت ہی کی جانب سے ہو سکتا
ہے۔ نیز اس سے "و لا یحکم من ما خلق الله فی الارحامین" میں مامور بالا نہیں رہی ہے اگر اس کے قول کو مستتر نہ مانا جائے تو وجوب الظہار کو کوئی
فائدہ نہیں رہتا مگر طلاق صرف خون دیکھنے سے واقع نہ ہوگی جب تک کہ خون میں روز تک ستر نہ ہو کیونکہ اس سے تم میں استمنا ہوئے کا احتمال
ہے۔ اور اگر کوئی نے انصاف چھوڑ کر "توجب تکلیف فی حق من طلق واقع نہ ہوگی کیونکہ لفظ جحدہ بدعا کر کا کل بعض مراد یہ ہے
اور یہ اسی وقت ہوگا جب وہ اس سے پاک ہو جائے۔

قولہ وطلاق لامۃ اربع ہمارے اس بعد طلاق میں عورت کے حامل کا اختیار ہے کہ آزاد ہو تو نہیں ہیں یا عقی ہو تو دو۔ شوہر کا آزاد ہو یا نکاح
ازم علاقہ کے ان مرد کے حامل کا اختیار ہے کیونکہ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق کا اختیار مردوں کے گناہ سے ہے اور عورت کا اختیار عروقوں
سے ہے۔ جاری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "باعتی کی طلاقیں دو ہیں اور اس کی عدت دو مجلس چار" اور ایک حدیث میں اصحاب طلاق
مراد ہے نہ کہ عدت طلاق۔

وَإِنْ طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا نِكَاحٌ وَلَقَدْ وَانْ فَرَّقَى الطَّلَاقُ ثَلَاثًا بِأَنَّ زِلِي
مب طلاق ہی کسی نے اپنی چکی کو محبت کرنے سے پہلے شین تو داغ ہو جائیں گی اور اگر چاہا رہی تو ایک ہو جائے گی یعنی یہی سے
وَلَمْ يَنْفَعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَإِنْ قَالَ لَهَا قَاتِبٌ طَلَّقَ وَاجِدَةً وَزَاجِدَةً وَقَعَتْ عَلَيْهَا
او داغ نہ ہو کی دوسری اور قبری اگر چلی بنے کہا کہ مجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو داغ ہو گی کہ
وَاجِدَةً وَإِنْ قَالَ قَاتِلٌ وَاجِدَةً وَقَعَتْ وَاجِدَةً وَإِنْ قَالَ لَهَا وَاجِدَةً فَلَهَا زَاجِدَةٌ
ایک بزرگ کا ایک طلاق ہے ایک سے پہلے تو داغ ہو گی قاتل کا ایک ایک ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک ہے
وَقَعَتْ بِشَانٍ وَإِنْ قَالَ وَاجِدَةً بَغْتَةً وَاجِدَةً أَرْبَعًا وَاجِدَةً أَرْبَعًا وَقَعَتْ
تو داغ ہوں گی اگر کہا ایک طلاق ہے ایک کے بعد ایک کے ساتھ ایک ہے تو داغ ہو گی
بِشَانٍ وَإِنْ قَالَ لَهَا إِنْ دَخَلْتُ الدَّخَلَ قَاتِبٌ طَلَّقَ وَاجِدَةً وَزَاجِدَةً فَدَخَلْتُ الدَّخَلَ

یہ وہی الیہ غیر مہاجر و قریب اصحاب و زوجہ و زلیٰ این جہان نامہ نقلی تصنیف عن مائتوں

”اگر کیا کرے تو نہ کرے ہم دلائل ہوتی تو مجھے طلاق سے ایک اور ایک وہ کمر میں دلائل ہوتی
 وَفَلَسْتُ عَلَيْهَا وَاحِدَةً بِمَنْفَعَةٍ خَيْرَةٍ زَجْنَةً مُلْكَةً وَفَلَا تَقْعُ بَيْنَ وَاقٍ فَلَنْ لَهَا أَنْتَ
 تو اس پر ایک دانی ہو جائے گی، نام صاحب کے نزدیک حاجی خیرات ہیں کہ وہ دانی میں کی اگر کہا مجھے
 طلاق ہینگے نہیں طلاق فی الحال ہی غفلت بلایہ و تملک و فلاح لہا انت تہ طلاق فی الحال
 طلاق سے کہ میں تو فی الحال طلاق دانی ہو جائے گی ہر شہر شہری طرح اگر کہا مجھے طلاق ہے کمر میں
 وَاقٍ فَلَنْ لَهَا أَنْتَ طلاق و فلاح ہینگے لہم نطقی غنی نطقی نطق و اق لہا انت
 وہ اگر یہ کہا کہ مجھے طلاق ہے جب تو طلاق ہو کہ میں تو طلاق نہ ہوں میں غنی کہ وہ طلاق ہو جائے کہ میں اگر کہا

انت طلاق فلان و فلاح غایبہ الطلاق بطلان الفسخ النافی

مجھے طلاق ہے کہ تو اس پر طلاق دانی ہوئی کہ میں نے طلاق سے

غیر دخول بہ عورت کی طلاق کا بیان

تشریح الفقہ قولہ و اذا طلق امرأہ بخل ای کسی نے اپنی غیر محرمہ پہلی کو تین طلاقیں دے دیں تو تین دانی ہو جائیں گی کیونکہ جب طلاق کے بعد
 مرد دیکر کہ وہ طلاق عدہ کے طلاق دانی ہوتی ہے اور غیر دخول کا تین طلاقوں کا کمال ہونا عدہ سے مرفوع اور حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ کہیں
 عباسؓ کے آثار سے ثابت ہے جیسا کہ امام محمد نے تصریح کی ہے۔ اور اگر تین طلاقیں متفرق طور سے دیں جس کی کو صورتیں ہیں۔ ۱۔ تفریق مذکور
 صاف جیسے انت طلاق واحدة واحدة واحدة و احدہ ۲۔ کہ کفر جیسے انت طلاق و طلاق و طلاق ۳۔ ذکر کمال خواہ حلف کے ساتھ ہو
 جیسا انت طلاق یا دا حلف جیسے انت طلاق انت طلاق انت طلاق تو تین صورتوں میں ایک طلاق ایسی ہوگی کہ اگر اس وقت ہر طلاق کا کلام
 علیحدہ و مخصوص ہے اس واسطے کہ اگر کلام میں کوئی ایسی چیز مذکور نہیں جو آگاہ کلام کو ختم کر دے مثلاً عدہ اور شرط وغیرہ اس لئے ایک طلاق چارے علی
 اطلاق ہونا چاہئے گی اور دوسری تیسری ملحق ہو جائے گی۔

قولہ انت طلاق واحدة واحدة و احدہ اگر اس کا کلام واحد اس پر موقوف ہے۔ اول یہ کہ جب تفریق طلاق بذریعہ حرف حلف ہو تو ایک
 طلاق واقع ہوتی ہے اگر حرف حلف واحد ہو تو اس کے لئے کہ واحد مطلق مع کے لئے ہوتا ہے۔ عام لہذا کہ بطریق معیت ہو یا بطریق مقدم و تاخر۔
 پس اول تاخر پر موقوف ہو گا بلکہ ہر کلام یا کلام کے اس لئے جو عدہ ایک ہی طلاق سے پائید ہو جائے گی اور بعد ازاں طلاق واقع ہوگی دوم یہ کہ لفظ
 قبل اور بعد ہر دونوں طرف ہیں لہذا اس کا زمانہ کے لئے اس سے جو اس کے مضامین سے مستخرج ہوا اور لفظ بعد اس کے لئے جو اس کے مضامین الیہ
 سے مستخرج ہو اور جب طرف واحد اس کے درمیان واقع ہو اور اس کا جو کئے ساتھ متروک نہ ہو اور عام لہذا کی منت ہو جائے بقول جلد مذکور قبل و بعد اس
 میں الیحد یعنی کی منت ہے اور اگر وہ کلام کے ساتھ متروک نہ ہو تو اس کی منت ہوتا ہے بقول جلد مذکور جلد مذکور اس میں الیحد عمرو کی منت ہے۔
 جب یہ قاعدہ کو ہم میں آگیا تو اسے کیونکہ نے اپنی جہی سے کہا انت طلاق واحد واحد واحد تو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ واحد مطلق مع کے لئے ہے
 تو پہلی طلاق کا قریع جانی کے وقوع پر موقوف نہ ہو گا بلکہ طلاق واقع ہوگی اور جب ایک طلاق واقع ہوگی تو اسے دوبارہ دوسری طلاق کا کمال نہ ہو اور اگر زیادہ
 نے کہ انت طلاق واحد علی واحد لاخر نے پہلی طلاق سے پہلی طلاق واقع کی ہے لہذا اس سے دہائی ہوگی اور دوسری طلاق کا کمال نہ ہو اور
 اگر انت طلاق واحد واحد واحد کہا تب بھی ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ اگر وہ بعد سے کہ ساتھ نصف نہ کہ اس میں طلاق واقع نہ ہوئی تو
 اس بطریق اولی نہ ہوگی اور اگر انت طلاق واحد واحد واحد کہا تو وہ طلاق واحد ہوگی کیونکہ ماضی میں طلاق واقع کرنا اطلاق واقع کرنا ہے جس

فولہ ان دخلت اللہ اور تجزیے اپنی بیوی سے کہاں دخلت کسبائے طلاق و محقق و واحدہ اور بیوی گھر میں داخل ہوگی تو ترک طلاق واقع ہوگی اور اگر ان دخلت اللہ شرط کو مقرر کر کے ذکر کیا تو دو طلاق واقع ہوں گی۔ صاحبین کے ہاں دونوں صورتوں میں وہ طلاق ہیں گی کیونکہ وہ مطلق جمع کے لئے ہے نہ کہ تیس کے لئے اور عرب نے دونوں طلاقوں کو جو شرط کے وقت واقع کیا ہے اور جو شرط کی حالت حالت واحدہ ہے لہذا دونوں طلاقیں ایک ساتھ واقع ہوں گی۔ امام صاحب پر فرماتے ہیں کہ جب طلاق شرط پر مطلق ہوتی ہے تو وہ جو شرط کے وقت بخیر طلاق کے حکم میں ہوتی ہے مگر یہ طریقہ بخیر طلاق نہ ہے تو دوسری طلاق واقع نہیں ہوتی تو ممکنہ بخیر ہی ہو جانے کی صورت میں بھی دوسری طلاق واقع نہ ہوگی بخلاف اسوہ الشرط لان صدور الکلام نواف علی آخرہ و لوجود المعبر۔

فرد انت طلاق بمعنی ارتح اگر کسی نے یہی سے کہا: انت طلاق بمعنی تو طلاق فی الحال واقع ہو جائے گی خواہ وہ کہیں ہو کیونکہ طلاق کا وقوع کسی خاص مکان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اگر انت طلاق اذا دخلت بمعنی کہ تو جب تک وہ کہیں داخل نہ ہوگا تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہاں طلاق شرط داخل ہر مطلق ہے جو غیر موجود نہیں ہے لہذا اس کے وجود کے بغیر طلاق نہ ہوگی اگر انت طلاق خدا کا تو طلاق غیر مطلق کے وقت طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ اس نے عورت کو مطلق خدا میں طلاق کے ساتھ متصف کیا ہے اور یہی امت ہو سکتا ہے جب طلاق اسکے قول جزم سے واقع ہو۔ ہر شخص غفلت کو بھولے

[illegible]

١- وقال القاضي تكون ثلاثة نوى ١٢. ١. لأن قوله استطرى وقولها استنوت مبهم ٢. لأن كلفه معى عامة فى الإذعان ٣. لأنه نر
كبل ليس بمطليك ١٢.

ترجمہ: حج نہ ہو کی تمام صاحب کے نزدیک بائوں کے شہر نے جس کی موت گوارا نہ کی تھی۔
 فَكَذَّبَتْ وَاجِلَتُهَا فَضْلَهُ الْمَرْيُ وَكَذَّبَتْ الْأَمَّا فَالْقَوْلُ قَوْلُهَا عَبْدُ اللَّهِ خَلِيفَةُ رَجَعَتْ اللَّهُ
 یس اس پر رجعت نہ کیا اس پر اس نے توبہ کی اور ہادی نے عکلاب کو بائوں کا قریبی سہوہر کا نام صاحب کے نزدیک
 وَأَذَا فَطْعِ الدُّمُ مِنْ الْخَيْبَةِ الثَّانِيَةِ لِشَوْرَةِ أَيَّامٍ انْفَلَقَتْ الرُّجْعَةُ وَإِنْ لَمْ تَقْبَلْ وَإِنْ
 جب بد ہو جائے اوراں میرے میں کا دل اس پر تو رجعت فتح ہو جائے کی کہ جس نے گمراہی
 انْفَلَقَ لِأَفْزَلِ بْنِ عَشْرَةِ أَيَّامٍ لَمْ تَقْبَلِ الرُّجْعَةُ حَتَّى تَقْبَلَ أَوْ يَمُوتَ غَيْبًا وَفَتْ مَطْلُوبَ
 دی سے تم پر رہے گا تو رجعت نہ ہو گی یہاں تک کہ تم اس کو ملے یا ایک گار کا ہاتھ گمراہ جائے
 وَأَوْتَمَّتْهُمْ وَتَقَلُّوا جِلْدَ بَنِي خَيْبَةَ وَابْنِ يَوْسُفَ وَجَعَلَهُمَا اللَّهُ وَقَالَ تَحْتَمُّ إِذَا قَبِلْتُمُ الْقَطْعَ
 یا اگر تم نے نہ دیا ہے مجھ کے نزدیک نام غمراہی ہے کہ جب تم نے دیا ہے تو رجعت
 الرُّجْعَةُ وَإِنْ لَمْ تَقْبَلْ وَإِنْ اُخْتَلَفَ وَنَبَتْ فَبِئْسَ مِنْ بَنِيهَا ثُمَّ بَعَثَ لَنَاؤُا فَبِئْسَ
 ترجمہ: جو ہے کی گمراہی نہ دے نہ رجعت نے حاصل کی اور پھر کا کہ جس سے بھول گئی جس پر پائی نہیں رہا تو اگر

تَعَسَّوْا كَمَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِرَاقَةٌ ثُمَّ تَقَطَّعُوا أَرْجُلَهُ

انگریزوں نے یہاں پہلی بار ۱۸۱۷ء میں ایک قلعہ تعمیر کیا۔

[illegible]

توضیح المعنی: (من) لانا۔ غفلت کیا۔ بوسہ دینا، بوس (ان من) سے ہوا، نسبت (س) لایا۔ بھولا، بھول۔ بڑا، بڑا کرنا، غفلت
 علیہ۔ جوتے کی آواز۔

آتشِ کلمہ: قولہ باب المرحۃ فی اصطلاح فقہاء میں، رحمت و مغفرت کی رحمت کے زمانہ میں، دوام ملکیت استعمال کے باقی دیکھئے کوئی چیز
میں جو ملکیت استعمال و ترقی نکالے ہوئی ہے اور اس کے لیے یوں کوئی چیز سے کہملائی راہ کی اور عدالت باقی ہے کہ گورنر راضی نہ ہو بلکہ
رحمت و رزاقی ہے نہ کہ گورنر کا پھر رحمت قولہ اور اس پروردگار کے ذریعہ ہو چکی ہے۔ اور اس میں جو اجعتک اور رحمت و امر الیہ: یہ رحمت کے
مرتبہ الفاظ ہیں۔ غائی جیسے اہل کرتا اور لینا اور مجاہدہ و پیشاب کا وہ کہ نظر شریعت دیکھئے۔ امام شافعی کے ہاں صرف قول سے ہونے کی ہے اور ہونے کے حق
میں انہوں نے یہ لفظ نہ ہے کہ ان کے ہاں رحمت ابتدا و انکار کے وجہ میں ہے اور انکار سے جس اقتدار کا نہیں بچتا بلکہ انکار ہے۔

فولہ ان پشیدہ خج ہمارے ہیں رنجست کرتے وقت دعا مانگوں کو شاہ بہنایا مستحب ہے۔ امام مالک اور اکیس قول میں امام شافعی کے ہیں
وہیب ہے۔ یہ عزرات کویت تو شہد وادوی عدل مکہ میں کرکوا جواب کے لئے مانتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ "ہامکو ہوں

[illegible]

والہذا انقطع العلم ان کو کس دین خوان؟ کہ بندہ ہوا تو رجعت نہیں کر سکتا کیونکہ اس دن سے زیادہ ضرر نہیں ہوتا اس کی خون بندہ ہوتے ہی میض ختم اور میض ختم ہوتے ہی عدت ختم اور عدت ختم ہوتے ہی رجعت کا حق ختم اور اگر کوئی سے کم میض خون بندہ ہوا تو بھی رجعت کا حق ختم نہ ہوگا کیونکہ میض کی مدت باقی ہے اور خون؟ سکتا ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے یا ختم کر کے نماز پڑھ کر امام محمد فرماتے ہیں کہ ختم کرتے ہی حق رجعت ختم ہو جائے گا کیونکہ ختم کے بعد وہ اس کے لئے دوا جز طہال ہو گئی جو صل سے ہوتی ہے پس مگر اسے فصل ہی کر لیا۔ خنیش یہ فرماتے ہیں کہ ختم واقعہ عدت نہیں ہے۔ چنانچہ پالی قادر ہوتے ہی محج باطل ہو جاتا ہے و علاوہ ازاں حلی بہ فائزہ تعطیل بہ حکم لایلمہ صفہ الفصح۔

[illegible]

كَانَتْ تَبْتَهِنَا مَسَافَةً لِأَبْغِلْزَانٍ يُجِلُّ إِلَيْهَا يَمِي نَشْدَا الْإِبْلَاءَ فَعِنْدَهُ أَنْ يَكُونُ بِلِسَانِهِ
 مِنْ كَيْ دَرِيَاں وَنِ سَاكُتِ بَرِ كَرِ اِسْ تَمَكُ نہ کھجی گئے اِلاہ کی مدت میں تو اِس ۲ رجوع ہو کہہ دینا ہے
 ذَلِكْ إِلَيْهَا فَإِنْ قَالَ ذَالِكْ مَقْطَعُ الْإِبْلَاءِ وَإِنْ ضَعُفَ فِي الْقُدْرَةِ بَطَلَ ذَلِكَ الْقَوْلُ وَ صَارَ
 کہ جس نے اِس کی طرف رجوع کر لیا جب وہ یہ کہہ دیتے تو ایسا ماننا ہو جائے گا کہ اُس وقت یہ ہو جائے کہ مدت میں آہل دیوبند کو یہ رجوع اور لپ
 فَعِنْدَهُ الْفَجَاءُ وَإِذَا قَالَ لَا مَرْجِعَ إِلَيْكَ غَلِيظٌ خَرَامٌ
 اور نہ رجوع، راجع کرنا ہوگا یہی ہے کہ کہ تو مجھ پر لازم ہے
 نَسَلَ عَنْ رَبِّهِ قَالَنَ قَالَ أَوَدُّكَ الْكَذِبَ فَهَلْزَ كَمَا قَالَ قَالَ أَوَدُّكَ بِهِ الْكَلَامَ فَعِنْدَهُ
 تو اِس کی لپٹ دریافت کی جائے گی کہ کہے کو میں نے جوت کا ارادہ کیا ہے تو میں ہوگا اور ہے کہ میں نے جوتی کا ارادہ کیا ہے تو یہ
 نَطْلَقُهُ نَائِفَةً أَلَا إِنَّ يَرْجِعُ النَّسَبَ وَإِنْ قَالَ نَوَدُّكَ بِهِ الْفَهْزَ فَهَلْزَ وَإِنْ قَالَ أَوَدُّكَ
 طلاق دینی ہو گی ۱۱۔ یہ کہہ دو جن کی لپٹ کہو ۱۲۔ کہہ کے کہ میں نے تمہارے ارادہ کیا ہے تو تجھ پر کا ارادہ کر کے کہ میں نے
 ۱۳۔ النُّعُومُ الْوَلَمُ أَوَدُّهُ شَبَّاهُ فَعِنْدَهُ نَبِيْنٌ نَجِيْبٌ نَوَسَا
 حُوسُتِ کا ارادہ کیا ہے ۱۴۔ کہہ دو وہ نہیں کیا تو یہ قسم ہو گی جس سے وہ موی ہو جائے گا۔

توضیح السنۃ ویرا۔ قسم خدا، رسول و اہل بیت سے اہم نازل ہے۔ یعنی اگر ناامین۔ قسم اللہ۔ دو صورت جس کا ہم بذریعہ خودی و غیرہ کی وجہ سے بند ہو سکی۔

رجوع

تشریح الفقہ قولہ کتاب الإبلاء الخ ایلا ما ذکر صدر ہے الی ابلاء کا عطیہ اہل بیت سے کیا۔ قابل انتظار

والکذب ما یكون اموالاً یعنی ادا آئی پسنا بالطلاق

یہ قسم کو کہتے ہیں تمہارا ایسا جیسے علیہ حد یا۔ کامل الشامی

فلیل الا لا یا حاملہ لیسبہ وان مدت منہ الا لیسبہ

شریعت میں ایسا وہاں کو کہتے ہیں کہ شہ پر رادیا اِس سے زیادہ تک وہی نہ کرنے کی قسم کھائے۔ مثلاً یولی کہے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ یَّکُوْا اِلَیَّ
 اتر یک اور نہ اشرافی صورت میں ایسا کہتا ہے اور دوسری صورت میں ایسا کہتا ہے کہ میں نے مدت تک کہہ کر میں وہی کر لی کہ اظہار نام ہو گیا
 اور وہاں ملاحظہ ہو جائے گا۔ حضرت حسن عمری کے نزدیک کہ وہ ایسا کہے کہ اگر میں آیت اللہ کے آخر میں کہان لاؤ اذعان اللہ غفور و رحیم قسم
 یہ کہتے ہیں کہ آیت میں مغفرت سے مراد اسقاط و مغفرت اخروی ہے نہ کہ اسقاط کفارہ اور اگر مدت مذکور ہو میں وہی نہیں کہی تو صورت ایک طلاق سے
 باندھ ہو جائے گی۔ اگر مثالی کے نزدیک ہو مدت گزرنے سے بعد انہیں ہوتی ہے کہ قاضی کی تفریق ضروری ہے کہ کہہ تو یہ صورت کے حق جناح کو
 روکنے والا ہے پس صورت میں قاضی اِس کا قاضی قسم ہو جو۔ ہم کہتے ہیں کہ شہ پر نے صورت کے حق کو روک کر ظلم کیا ہے پس شریعت نے
 اِس کے ظلم کا بدلہ یہ ایسا کہہ کر دیا وہاں قسمت ملے گی سے ہاتھ دھو بیٹھ۔ حضرت عثمان غنیؓ نے یہ بات درمیان لائے سے یہی بقول

ہے

یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہ میں و ان سے سوا میں عباسؓ نے قطعی میں عمر بن ابی شیبہؓ میں عباسؓ و ان سے مراد

قوله فقد سقطت البسین ارجا اگر کوئی شخص چار ماہ تک اپنی نہ کرنے کی قسم کھائے تو چار ماہ گزرنے کے بعد بھین ساقہ ہو جائے گی اس واسطے کہ بھین ایک دلت خاص کی مانند موت تھی۔ جب امدت گزر گئی تو بھین ساقہ ہو جائے گی لیکن اگر بھین دو دن اور اپنی ہو تو صرف ایک مرتبہ عورت کے ہاتھ ہونے سے بھین ساقہ نہ ہوگی بلکہ ہاتی رہے گی پس اگر شوہر نے غلام تربت کی راہی قسم کھائی اور مدت گزرنے پر عورت ہائیں ہو گئی پھر اس سے دوسری بار نکاح کیا اور بدولت چار ماہ گزر گئے تو دوسری بار طلاق ہو جائے گی اور اگر تیسری بار طلاق کیا اور پھر چار ماہ بدولت گزر گئے تو تیسری بار طلاق ہائیں واقع ہو جائے گی۔ اب اگر دو دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد پھر سے نکاح کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اس قسم کے ساتھ دہلی کرنے کی ضرورت لازم ہوگا کیونکہ بھین ہاتی ہے۔

قوله فان حلف علی اقل ارجا یا طلاق انما یصلیاء مکی مدت چار ماہ ہے اس سے کم میں ایلا دینا ہوگا۔ لقوله تعالیٰ "الذین یؤلون من نساءهم ثمرعین اربعة اشھر" نیز حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ "چار ماہ سے کم میں ایلا نہیں ہے"۔ "ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ اگر کوئی چار ماہ سے کم کی قسم کھائے تو وہ بھی مونی ہو جائے گا۔ امام ابو حنیفہ بھی ایلا اسی کے قائل تھے لیکن جب آپ کو حضرت ابن عباس کا فتویٰ معلوم ہوا تو آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ (روح المعانی)

قوله وان حلف بجمع ارجا اگر کسی نے حج ادا نہ کیا اور غیر اسے ساتھ قسم کھائی مثلاً میں کیا کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر حج یا روزہ یا صدقہ یا غلام آزاد کرانا لازم ہے یا یہ کیا کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تیری موت پر طلاق ہے تو ان سب صورتوں میں ایلا لازم ہو جائے گا۔ (نہایت نایب)

قوله من المطلق الوجبة ارجا اگر کسی نے مطلقہ پر سے ایلا کر لیا تو ایلا اور چائے کا کیکر کھانا کار شدہ بیت حاکم ہے پس اگر وہ متاخر نہ کرنے سے پہلے اس کی صحبت کر لے تو ایلا ساتھ ہو جائے گا کیونکہ طلاق فوت ہو چکی (جو یہ وہاں کا مطلق ہائی سچہ کے ساتھ ایلا کیا تو ایلا نہ ہوگا کیونکہ بیت ایلا مکمل ہے) "م" ضمیر زاری طرف واقع ہے اور عورت کو جب طلاق ہائے ہو گئی تو وہ زاری نہ ہائی پس بدولت ایلا نہیں ہے۔

قوله لا یصح ارجا اگر ایلا مکنہ و چار ماہ کے بعد سے دہلی کر لیا اور نہ دہلی کی بیعت پر چار ماہ ہو چکی اس کا رجم بدلی وغیرہ مکرر آئے ہیں جب سے بدولت یا وہ بہت چھوٹی ہو یا ان کے درمیان چار ماہ کی مصافقت ہو تو اس کے حق میں قول رجوع کافی ہے شافعیہ کہ وہ شخص ایلا کرے سے ایلا و ساتھ ہو جائے گا البتہ عانت ہی وقت ہوگا جب وہی کرے گا اور اگر بدعت ایلا میں دہلی پر قائل ہو جائے تو پھر رجوع دہلی ہی سے ہوگا۔ امام مالک و شافعی کے نزدیک رجوع صرف چار ماہ سے ہوتا ہے۔ امام حجازی کے نزدیک بھی نکاح ہے کیونکہ ایلا سے رجوع کرنا جو ب کفار اور اعتقاد فرقت و حکم کو مستلزم ہے۔ وہ جو ب کفار دہلی قول رجوع کا اعتبار نہیں تو اعتقاد فرقت میں بھی ممکن ہوا چاہے ہم یہ کہتے ہیں کہ شوہر بوقت ایلا و جمار کرنے سے عاجز ہے۔ پس ایلا وہ اس کا مقصد عورت کا حق روکنا نہیں ہے بلکہ ایلا وسانی مستعد ہے تو جیسے اس نے زبان سے تکلیف پہنچائی ہے دہلی ہی زبانی رجوع سے راضی کرے گا اور جب اس نے راضی کر لی تو قصہ ختم ہو گیا ایلا یا زبانی یا طلاق۔

قوله سئل ارجا اگر کسی نے بیعت سے کہا بھت علی حرام تو اس کی بیعت و بابت کی جائے گی البتہ بیعت ہوگی و بیعتی حکم ہوگا اگر کسی چیز کی بیعت نہ ہو یا حرمت کی بیعت ہو تو ایلا و دہلی کیکر طلاق کی تو حرم نہیں ہوتی ہے۔ فعلی اللہ تعالیٰ "لم یحرم ما احل ظلم لک" تم قال "قد فرج فی اللہ علیکم تحلة ايمانکم" اور اگر تمہاری بیعت ہو تو تمہارا جو کچھ تمہیں کے نزدیک حرام ہو کے نزدیک تمہارا نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا میں حرم کے ساتھ تشبیہ ضروری ہے جو یہاں نہیں ہے۔ لیکن یہ فراموش ہے کہ یہاں مطلق تحریم ہے اور تمہارا میں ایک خاص قسم کی حرمت ہوتی ہے و المطلق و معتدل المقہد اور اگر کذب مراد ہو تو حکم بھی ہوگا اور طلاق کی بیعت ہو تو طلاق بائیں ہوگی کیونکہ انت علی حرام کتابات میں سے ہے اور اگر تمہیں

ما فی یدنی بن ثمال فحالفها ولم یکن فی بدھا شیء وأُثبت علیہ فلوھا وإن فالت حلیتی
 ان پر مجھے ہاتھ میں ہے اس نے صلح کر لیا اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو موت الہامہ اس پر۔ یہ انکار کیا صلح کرنے سے
 علی ما فی یدنی من فزاجہم اذین المذایم لفظی ولم یکن فی بدھا شیء لذل علیہا ذل
 اس پر مجھے ہاتھ میں ہے وہاں سے اس نے صلح کر لیا اور اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا تو موت کے لئے مجھے ہاتھ میں
 فزاجہم اذین فالت حلیتی فالت بالف فلفظہا ومعد فلفظہا قلت الاکثر واذین فالت
 میں ہاتھ میں ہیں جسے انکار کیا مجھے بھی ملا میں اسے ہے ایک ہزار کے لئے ایک حلال وہ تو ہزار کی جہاں ہاتھ میں ہوگی اگر کیا
 حلیتی فالت علی الف فلفظہا واحدة فلا شیء علیہا عند ابن خلیفہ زوجہ فالت وفلا وجہہما
 میں ملا میں اسے ہے ایک ہزار اس سے ایک ہے وہ تو موت پر ہاتھ میں نہ ہو گا اور صاحب کے نزدیک صاحب کے لئے
 اللہ علیہا فالت الاکثر ولولال الزواج حلیتی نفسک فالت بالف اوعلی الف فلفظہا نفسہا
 میں کہ ہزار کی جہاں ہو اگر غیر نے کہا خود کہ میں ملا میں اسے ہے ہزار کے لئے میں ہاتھ میں موت نے ایک حلال
 واحدة لم یقع علیہا شیء من الطلاق والمناذرة والتمذرة والتمذرة فلفظہا نفسہا
 ہے کہ تو کوئی حلال دین نہ ہو گا اور سیدہ صلح کے لئے میں ہے اور مراد اور صلح مانگ کر دیتے ہیں
 حل لکل واحد من الزوجین غنی الآخر بمذایمہا بکفاح جہدہا فی خلیفہ زوجہ اللہ و
 زوجہ میں ہے ہر ایک کے اس حق کو جو ہر ایک پر ہوا حق جو حلیتی ہر ایک سے نام صاحب کے نزدیک
 لکل الزوجین زوجہ اللہ المناذرة فلفظہا واحدة فلفظہا واحدة فلفظہا واحدة فلفظہا واحدة
 ہر ایک سے ہر ایک میں کہ مراد مانگ میں ہے کہ صلح الہامہ فرماتے ہیں کہ میں مراد میں ہوں کہ مراد مراد ہو

صلح کے باقی احکام

تشریح فقہ لولہ وما جازان مکون را جو چیز نکاح میں ہو جس حق ہے وہ صلح میں ہو سکتی ہے اس واسطے کہ نکاح کی طرہ صلح میں ایک
 عقد ہے جو صلح پر وارد ہوتا ہے ہر حق ہر حق ہے کہ اگر جو صلح میں شراب، خمر وغیرہ مکرر کر لے شوہر کے لئے جو نہیں ہوتا لیکن صلح میں
 جو صلح مختلف نکاح کے کہ اس میں شوہر کو ہر حق دینا پڑتا ہے۔ جو فرق یہ ہے کہ نکاح کی ملکیت سے صلح کا نکاح محکم نہیں اور اس کی ملک میں
 صلح کا محکم ہے۔

قولہ فان فالت حلیتی ان چوئی سے شوہر سے کہا کہ جو کچھ مجھے ہاتھ میں ہے اس کے عوض مجھ سے صلح کر لے گا کہ ہاتھ میں کچھ
 میں نہیں تھا تو موت پر بدلہ واجب ہو گا اور طلاق واقع ہو جائے گی اس واسطے کہ عورت سے مال نہیں نکال کیا کیونکہ مال اور غیر مال سب کو
 شامل ہے۔ ہاں اگر عورت لفظ مال یا من درہم اور ذکر کر دے تو من مال کی صورت میں عورت کو ہر مال کرنا پڑے گا کیونکہ جب عورت نے
 مال کی تصریح کر دی تو شوہر کا عوض اپنی ملکیت کے ذریعہ ہوتا ہے یعنی جس اب میرا مال ہے جس میں میں داخل ہیں۔ میرا واجب ہوا قیمت صلح میں ہر مال
 یا مال کما مال میں تو اس لئے واجب نہیں ہو سکتا کہ وہ بھولے اور قیمت صلح اس لئے واجب نہیں ہو سکتی کہ شوہر کی حالت میں صلح کی کوئی
 قیمت جس دہلی میں ہر مشین ہو گیا اور اس کی درہم کی صورت میں نہیں درہم دینے پڑیں گے کیونکہ درہم صلح سے اور صلح کا طلاق کہ درہم میں ہوتا
 ہے۔ سوال یہاں ایک درہم واجب ہونے چاہئے کہ کیونکہ یہ تعاقب بھی ہو سکتا ہے۔ جواب یہاں عداوت کے بغیر کام تام ہو جاتا ہو وہاں من

[illegible][illegible]

کتاب الظہار

نظريہ کا بیان

بِإِذْنِهِ الرَّجُلُ لِأَمْرِهِ أَنْتَ عَلَى كُلِّفٍ أَنْتَ فَقَدْ حَامَيْتَ عَلَيْهِ لِأَجْلِ
 سب سے مرد اپنی پہلی کرتوجھ پر میری زبان کی فتنہ کی شکل ہے تو وہ اس پر سلام اور آسے یہ اس سے کہ
 اُن کا وطن تھا وَلَا مَسْجِدًا وَلَا مَقْبَرَةً حَتَّى يَكْفُرَ عَنْ طَاعَتِهِ وَأَنْ وَطَنُهَا قَتْلُ أَنْ يَكْفُرَ بِمَنْفَعَتِهِ
 محال ہے کہ اس کا مقبرہ نہ ہو اور اپنا یہاں تک کہ نہ ہو اس لیے خدا کا ارادہ اپنی نافرمانی کا بدلہ ہے چاہے تو ہتھیار نہ کرے
 اللَّهُ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ الْكُفْرَانِ الْأَوَّلَى وَلَا يَذْأَدُ حَتَّى يَكْفُرَ وَتَعْرِضُ نَفْسُ يَحْيَى بِهَ الْكُفْرَانِ
 اور اس پر کہ کہیں سوائے خدا اور اس کے کچھ خدا نہ آتے یہاں تک کہ کفار نہ رہیں اور جو بھی ہے خدا واجب ہوتا ہے
 مَوْتُ أَنْ يَكْفُرَ عَنْ طَاعَتِهِ وَأَنْ وَطَنُهَا قَتْلُ أَنْ يَكْفُرَ عَنْ طَاعَتِهِ وَأَنْ وَطَنُهَا قَتْلُ أَنْ يَكْفُرَ عَنْ طَاعَتِهِ
 دے ہے کہ خدا کرے اس سے وہی ایسا کا ارتداد کہ تو توجھ پر میری زبان کے پیچھے رہاں یا تو میری زبان کی نافرمانی کا بدلہ ہے نہ تو وہ ظالم ہو کر

کفار اظہار کا بیان

توضیح المختار :- گر ان افراد غلام منتہین ۔ پیو رہے ہیں ۔ چوں مراد محبت کرنا میرا ۔ احوالاً کم ۔ بہر اہمالی ۔ اہام کا شیعہ ہے ۔ یعنی اگر کفار انوشیا ضافت کی وجہ سے گریجا۔

تشریح الفقہ و کفر و اظہار :- کفارہ عہد ایک غلام آزاد کرنا ہے جس میں ہمارے نزدیک مسئلہ کفر اظہار کبیرہ نہ کرنا سب برابر ہیں ۔ اگر کفار کے نزدیک کفر غلام آزاد کرنے سے کفارہ وادہ ہوگا کیونکہ کفارہ کفار کا حق ہے پس اس کو دفعہ کے دشمن پر صرف کرنا صحیح نہ ہوگا جیسے کفار پر ہل کر کفار صرف کرنا جائز نہیں ۔ ہمارے دلیل یہ ہے کہ یہ میں غلام و قبہ مطلق ہے جس کا بعد ان و ذات ہے جو بر اقتدار سے ملوک ہواور یہ چیز رتبہ کفارہ میں ہر جہ سے ایسا کی جگہ کہ زیادتی علی الکتاب ہے جو جائز نہیں ۔ رہا کفارہ کا حق اللہ جو اسوا آزاد کرنے سے مشق کا مقصد ہے جسے کر مطلق اپنے آقا کی خدمات سے سبکدوش ہو کر مملکت کی طاعت میں لگ جائے ۔ اب اگر وہ اپنے کفر پر ثابت رہتا ہے تو یہ اس کے سوا اعتقاد پر محمول ہوگا۔

قولہ ولا یجزی العبد الا کفارہ میں ایسے غلام کو آزاد کرنا کافی نہ ہوگا جس کی بعض منفعت فوت ہوگئی ہو جیسے اگر کفارہ اس کو بالکل نہ دیکھا ہو اس کے دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا دونوں آنکھوں کے ٹکڑے کے ہونے ہوں یا ایسا دیکھا ہو کہ کبھی ہوش میں نہ آتا ہو نہ بدیرام ہلداور وہ مکتب جس سے بدل کن بدھ کا کچھ ہلی ادا کر دیا ہو اس کو آزاد کرنا بھی کافی نہ ہوگا کیونکہ یہ سن چھ آزاد کی کے مشق ہو چکے ہیں اس میں خبر بربرہ کاملہ منظور ہے۔

قولہ معلوم بود شینا امر اگر کسی نے کفارہ اظہار میں ایسا مکتب غلام آزاد کیا جس نے جہز بدل کتابت کا کچھ ہلی ادا نہیں کیا تو یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے ۔ امام زہرا و امام شافعی کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ عہد کتابت کی وجہ سے حریت کا حق ہو چکا ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ وادہ کی ملکیت دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں کیونکہ کل ملک دیت سے عام ہے چنانچہ حریت آدمی کے علاوہ دیگر دنیا و دنیا میں بھی تحقق ہو سکتی ہے لیکن رتبہ تحقق نہیں ہو سکتی نیز خلق کے ذریعہ سے حریت نازل ہو پاتی ہے رتبہ ذائل نہیں ہوتی اور کتابت کی وجہ سے مکتب کی ملکیت میں نقصان آتا ہے نہ کہ رتبہ میں ۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جب تک مکتب پر بدل کتابت کی کوئی چیز باقی رہے اس وقت تک وہ غلام ہی رہتا ہے“ پس مکتب کو آزاد کرنا صحیح ہے۔

قولہ طان استوعی امر ایک شخص نے اپنے قریبی رشتہ دار باپ یا بیٹے وغیرہ کو لوہا بھنگ کفارہ نہایت سے خرید کر کفارہ ادا ہو جائے گا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یجزی وقد والذہ الا ان یبعہ و معلو کا یہ بشرط یہ ہے کہ وہ کسی مفر کفارہ کفارہ کے نزدیک کفارہ وادہ ہوگا مگر یہ شرط ذکر ان پر محبت ہے کیونکہ حدیث میں حرفہ مذکور ہے جو تعصب کے لئے آتا ہے علاوہ ان میں یہاں آزادی مدد و مافی والی علت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے یعنی قریبیت اور خرید نہیں آزادی آزادی آزادی کے لئے وصف کی طرف مضاف ہوگی۔

قولہ نصف عہد مشورک امر ایک غلام ہوا آدمی کے درمیان مشترک تھا جس میں سے ایک نے اپنا حصہ کفارہ دیا اور دوسرا دوسری نصف عہد کی قیمت کا شریک کے لئے ضامن ہو گیا اور اس کو بھی آزاد کر دیا تو تمام حصہ حب کے نزدیک یا آزادی جائز نہیں اس ضمن کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مشق ہلداور ہو کیونکہ ماضی کے نزدیک اشتراک میں تجویز نہیں ہوتی تو کسی ایک حصہ میں آزادی آنے سے کل آزاد ہو جائے گا اب اگر مشق ہلداور ہے تو وہ اپنے شریک کے لئے اس کے حصہ کا ضامن ہو جائے گا اور حق باقی ہو گا لہذا آزاد کرنا صحیح ہو گا اور اگر وہ عہد مشورک ہوا

کتاب اللعان

عقود و عقود

[illegible]

رَحِمَهُ اللهُ يَكُونُ تَحْرِيمًا مُرَبَّدًا

لے۔ جتنے سچے سچے انہی مرتے ہوئے

[illegible]

اعوان کے مافی احکام

[illegible][illegible]

كتاب العدد

62 4 2

طریق	الرَّحْلُ	خِرَابِیَہ	طَلَبَا	مَدَن	أَوْجَعَا	أَوْرَقَتْ	أَقْرَقَتْ	سَهْمَا
صاف	دھڑ	شہ	پری کو	دھن	دھن	دھن	دھن	دھن

قشری الفقہ نے ان کے بعد تالیف شاعری کی اور اس مطلقاً ناسی قفس کو کہتے ہیں جو عورت کو ذوالکرام کے بعد لازم آتا ہے۔

[illegible]

مِنْ خَلْقٍ رَجُلٍ اَتَقْنَتْ عَدْنَهَا اِلٰى عِدَّةِ الْحُرِّ بِرَانَ نَعْنَتْ وَهِيَ فَبَوْنَةُ اَوْقُوْنِي
 خَلْقٍ رَجُلٍ كِي تَوَسَّي كِي حَتَّ هَلَّ بَوَسَّي كِي اَزَادَ مَرَدُوْن كِي مَدَّت كِي طَرِبَ اَلْمَقْدَارُ بِوِي اِي حَالِ يَلِي كِي دِهَ اَتَقْنَتْ هَا اِي كِي شَوَرِ
 اَلْمَوَدَّاتِي اِلٰهِي كِي بِخِيْن كِي رَجُلِيْن مِيْن اَن كِي مَرَحَمَ نَعْنَتْ هَا شَوَرِ اِلٰهِي اَلْمَحْسِنُ " بِوِي تَوَدَّ اَنْوَارِ اَوَّلَتِ اَلْمَرْءِ اَلْمَحْسِنِ مِيْن جَعَلُ مَسْمُوْن ۱۲ رَجُلِ قَوْلِ طَلِبِ
 اَسْلَامِ " مَرْءِ اَلْمَرْءِ طَلِبِ اَنْوَارِ اَوَّلَتِ اَلْمَرْءِ اَلْمَحْسِنِ " ۱۰

مشہور جمع شہر۔ مجیدہ متائف۔ لہذا نوکر کے 'جیغ' مع 'جیغ' 'جل'۔ مل۔ عقیقہ۔ بعد ہیجے غزم۔ قصہ ادا ۱۱۹۰۔

تشریح کافقہ: قولہ واداعانت المرجل الخ اگر عورت کے شوہر نہ انتقال ہو گیا تو کسی کی عدت دس دن چار ماہ ہیں۔ عدت خولہ یا غیرہ خولہ خولہ ہو یا کبریا کبریا مسلم ہو یا کتیبہ۔ فنعوذ باللہ تعالیٰ واللعین یعرفون حکمک ویفرون انزوہ احتیاطاً حصہ بالضعف اربعہ اشہور و عشرہ "تیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم" ہاں شادی نہ ہو کہ جو عورت اللہ پر مویعاً خرت برابیان رفتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ عدت پر تین دن سے اندر جاگ جائے بلکہ عجز اپنے شوہر کے کس پر چار ماہوں ان سوگ منائے۔ "اشفق علیہم ما کف فراتے ہیں کہ اگر عورت کا بپا اور وہ خولہ ہو تو اس پر صرف اشہور و عشرہ واجب ہے اور اگر خولہ نہ ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں۔

لؤلؤ و اذا و دستہ خارج جس کو مرث میں لکھا گیا ہے کہ مرث کے خلاف جو ہرے مرض الموت میں طلاق دے دی ہو اس کی عدت بعد الاطالیس ہے یا نہیں خود کہ عدت کے وقت سے دس دن چاہے اور انتظار کرے اور اسی ایام میں شروع طلاق سے تین یا بیس بھی گزر جائیں۔ ۱۶۔ ابو یوسف نے مالک کے شاگردی فرماتے ہیں کہ کسی کی عدت تین بیس ہیں کیونکہ عدت وراثت تو اس وقت واجب ہوتی ہے جب نواج کا دوس واٹات ہے۔ ۱۷۔ اور یہاں طلاق کی ہر سے نواح قبل از موت ہر دلیل پر چکا صرف حق مرث میں باقی ہے۔ ۱۸۔ طریقی کی دلیل ہے کہ جب نواح حق مرث میں دتی ہے تو احتیاطاً حق عدت میں بھی باقی رکھا جائے گا۔ ۱۹۔ یہ فیصلہ اس وقت ہے جب طلاق بائن یا قین خلاقیں دی ہوں اگر مرثی طلاق بدوہ یا طلاق اس کی عدت دس دن چارہ مار میں جس میں قین بیس ہوں یا نہ ہوں۔

قوله وان يحصفت الامة الخ ایک باغی خلاق رجلی کی عدت گزار رہی تھی۔ آگے اس کو آزاد کر دیا تو اس کی عدت حر کی عدت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ یعنی اس کی عدت تھی جنس ہیں مگر اور اگر وہ طلاق یا نکاح یا سویت کی عدت میں تھی اور پھر آزاد ہو گئی تو اس کی عدت وہی باغی والی عدت رہے گی۔ یہ ہے کہ طلاق رجلی میں نکاح باقی رہتا ہے اور طلاق بائن اور شوہر کی موت سے نکاح زائل ہو جاتا ہے۔

قوله وان حکمت آیت سے صریحاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدت گزار رہی تھی کہ جنس کا نکاح بائن ہو گیا تو اس کی محضوں والی عدت بائن پر تھی۔ اب وہ اگر نہ فرغ محضوں کے حساب سے عدت گزارے کیونکہ عدت بالتحصیل ہے اور عدت بالاشہار یا بکتاب اور نب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اگر انتہام حیات اصل سے ۱۵ مہینہ زیادہ پیش آنے کے بعد ۱۵ مہینہ تک نہ رہی اس سے عدت الاشہار کا نائب ہو بائن بائن ہو گیا۔

قولہ والہ کو حجتہ نفع جس عورت سے نفع فاسد کیا گیا ہو یا اس طور کہ نکاح یا مگراد ہو یا عدم حلت کا ظلم ہونے ہوئے، اور اگر عزم سے نکاح ہوا ہو نیز جس عورت سے علمی یا عہدہ ہوئی جس کی ایک صورت ہو، جو بھی ہے کہ مبادا نہ تفسیر فی عورت سے نکاح کر لیا گیا ہو اور اولہ و ثانیہ نکاح انتقال کر گیا ہو تو قاضی اس آواز اگر یا ہوا ان سب کی نعمت یعنی کے حساب سے بے عمدہ دقت ہو یا عدت خرقت۔

فولہ واداحات الصغیر اس ایک بچہ کی بیوی کا مذہبی بچہ کا انتقال ہو گیا تو اس عورت کی بہت طرفین کے نزدیک جس محل ہے۔ امام
جو جو نہ مانگے شافعی کے نزدیک اس دن چار روپے کی ہفت روزہ کی عورت کا مکمل ثابت منسوب نہیں ہے اس واسطے کہ بڑے طوق ہو جس میں لکھا نہیں ہے۔
یہاں تو کیا جیسے عورت زوج منہر کے انتقال کے بعد حاملہ ہو یعنی اس کی موت سے چھ ماہ بعد یا اس سے زیادہ مدت کے بعد بچہ جننے کی اس صورت
میں بالاجرا عورت وفات ازیم ہے۔ طرفین کی دلیل یہ ہے کہ کہتے ہیں "الولایت الاحصان" اذ "خلقت ہے مکمل شوہر سے ہو یا غیر شوہر سے عورت
فاتح کی ہو باطلاق کی اس کی کوئی تفصیل نہیں۔

قوله واذا دخلت المسجدة اخرج نيك حورت کسی کی حدت گزار رہی تھی کہ اس سے وطنی باغ بہ بڑی - مشافہ حورت بہ ستر چرخي نمکس نے کہہ دیا کہ تیری ہی بی بی اس نے اس سے وطنی کیا یاد کہی کہ حدت جس حدت اس سے نکاح کر لیا گیا - شوبہ کو عظم کن کہن تھا کہ یہ حدت جس ہے اس حورت ہر دوسری حدت بھی واجب ہوگی اور دوسری حدت جس سے داخل ہو جائیں گی کہ جو فیض حدت ہے وہ واجب ہے - کے بعد حدت کھانی ہے - گاہ وہ انوں ہوتوں شہر اور دیہاتوں کے چلی حدت پوری ہوگئی تو دوسری حدت کو پورا کرنا ضروری ہوگا - مثلاً حورت کو طلاق اس جوئی ہوئی ہو کہ وہ رجعت نہ کرے اس

فولہ ادا، محنت و مدد بخیر نہ اپنے ہوتے۔ اسے گمان کہ اگر کسی دکاندار نے کچھ کھانا کھائے تو اسے سزا دی جائے گی۔ یہ جو ہے وہاں کی سزا ہے۔
گھڑی گھڑیوں کا گھڑیہ لکھو۔ وہ سب تو وہاں ایک گھڑی کا گھڑی کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔
سب سے پہلے تو وہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔
یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔
یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یہ سب گھڑی گھڑیوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

قولہ وہی مسئلہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے، جو کہ اپنی تعلیم کے دوران میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ ان کے لیے یہ کتاب ایک اچھا ہتھیار بن سکتی ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

عليه التوفيق - رت - ساجدة علي زينة

ایک نیا - کھانسی - کھانسی - کھانسی

... انما هذا الصبر . چه و هو انما اجد عونه نعتي . " (مصابي) . عده بوندها : يا مولاي الله عوده

انوارِ امت میں ہے، جس سب سے نورِ دانشِ اہم ہے، جو راہِ انجمنِ ہدایتِ امت کے لئے ہدایتِ حق ہے، جس کے لئے ہدایتِ حق ہے، جس کے لئے ہدایتِ حق ہے۔

ہو کہ حق پر ملامت اٹھائی اور وہی مافی الا کوئی اور حاسدہ عزت ملا کر کے کی پریشانی اس وقت تک تھی ہے جب تک ملازمین کے
 ہر کام پر توجہ نہ ہو۔ جس کی بدولت ان کے حقوق اور مطالبات مرئی ہے کہ وہ مقامات ملال ہیں۔ چنانچہ ان کے لئے اپنے حقوق کے لئے
 ہر خود مصلحت کرنے لگے ہیں۔ ان کو مصلحتوں کے پاس رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب تو وہ مردوں کے اخلاق و آداب و تعلیم و تہذیب اور
 ان کے دیگر خصلتیں سمجھنے لگتے ہیں اور ان اصولی نقطہ میں رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہولہ۔ لاجاریہ حمی، تھبھڑا، دلی، گرجن کی پرورش کی مستحق اس کے جنس آئے لعلی باقی ہوئے تک یہ خواہ بلاغ بہاریہ
 بخش سر پہ رین، اختتام ہو بہا دیہ، عربو کی گل لڑکی جنس آئے سے لعلی تک آداب، نام کا مکے، بیٹے پر و اور کھانے پکانے وغیرہ، مہر کی مانتی ہے
 ہلاوت کے جہد، غفلت و حسرت کی فتنہ جے اور اس پر باپ کی زیادہ کا درے۔

[illegible]

فولہ و الامۃ ادا اعتقد الخ قالے اپنی بات میں ایمان کی کسی سے شاید کسی کو حق میں سے کوئی چیز ہو گیا چہرہ آفتاب ان کا نہ ان کو راجہ ہو چکی ہو اور شہنشاہ قتل (آزاد) اور سرحد کی طرح اسی بات میں ہے نہ کو آقا میں لئے کہ یہاں نصرت آقا میں سے کوئی ہے نہ کر کو آقا میں سے اس کے لئے کہ سر پر توجہ کا کوئی حق حق نہیں کیونکہ یہ منکوب ہے منکوب اس نے جس اپنی ماں کے ساتھ ہے وہ مالک المملوک احقر یہ میں غیور وہ (کہنے والی)

فولہ والذیۃ احسن ایچے بچتی زیادہ خوش دار ہے جب تک اسے دین کی کج نہ ہو اور اس پر کھرے مانوس ہو جاتے کا نشتر ہو۔ اس حق صورت سے یہ کہ وہ لا تنویج اور یوں دونوں کا ٹھٹھے لوں، ان کا ایک یکے کے پھر شہر مسلمان بنوئی اور ان، دونوں میں ترقیت واقع ہو گی۔ آپ ان میں سے ہر ایک سے چاہتا ہے کہ بچہ میرے پاس رہے تو جب تک اس بچہ کو این کی کج نہ جائے اس کی پرورش کی عقل و اس کی ماں سے رہے جس بات سے صحیح وقت اس کا حق پرورش حافظہ ہو جائے گا کیونکہ اس کے بعد اس کے پاس رہے میں بچہ کا نقصان ہے کیونکہ اس کو اختلاف نظر کا خطرہ ہے۔

[illegible]

فوقہ مع اختلاف الدین : حج و عمرہ میں مختلف ہوتا کسی کی فتنہ اور جب نہیں کہ اگر کا مسلم پر نہ مسلم کا فرار ہو اسے اپنی پوری اور اصول والہ دین دعا (داری نماز کوئی) (خروج سے پہلے چوتھے دن کے باوجود) جب ہے جب ہے کہ جب فتنہ کا ہر ایک وہاں ہے تہ قرآنی و احادیث پر ہے اور علم کا فرق کے مابین وہاں نہیں۔ بخلاف زعم اور اصول و فروع کے کہ مذہب کے لئے واجب فتنہ کی جگہ معتبر ہے اور اصول و فروع میں علت وجوب ہیئت ہے راہیما از حیث صحت اختلاف دین کی وجہ سے کوئی اختلاف نہیں۔

کتاب العتاق

قوله في

تشریح الفقہ: بولہ العین یعنی حق اور عین لغوی حق (مطلقاً) کا حصہ ہے کیونکہ اس سے لفظ کو کہتے ہیں۔ اس میں شریعتیں اور قوت توحید کا حصہ ہے۔ جو عام کہ اصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے دوسری اہم قوت شہادت و ایستہ و غیرہ کا اشیاء کو جاننے والا قوت مکتوبات کا حصہ ہوتا ہے۔

وعند الامام جو لفاظ العین عن المصنوع۔ حق پرانہ اسلاف یعنی اصل وانی سے صحیح ہے۔ اور اصح لفاظ سے وہ کلمات ہیں۔

عین لفاظ اور لفاظت حرام کہ نہایت کرے لفظ کرے۔ جو اور ضرورت صحیح ہے کیونکہ نہایت کی ضرورت وہی موتی سے جہاں معلوم ہے۔ وہیں انشاء و بولہ اصح

لفاظ میں کوئی اشیاء نہیں ہوتا۔ بلکہ کمالی لفاظ الکلی ایک لفظ لفظ کی ایک میں نہایت شرط ہے۔ جو کہ ان میں حق و غیر حق دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔

شہادت بھی ممکن ہے کہ ملک کی لفظ بہ موجد یا مبدع یا نہایت بولہ وہی کہ بہ حق اور حق حرام ہوتا ہے نہایت لفظ کا لفظ۔

فولہ ہذا میں اچانک کوئی شخص اپنے تمام کام بہت کے بیانیہ تمام تر کام پر غور کر رہا ہے (یہ بھی نہ کہہ سکتے ہیں کہ غلطی سے کیا ہو گیا ہے)۔
 یہ ہے۔ تو اسلامی و اسلامی تو ان الفاظ سے بھی حقوق الایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ الفاظ وہ ہیں جو بہت کم میں آتے ہیں۔ وہ انسانی
 مکتوبات میں اس کے یہ صرف الفاظ کے ساتھ ملتی ہیں۔ امام افرورڈی کے نزدیک یہ نیت کے نہیں اور انسانی میں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے انکار
 یہ وہ شخصیت کے لئے استعمال پر غور ہیں

[illegible]

مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلَيْهَا مُسْلِمًا عَقِي وَإِذَا عَقِلَ جَارَتُهُ خِدْلًا غَفِثَ وَ غَلِقَ حَنْكُهَا وَإِنْ
 دَارَ الْحَرْبِ سَ تَدَارَى بِهَا سَلَمٌ بَرٌّ كَرِيمٌ أَوْ أَرَادَ بِهَا حَاسِبٌ أَوْ زَارَ كَيْ مَالَهُ أَلْبَنَى كَوْنُ أَرَادَ بِهِ جَانِسٌ لِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 عَقِلَ الْحَقْلُ حَمَلًا عَقِي وَلَمْ يَلْقُ الْإِمَامُ وَإِذَا عَقِلَ غُلْمُهُ عَلَى مَنَابٍ فَضْلُ الْمَيْتَةِ ذَلِكَ
 أَرَادَ بِهَا مَلِكٌ عَقِي كَرِيمٌ أَوْ أَرَادَ بِهِ كَرِيمٌ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 عَقِي وَلَوْ أَنَّ الْمَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَنْ أَثْبَتَ إِلَيْنِ الْمَالُ فَانْتَ خَرُصَ وَ نَوْمُهُ انْقَالَى وَ صَارَ
 نَوْمُهُ بِهِيَ جَانِسٌ كَرِيمٌ أَوْ أَرَادَ بِهِ كَرِيمٌ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 مَدُونًا فَإِنْ انْقَضَى الْعَمَلُ الْخَيْرُ أَلْبَنَى الْمَوْلَى عَلَى قَبِيلِهِ وَ غَلِقَ الْفَسْخُورُ لَمْ يَكُنْ
 دَارَ الْحَرْبِ سَ تَدَارَى بِهَا سَلَمٌ بَرٌّ كَرِيمٌ أَوْ أَرَادَ بِهِ حَاسِبٌ أَوْ زَارَ كَيْ مَالَهُ أَلْبَنَى كَوْنُ أَرَادَ بِهِ جَانِسٌ لِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 نَزَلَهَا خَرُورُ لَمْ يَكُنْ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 أَرَادَ بِهِ كَرِيمٌ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ

اعتناق کے باقی احکام

تشریح لفظ قولہ و عقی اسکرہ ع اکر کسی نے تشریح سے ہوئے یا نہ ہوئی کہنے جاتے ہیں حالت میں پانچ نام آزاد کیا تو وہ آزاد ہو جائے
 گا کیونکہ یہ نام ہیں ثلث جمعیں جدوہز لہیں جمع الغلای و العتاق و النکاح "اگر کسی عقی کو غلک کی طرف مضاف کرے۔ یا
 بقول ان ملکیت فانت حر یا شہرہ کی طرف مضاف کرے۔ یا بقول ان دخل الدار فانت حر تو یہ بھی صحیح ہے۔ (ذوق مرہی
 انطلاق اکر کسی عربی کا کفار کا نام و راجح سے تدارے یاں سکرہ ہو کر آجے تو وہ آزاد ہو گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث نقل
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا "هم عتقاء الله"

قول قبل عامہ اس ایک شخص نے اپنے تمام کو جس کے عوض میں آزاد کیا اور تمام سے اس کو جس گرایا تو وہ آزاد ہو جائے گا کو اس نے
 اسکی دلدادہ کیا ہو کیونکہ یہ معاوضہ یا بغیر مال کے ہے۔ معاوضہ میں بھی عوض قبول کرنے سے عدم ثابت ہوا جاتے تدارہ کر مالک نے تمام کی
 آزادی مان لی ہو کیونکہ یہ معنی کر کے جوں کہا ان احادیث الی القادفت حوق تمام یا دار فی التجارہ و ہ نے ماکر ایک مالک نے اس کو ادائیگی مان
 کی وقت وصال ہے اور مال کی ادائیگی کب و تدارے کے بغیر ہو نہیں سکتی تو کہا مالک نے معاوضہ کی ادائیگی ہے کوں وہ تمام مالک کے پاس
 مان حاضر کرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا یہ حدیث غزالی نے نقل کی

بَابُ التَّذْيِيرِ

مدہ بابے کا باب

إِذَا قَالَ الْمَوْلَى لِمَوْلَاكَ إِنِّي فَانْتُ خَرُورًا أُنْتُ خَرُورٌ فَإِنْ
 آتَى لَمْ يَكُنْ عَقِي كَرِيمٌ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ
 عَقِي وَلَمْ يَلْقُ الْإِمَامُ وَإِذَا عَقِلَ غُلْمُهُ عَلَى مَنَابٍ فَضْلُ الْمَيْتَةِ ذَلِكَ
 أَرَادَ بِهِ كَرِيمٌ بِنَاصِبٍ أَرَادَ بِهِ أَيْدٍ نَصَابٍ لَمْ يَكُنْ عَقِي وَ هِيَ أَسَى كَامِلٌ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ

ام ولد اور مدبر وغیرہ کی کتابت کا بیان

تحریر کا مختلف قولہ واداء کتاب العیونی ان آقا سے اپنی اسلہ کو کتاب کر دیا تو کتابت صحیح ہے کہ امام امامہ کو آقا کی موت کے بعد آقا سے روئے دانی سے تمام اس سے پہلے آقا سے ہی بھی امتیاز ہے۔ یہ ذکر بدل کتابت کو کرنے سے پہلے آقا کا کلمہ ہو جائے تو امام مدعت آقا سے ہو جائے کی روئے دانی کی فہم دانی کی کتابت کے ساتھ متعلق ہو چکی تھی اور اگر اس سے پہلے آقا سے ہو جائے تو اس کا اختیار ہو گا چاہے عقد کتابت پر ہو بھی رہے اور بدل کتابت ہو کر کے فی الحال آقا سے ہو جائے اور یہاں پر خود کو مدبر قرار دے اور امام مدبر سے اور آقا کا کمال کے بعد آقا سے ہو جائے کیونکہ اس کو امامیتوں سے حق حرمت حاصل ہے۔ ایک کتابت کی جہت سے اور ایک امام مدبر سے ہی جہت سے۔ پس اس کو انہوں کا اختیار ہو گا۔

قولہ وان کتاب مدبرہ ان غیرہ کا ترجمہ یہ ہے۔ یہ امامیہ کی روئے کتابت صحیح ہے۔ آپ مدبر کو اپنے آقا کی موت کے بعد جب کہ اس نے مدبرہ کے علاوہ کوئی مال نہ پھیرا ہو اختیار ہو گا چاہے اپنی قیمت کے اوٹھ میں سعادت کرنے کے لیے بھی بدل کتابت میں یہ تفصیل امام صاحب کے نزدیک ہے کیونکہ عقد کتابت اس وقت پر مستحق ہیں جو خود مدبر کے امام مدبر سے ہو جائے یا مدبریت باقی پر عقد ہو ہے۔ امام ابوہمضہ کے نزدیک ان میں سے جو کہ سوا میں سعادت کرے کی بلکہ مدبر کے نزدیک قیمت کے اوٹھ اور بدل کتابت کے اوٹھ میں سے جو کہ مدبروں میں سے کسی کو یہاں اور بیچ مال میں اختلاف رہا ایک کیوں کے لئے اختیار ہے جو نہیں اور مدبر سے یہ کہ جس میں امام صاحب نے بھی اس کی مقدار کیا ہے تو امام ابوہمضہ سے مقدار میں امام صاحب کے ساتھ ہیں اور بھی اختیار میں امام محمد کے ساتھ۔

قولہ وان بعد مکنتہ ان غیرہ آقا سے اپنی مکنت باندی کو مدبر کر دیا تو یہ بھی درست ہے اور اس کا اختیار ہے چاہے کرمت پر ہو یا رہے اور یہ ہے خود کو مدبر قرار دے کہ مدبر ہو جائے یا کہ وہ کرمت پر رہتا ہے اور آقا کا کمال ہو جائے اور مدبرہ کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو تو امام صاحب نے نزدیک چاہے مال کتابت کے بعد اوٹھ میں سعادت کرے اور یہ اپنی قیمت کے اوٹھ میں سعادت کرنے۔ صاحبین کے نزدیک ان دونوں میں سے اصل میں سعادت کرے کی بلکہ یہاں مقدار متعلق علیہ ہے اور اختلاف اختیار مدبر میں ہے۔ معنی میں سے کہ یہ اختلاف واصل امتناع کے بخوبی ہوتے اور۔ ہونے پر مقرر ہے۔ امام صاحب کے نزدیک امر متفقہ کی ہے تو مدبرہ کو ایک گشت کی آزادی کی سختی ہو چکی اور اوٹھ میں اختیار ہو گا جس میں چاہے سعادت کرے۔ صاحبین کے نزدیک امر متفقہ میں جو بھی ہوئی تو بعض مدبرہ کو مدبرہ جانے سے کل آزاد ہو جائے گا اور اس پر بدل کتابت اور قیمت میں سے کوئی ایک چیز واجب ہے اور یہ ظاہر ہے کہ واقعی مدبر کو نیا آقا سے جو خود مدبر ہے۔

قولہ فی نفسی مال انکتابہ الخ امام صاحب یہاں مال کتابت کے اوٹھ میں سعادت کے قائل ہیں۔ بخلاف پہلے مسئلہ کے کہ اس میں کل بدل کتابت میں سب کے قائل ہیں اس واسطے کہ مدبر ہونا کتابت سے روئی کر کے اور حکالت عرفی کوئی کوٹھ سے خارج نہیں ہوتا۔ فصح ذلک ہی ثلث الکتابۃ و فی ظلالہا فصح فی ذلک۔

قولہ واداء عنی انکتابہ الخ امام صاحب اپنے نام کو آزادی میں کر کے آزاد کی عیون مال کو دیکھنا امتناع کتابت سے دونوں سے یہ تحریر بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تحریر امام تحریر ہے اور تحریر کا اہل نہیں۔

قولہ وان کتب عہدہ الخ مدبر کا اپنے تمام امام کتاب کر سکتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اس کو بدل کتابت حاصل ہو گا۔ امام مدبر امام شیعہ کے بھی اپنے نام کو کتابت نہیں کر سکتا۔ جس میں بھی چاہے یہ مدبر امام صاحب کی بدل کتابت کتابت امام العیونی کی آزادی سے بھی آدیا (مدبروں نے ساتھ ساتھ امام ابوہمضہ اور امام صاحب اول کے آقا کو ملنے اور اماموں کی آزادی کے بعد امام ابوہمضہ اور امام صاحب اول کو ملنے کیونکہ عاقہ اسی سے اور مدبرہ کی کے بعد امام کا اہل ہو گا ہے) اور کتابت آگے رہے ہے۔

تفسیر قول کہ وہ ان حسابات کے بارے میں غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

قولہ یعنی حصہ واحد اس قول سے مراد واحد کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

قولہ والکفار فیہ ان کہ۔ یہاں اس کو بھی کفار میں سے قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

قولہ و شہ تعدد ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

قولہ والخطا۔ یہ کسی کی غلطی کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

والقصص۔ یہ قصہ کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

والقصص۔ یہ قصہ کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

والقصص۔ یہ قصہ کا معنی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان حسابات سے غور و فکر نہ کرے۔

جان کے علاوہ کے قصاص کا بیان

[illegible]

لوگ قلعہ اتر آئے تو دوسری تختہ دار کو خوشام آسم سے نکال کر اپنی ذاتی قسم سے نیکو کردہ بن مراد سے چھڑا دیا۔ اس کا
 پہلی تختہ دار کے سر پر اپنی ذاتی چاندی کی تختہ قسم سے مراد سے نکال کر اپنے سر پر پہنچا ہوا۔ دینی کو
 اس کی تختہ دار کو مراد سے نکال کر اپنے سر پر پہنچا ہوا۔ دینی کو

[illegible][illegible]

تشریح عقد قولہ و فی اصابہ۔ ایداعاً و نحو کی باتوں میں نصف دیت ہے اس دے سے نہ ہر اقل میں دیت کا وہاں حصہ ہے نہ ہر حق المیوں میں نصف دیت ہوگی اور اگر کسی نے ایسے ہاتھ کی ساری امیالیں میں شریعتی کاٹ دیں تو اس میں بھی نصف دینے ہے کیونکہ تعلیل دیکھوں گے تاہم

خوفہ اور اسماء یعلیٰ، شیخ ابوالکلیلیٰ بھٹی، انجم پھولڑو، ہاس کی زبان پانچویں تا سولہ گیت دیے اور یہ معلوم ہوا کہ بچے کے یہ اعضاء صحیح تھے یا نہیں۔ متوالیہ ۷ دن کا فیصلہ معیار بنایا لیکن ان اعضاء سے معلوم و خدمت ہے اور پھر ان کی بات پر معلوم ہوگا کہ یہ قاضی خدمت میں یا نہیں اور غلک کی حد سے بہت زیادہ ہے۔ (خارج)

فردہ و دھبہ عقلمندانہ ایک شخص نے کسی تہذیب و تمدن کو اپنا تہذیب و تمدن سے اس کی عقل و سر کے بال جاتے رہے تو وہ عقلی و دینیت
 اور عقلی کی پروری، دینیت میں داخل ہو جائے، عقلی پروری میں کی ہو، اس لیے عقلی کو تہذیب و تمدن میں داخل کرنے سے عقلیت پسندی سے
 تو تم کو کیا، سراسر وہ چارہ اگر اس کی نجات یا بربادی کا نام لیا جاتی ہو، تو منہو کی ہے، نہ پوری ہے نہ میں، عقلیت پسندی کے گناہ کی سختی صحت و
 یہ ہوا دین کے زلزلے سے نہ شکر، سخت فرشتے میں نہ تھی، چنانچہ آواز ہوا اور کو ٹکا آواز اپنے وقت پر نہ تھی، نفع اٹھا دینے سے کبھی جس شخصیت
 پروری دینے میں داخل نہ ہوئی لکھ دینے سے عقلیت پسندی و دینیت کا نام لیا جاتی ہو، تو منہو کی ہے، نہ پوری ہے نہ میں، عقلیت پسندی کے گناہ کی سختی صحت و
 آخرت میں ہوئی ہندوؤں کے مسئلہ میں بھی منہو کی ہے، دینیت پروری دینیت میں داخل جس شخصیت پروری دینے کا نام لیا جاتی ہو، تو منہو کی ہے، نہ پوری ہے نہ میں، عقلیت پسندی کے گناہ کی سختی صحت و
 جو چاہے وہ ہے اس لئے منہو سبب شکر میں داخل ہوئے عقلمندانہ جمع و بھرنے کے ان کا کل ہی نہ ہو سکیں۔ ۷۹۹ بد حال المؤمنین ص ۱۱۱ مؤلف: مولانا
 زکریا

[illegible]

فولہ و من شیحہ و جملہ الخ ایک شخص کے کہی اور نہ لکھا کہ وہ اس کا نام اس طرح تحریر کیا کہ اس کا نشان ملک وائی تھیں، وہ تمام صاحب کے نزدیک مشرف ہو جانے کی سزا دے کر وہ اس کے وجہ سے مقرر ہوئے تھیں، ہاؤز میں کس نہ ہوگی، امام پر یہ مشرف فرماتے ہیں کہ اگر اس کا نام وہ ہے جو کہ جس شخص سے مراد ہے وہ اس کا نام نہ لکھا ہے۔

۱۰۔ اہم بقصص، مداح، جب تک جہیز و زمر سے اچھڑتا نہ جائے اس وقت تک نہ کہ قصص میں نہیں لڑ جاتا کہ امام شافعی کے پاس فی ظہور الامر کے گا کر کہہ کر جب وہ جب قصاص متفق ہو چکا تو پھر تیرس لکے دے کہتے ہیں کہ غصی کے چاکا ہونے سے پہلے منصور سلطی جانشین علیہ وسلم نے قصاص میں سے منع فرمایا ہے۔ اور

قرآنہم قتلہ خطا، اس لیے قبضہ نہیں لے سکتے تھے خطا کا نام ہے اس کو خطا، مارا نہ جا سکتا تھا، وہی قطعہ کے مصدر سے صحت یاب بھی نہ ہوا تھا، ارشاد ہے مانتوا ذیقتلہ فمیں وہی ہو گئی اگرچہ درصحت میں اس کا معنی ہو کہ قاتل، ذوق، دقتیں، ایجاب ہوں گی۔

وَكُلُّ غَنَبٍ مُتَقَدِّمٍ فَهُوَ خِصَامٌ مُؤَخَّرٌ مِمَّا فِي الْأَقْبَالِ وَكُلُّ رَجُلٍ رَجَعَ مَالَهُ فَمِنْهُ
 مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مِمَّا فِي الْأَقْبَالِ وَكُلُّ رَجُلٍ رَجَعَ مَالَهُ فَمِنْهُ
 مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مِمَّا فِي الْأَقْبَالِ وَكُلُّ رَجُلٍ رَجَعَ مَالَهُ فَمِنْهُ

[illegible]

قاتل پر اور عاقلہ پر دیت واجب ہونے کی صورت کا بیان

توضیح المفسر: بول۔ بنایا کرتے وہاں حضرت اے کھودا کھودا کہتے۔ چوپایا، انا شروع۔ باوجود راز و نیاز کا کہ میرا آپ۔ پر حالہ، مسب (س) مطلب: ہلا کہ: ہر حال میں۔

[illegible]

لواء و عمدہ انصافی اور انگریزی باقاعدگی پر یاد دہانی کی کوئی حد نہیں ہے۔ ان کا علم بھی خطا ہی پر ہو گا اور قصاص و اہل و عیال کے لئے کتب و دہشت و اہل و عیال پر میراث کے بھی حکم و سن سے کسی کی میراث نہ ہو گی۔ ہر آدمی کو ایک کویت و ہر آدمی کو دوں قابل فخر و ست نہیں ہے۔

قوله وان اشترع ابن امرئ کوئی تجارت عام کی طرف پر ہلا کر دے اور اس کے امروز کی جے کے گمراہ سے کوئی مہ جاسے تو مضامین نہ ہوگا۔
یونکہ اپنی جگہ میں ہونے کی مہ سے اس کی طرف سے تھری نہیں ہے اور اگر کوئی حصہ کرنے سے کوئی مہ جاسے تو مضامین ہوگا لیکن گفتار۔
و جب شدت واقع نہ ہوتے سے غم نہ ہوگا اور اگر وہاں سے کسی نے نہ فرمایا تو نصف کا مضامین ہوگا۔ (پیر ہد)

جالی پر نہ بے کراہ کر ٹرنا ہی ثبوت جاسے کہ لوگوں کو وہ نظام کی وجہ سے معذور ہے کہ اس کے عاقل پر پائے جاتے ہیں اور نظام کے حق میں آقا اس کا مخالف ہے کہ لوگوں کو قہر میں مل نصرت ہے اور نظام کی نصرت میں کے آقا ہی سے ہے لہذا اجابت اس کے لئے کامیاب نہ ہوگی۔

فقائدہ ۱۶: وہ بے پناہ جہالت کوٹھک میں اعلیٰ اور جب رفیق کوٹھک ہے باہر کا فائدہ یہ کہ جس میں مشائخ کی مبارکات مختلف ہیں۔ صاحب محراب و غیرہ سے تذکرہ کیا ہے کہ رفیق مشائخ اعلیٰ و جب رفیق کوٹھک ہے۔ صاحب ہادیہ نے اس کی تصریح کی ہے لیکن تہذیبی لحاظ سے اس کے اجزہ و میں بڑی حد سے دور ہوا۔ جس شخص مشائخ سے متعلق ہے کہ رفیق مشائخ اعلیٰ و جب رفیق ہے۔ ماسوائے ان کی تشکیل سے بھی کسی مستفاد ہوتا ہے۔ شارع محمد اہل بیت علیہ السلام صاحب کی طرف سے تشکیل میں بیان کیا ہے کہ ان میں سے ایک وہ جب ہے جو اس کے کوہ، و محمد بن مسعود میں کہا ہے کہ جب غلام کی مروت و مال جہالت کے ساتھ نہ کہے گا کوٹھک سے جہالت کا ہمارے اور جہالت ہے۔

فولہ فاق حوالہ یعنی ارتخ غلام نے جنایت کی دہر تو نے اس کو فریاد کر دیا اس کے بعد غلام نے پھر جنایت کی تو یہ مستحق اہمیت و حق کی نگاہ و امتیازِ غریب کے بعد حیاتِ مول کا حق علم یکساں ہوئی اور اگر غلام نے وہ جنایتیں کیں تو آقا یا تو ان دنوں جنتوں میں تیار ہے گا یا جنتوں میں سے ہر ایک کا فرش ہے کہ پھر وہی جنتیں اس کو اپنے اپنے حق کے مطابق تقسیم کریں گے۔ وجہ یہ ہے کہ غلام کی ذات سے ایک جنایت کا متعلق ہر دوسری جنایت کے متعلق ہونے سے مانا نہیں ہے بلکہ اگر غلام نے یہ ایک اور کفر کیا اور اس سے کسی کو بھڑکایا تو دہلیا اس کے اثر کو بطریق اعلیٰ تقسیم کریں گے لان ارض۔ یعنی نصف ارض اللہ۔

فولہ وحو لا یعلم نفعی فلم یمنی فولی جہالت کی ذمہ کو معلوم نہ تھا کہ اس نے آزاد کردہ قیدیوں کو قیمت اور ریت میں سے جو کم ہو اس کا ضامن دے گا۔ مگر اگر جہالت سے واقف ہوتے ہوئے آزاد کیا اس کی کفر و شت کر دے تو یہ کفر و شت دے گا۔

تو یہ وقت جسکی امام ولید دومہ کی ریاست بر حال میں ان کے آقا پر لازم ہوئی ہے تو اگر وہ کسی وقت آئیں گے تو یہ وقت
ان کی ریاست کے لیے تو یہ آقا پر لازم ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ سے یہ مروی ہے۔

قرۃ فاضلہ جنی جنابہ اعزہ لڑنے پر ایم والد نے وقتی نہایت کی اس کے بعد ہماری جنابت اور لی اورہ کا اس کی حجت فاضلہ کے کھم سے پہلی جنابت دے کر دے چکا تو اب اس کے ذمہ کوئی کھم - دوسری جنابت والا پہلی جنابت دانے کے سر ہو کر جو کہ وہ دے چکا ہے اس میں خیریت ہو جائے اور اگر با کھم فاضلہ دی ہو تو دوسری جنابت دانے کو اختیار ہو گا جو ہے کا سے لے چ ہے پہلی جنابت والا نے سے لیکن صاحبین کے یہاں فاضلہ کے کھم کی کوئی خیر نہیں ہو اور صورت آقا سے لیں سے ملتا۔ کھم ضعیف غمزدہ شکوہ

[illegible]

لَا يُرَادُ عَلَى عَشْرَةِ الْآلِافِ مُرْغَمٌ فَإِنَّ كَثْرَتَ فَيْعَلَتِهِ عَشْرَةُ الْآلِافِ دَرَجَةٍ وَأَكْثَرُ فَعْلَى عَلَيْهِ
 فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ سِتَّةَ دَرَجَاتٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 بِعَشْرَةِ الْآلِافِ عَشْرَةً زَوْجِي الْأَمَةِ إِذَا زَوَّجَتْ فَيُعْتَبَرُ عَلَى الثَّقَلَيْنِ بِحُثِّ حَفْصَةِ الْآلِافِ الْإِ
 كَامِ بِسِتَّةَ دَرَجَاتٍ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 عَشْرَةً وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 الْإِ كَامِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 مِنْ دَرَجَةِ الْخَيْرِ فَهُوَ مَقْدُورٌ فِي قِسْمَةِ الْعَدَدِ
 الْإِ كَامِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ

جھکی ہوئی دیوار اور موجب قتل عبد کے احکام

تَفَرُّقُ الْفَقْدِ فَهَلْ وَادَا حَالٌ مِنْ أَيْدِي دَرَجَاتٍ حَالِيَةٍ مِنْ حَالِ الْإِ كَامِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ

فَهَلْ وَادَا حَالٌ مِنْ أَيْدِي دَرَجَاتٍ حَالِيَةٍ مِنْ حَالِ الْإِ كَامِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ
 وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ وَهِيَ كَثْرَةُ الْآلِافِ فِي الدَّرَجَةِ

حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ
 وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ
 وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ
 وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ
 وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ
 وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ وَحُضْرٌ بِحُضْرٍ لَمُتَةٍ فَالْمُتَةُ حُضْرٌ

[illegible]

[illegible]

اَوْ يَكُنِيَ هَٰذَا اَلْعَمَلُ ثُمَّ سَمَّيْتُ الرِّسَالَةَ بِقَتْمٍ عَلَيْهِ مَلْحُظٌ
بِأَنَّ قَتْمًا كُنِيَ كَقَوْمَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَانَ يَدْعُوهُمْ بِأَسْمَاءِ قَتْمٍ وَكَانَ

[illegible]

فولہ و اذا زنت الحاصل الخ امر زایہ عورت کا حق جو وضع حمل کے بعد ہمارے ہونے لگے کہ اس سے قبل بچہ نہ جاسکتا تھا اور یہ ہے پھر امر بعد کوڑی کی ہوتی نکاس سے فراغت تک سو مفرغ ہوئی اور عسلائی سو وضع حمل کے بعد ہی بعد قلم جہیز ۱۵۱ پر کوئی چوٹی پر اشارت کرنے والا ہے۔ سو۔

[illegible]

قولہ ولاحد علی من وطئ ارضاً اگر اپنے بیٹے یا پوتے کی باغی سے اٹھ کر لی تو اس میں حد نہیں ہے کیونکہ حدیث "است و مطلق لایبک" سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کا مال باپ کا مال ہے اور پوتے کی باغی کے ساتھ جنسی حالت کا شیعہ ہوا تو ایسا (مذکورہ نظر اول) شرعیہ اعتبار میں اس کی حد ہوتی نہیں اور شیعہ کی شکل سے حد مرتفع ہو جاتی ہے۔ مگر چپ، مگر صحت فحش کا گمان رفتہ سوا تو کہہ دینا چاہیے کہ مطلقاً حد کا ہوا۔ مطلق شرعی پر ہے نہ کہ زانی کے اعتقاد پر۔ اسی طرح اگر یہ کہہ دیں کہ باپ یا بیٹے کی باغی یا پوتے کی باغی سے اعتدال ملا کہ کسی سے حد نہیں ہے تو مطلقاً کہہ کر اسے ادا نہیں کیا جائے نہ باپ پر اور نہ بیٹے کی باغی پر اور نہ یہ کہ خود کسی صحت فحش کا شیعہ ہوا ہو۔ عجمی ائمہ و شیعہ کی تسلسل کہتے ہیں اس سے بھی حد مستعدہ یا کافی ہے بشرطیکہ زانی نے صحت فحش کا تمام کیا ہو اور نہ حد جاری ہوئی اور نہ اپنے ہمائی یا بیٹی کی باغی سے ہو لی اور علت کا تائید کیا تو حد جاری ہوگی کیونکہ یہاں تسلسل الحداکہ و تفسیر افانی اس سوال نہیں ہے۔ یہاں حد کی حدت کا بیان ہے۔

[illegible]

بَابُ حَدِّ الشَّرْبِ

تراب پیتے کو دہا۔ یاں تک

ومن شرب الخمر فأجد وربها مؤخوذة فشهد عليه الشهود
کی ہے تراب کی اور پکڑ گیا ہے وہ سب سے مؤخوذة ہے اور کوئی اس کا گواہ ہے

بذلك الآخر وربها مؤخوذة فغلبه الحدوان الفيلد ذواب ربها له يحد ومن
اس کی بات ہے کہ دہا پکڑ گیا اور وہ سب سے مؤخوذة ہے اور اگر وہ دہا کو دہا سے لے لے گا تو اس کی

سکر من شيد خذ ولا حد علي من وجد منه ربح الخمر فشهد ولا يحد الشكران
در میں پیتے ہیں تو نہ لے گا اس کی سکر کی اس پر اس سے شراب کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

حتى ينعلم انه سكر من الشيد و شره صوته ولا يحد حتى يزول عنه السكر وحده الخمر
تاکہ کو یہاں تک کہ معلوم ہو کہ اس سے شراب کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

والشكر في الخمران مؤخوذة لعل يحد كما دكرنا في حد الزنا وان كان غدا لعله
اور اس کی مہ لے گا اس کی سکر کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

الزناون مؤخوذة ومن الشرب الخمر والشكر له ربح له يحد ويشت الشرب
پاکوں کو اس کی مہ لے گا اس کی سکر کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

بشهادة شاهدين او بفرازة نزهة واحدة ولا يحد في شهادة الله مع الرجال
بشهادة شاهدين او بفرازة نزهة واحدة ولا يحد في شهادة الله مع الرجال

فترسخ الفقه قوله ومن شرب الخمر انما من شرب في اور اس حالت میں کرتی ہو کہ تراب کی اور اس کے اور میں سے جو کسی یا

شراب کے علاوہ کسی اور شے اور چیز کے پیتے سے مست ہو۔ اگرچہ وہ لڑکا ہو اور وہ مرد تراب پیتے کی گواہی دیں یا وہ خود افراد کرے اس کو کہ

شراب لکھا جائے گی اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے ایسا فرمایا ہے شراب پی ہے۔

قوله ومن سكر ان شراب کے علاوہ میں شراب کی قید ہے۔ نہ کہ بغیر یہ نہ ہوگی انکار شراب کے کہ اس میں یہ قید نہیں لکھا ہے کہ

کی گواہی دیں اور اس کی مہ لے گا اس کی سکر کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

قوله واحد الخمر انما شراب خمر کو اس کی مہ لے گا اس کی سکر کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

اور اگر اس کی مہ لے گا اس کی سکر کی مہ آئے یہ دہا سے شراب کی مہ لے گا اس کی

نہیں ہے اور نہ ہی اس سے پہلے تھا۔

۱۰۔ اگرچہ یہاں پر اس کا بیان نہیں ہے مگر اس کے بارے میں

[illegible]

توضیح: اللہ صید، دریا، بحر، صحرا، و دیگر ارض، زمین، چٹان، پتھر، شکر، مائع، ہوا، آبی، آتش، و غیرہ (ان) کا کائنات ہے۔ میر جلال۔
 بادشاہت کرتی سطح، چھت، دیوار، پلازہ، فرش، باہر سے چھت، گھر، مراٹھ، اداکار، گیت، جس کے لافوں کا ہے، ایک راستہ تین یا سنانہ پر عرض
 کی جانب سے لکھا ہے۔ ہندی، ان کا گول، اسیلا، جس کو چاقو کہتے ہیں (مغرب) ہندی جس میں گول، ادا، ٹھیک کہتے ہیں۔

تشریح النقطہ قولہ کتاب العبد الخ میرزا محمد نے معنی نکلا کہ اگرچہ انھوں نے اصل پر بھی بڑا جاس ہے۔ میرزا محمد نے متحمل جانور ہے جس کو دیکھنے بغیر کچھ نہ ہو جس کے عام کے ماکول ہو یا غیرہ کول قلب قاسم ۷۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انڈیا کی ریاست اڑیسہ کی ایس

فروغ و تعلیم الکلب: رخ شکار حال سرے کے لئے نکاحی جانور کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کاظم سنا تو یہ ہے کہ وہ شیخ یار شکار نکاحی کے لئے اس کی مثال شوست بادی، خیرہ نکاحی نہ تھا۔ تھوہ یار خیرہ کاظم پر یہ ہے کہ جب اس کو یار چلا۔ تو خود کو پیش آجائے وہ یہ ہے کہ کہنے کی بات ملے جہاں سے ہار ہار، خیرہ کوئی حالت شست (بہ) دونوں نے اپنی حالت پیموڑی تو تعلیم یافتہ کی حالت ہوئی۔

قولہ فصحاہم الخ میں ہے شکار پر چلنا اور اس کو افہام سے غائب ہو گیا شکاری اس کو تلاش کرتا ہوا یہاں تک کہ اس کو باجی بھر اس وقت دھرا ہوا ہو چکا تھا تو اس کا کھانا خالی ہے کہ کہ شہر صلی اللہ علیہ وسلم نے انوشہر سے فرمایا کہ تو کہ "بے خونے صحرارا اور شکار سے جس دن تک غائب رہا پھر اس کو باجی لیا وہں کو کھانا بے تک کو اور شہر کا نہ ہوا اگر وہاں آتش کرنے سے پھر باق خالی نہ ہوگا کیونکہ ممکن ہے شکاری موت پر سے نہ ہوئی ہو۔" میں کہ روایت میں ہے "فصل ہوام الارض فصلہ"۔

قولہ فروع فی شعبہ، اگر کسی نے شجر کے تیرا دو پہلی میں گر کر مر گیا تو اہرام ہے کیونکہ مضمر علی اللہ علیہ السلام نے ہدیٰ میں حاتم سے فرمایا تھا کہ اگر تیرا تیرا پہلی میں واقع ہو تو اس کو نہا کیونکہ مصوم نہیں کہ اس کو پتھر سے تیرے مار دے۔ چنانچہ ^{۱۱۱} اس طرح انکو وصیت یا بجا کر مارنے کے بعد زمین پر گرنا اب بھی حرام ہے کیونکہ وہ اجنبی ہے جس کی غرضت فعل کتاب خدا سے ثابت ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے مذہب پر گرا تو حلال ہے کیونکہ زمین پر گرنے سے اجتناب لوگوں ہی نہیں۔

قبولہ و اما صاحب الغرض ایضاً جس جگہ کو مضاف نے اپنے عرض کی جانب سے تعلق کیا ہے یا نہ تعلق (خیالاً حقائق) نے قبول کیا ہے وہ وہ
خام ہے کیونکہ وہ جہاز لڑائی میں ہے۔ مرا ہے نہ کہ، ہم اور صدر اور چیز سے تعلق قاضی خاں میں ہے کہ خیالاً جعفر مضاف کو بھی، ضمیر سے شکار
صال نہیں ہوتا۔ گو وہ بھی موصوفہ ہو گیا ہو کہ یہ چیزیں شکار کو چرتی جاتی نہیں کہ اس کے اعضا کو کوئی نہیں۔ ہاں اگر اس کو کوئی جانتا ہو، اور

۱. مستخرج من نسخة ابن خلدون، ج ۱، ص ۱۰۰، (في حواشيه) من الرزق ۱۲ على مائة من الرزق ۱۱.

داخل ہونے پہنچنے بات کرنے پر قسم کھانے کا بیان

توضیح لفظ ہے کہ یہ نصہ یعنی کج عبادت خانہ نکسید۔ مراد یہ ہے جو اس کی عبادت کو روک لیں۔ پہنچنے والا نہ ہو۔ اور یا غروب۔ ویران مہموت۔
ترکیا صحرا، شکل علیا میں۔ بزرگ کی پادشہ کوستان خانہ، ہسٹال کہتے تھے۔ شاب۔ نر جہان۔ شفا۔ بوزملا۔

تقریباً لفظ قولہ لا بد حل سے آٹھ مسائل ہیں کا سمجھنا موصول نہ کئے گئے۔ پانچوں کے لئے پہلے اصول دریافت کر لینا ضروری ہے۔
امام شافعی کے ہر مسلمان کا مدار اہمیت کو یہ ہے اور وہاں تک کے پاس دستاویز قرآنی پر اور وہ امام کے ہاں نیت پر نہ ہو۔ ہاں طرفہ پر
(بشرطیکہ حافظ سے مشکل نکلی کی نیت نہ کی ہو) ایسا ضروری نہیں ہوتا کہ۔ واللہ انہم جہنم میں شامل کے ہاں کوئی کچھ توڑنے سے بھی گناہ
ہو جائے گا یہ کہ نیت میں کوئی نہ جانے کو بھی نیت تھے ہیں اور ان کوئی نہ کہے "و اللہ اعلم" تو امام مالک کے پاس کچھ نیت سے بھی
حالت ہو جائے گا کیونکہ قرآن میں محلی حکم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ "قل اللہ تعالیٰ اعلم" اللہ تعالیٰ اعلم لعماد طریقت۔ جب یہ بات کہیں نہیں ہوئی تو اب
مسائل ہیں ان کا کھانا آسان ہو گیا مثلاً ایسے فصل کہ ہے "لا ادخل بیتا" تو دور ہے۔ نہ ایک خانہ کعبہ مسجد نکسید۔ نیز وہ بھی داخل ہونے سے حالت
نہ ہو گا کیونکہ عرف میں بیت اس کو کہتے ہیں تو شبہ باقی نہ لئے موضوع اور اس کے ذکر و شبہ باقی کے لئے موضوع نہیں بلکہ عبادت کے لئے
موضوع ہیں۔

قولہ فقر الفرائض انہی نے قسم کھائی کہ میں بات نہ کروں گا پھر اس نے نماز میں قرآن پاک پڑھا تو حالت نہ ہو گا کیونکہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد ہے "انہم صلوات لا یصلح ویھا شئ من کلام الناس" بعد ازیں التسمیع والتہلیل وقرآنہ الفرائض معلوم ہوا
کہ نہ اس میں قرآن شریف پڑھنا ہے نہ کہ نہیں ہے۔

قولہ "وہو لاسہ" نہیں۔ "تسمیہ" کی حد میں یہ کہ ان ہتھوں کا حال ان کے ہتھوں کے۔ پڑا تھا کہ اس امر پر سزا دے ہاں گا اور اسی
پر۔ اور ہے قسم کے بعد ایک حالت پہنچے اور سزا دے سے حالت ہو جائے گا۔ اور ان کو ان کہ کہیں نہ گھر میں داخل نہ ہوں تو جیسے دور
نہ۔ غم کے لئے حالت نہ ہو گا کہ یہ ہے کہ اس افعال میں تہہ نہ پڑا ہوتا ہے۔ ہاں میں "وامض" کا کھڑکی کی ہے جو ایسا نہ کہ ہے جسے درگاہ
لیس نکلی وغیرہ اور میں میں امتداد نہیں ہے جیسے داخلی کرانہ اور غیر ان کے "وامض" کا کھڑکی کا کھڑکی ہے۔

قولہ لا بد حل دار انا ضروری جس کے لئے واللہ لا بد حل دار انا تو اس کے بیان ہونے کے بعد اسی ہونے سے حالت نہ ہو گا۔ ہاں
آراء میں کہے "واللہ لا بد حل ہذا" "تو وہاں یا نہ ہو جائے کہ بعد ازیں ہونے سے بھی حالت ہو جائے گا کیونکہ دار میں من کا نام
ہے اور اس میں نہ رت کا ہو نہ ملک ہے بقول دار عامہ و دار عامہ اور وقت کا اعتبار غیر ممکن میں ہو گا ہے نہ کہ میں میں تو یہی صورت
میں دار کھڑکی وغیرہ میں ہے اس لئے علامہ نے معتبر ہوئی۔ اور ان گھر میں داخل ہونے سے حالت نہ ہو گا اور دوسری صورت میں دار کھڑکی کی ہے سے
میں ہے لہذا وصف غیر معتبر ہو اسی اور ان گھر میں داخل ہونے سے بھی حالت نہ ہو جائے گا اور اگر میں کہا "واللہ لا بد حل ہذا" "اور گھر
اس کے نہ ہو دے ہو جائے کہ بعد داخل ہو تو حالت نہ ہو گا کیونکہ اب وہ بیت نہیں رہا اس واسطے کہ امام کے بعد اس میں شبہ باقی نہیں ہوئی۔
وہ امام داغ عرجت قال۔

الذی دار وان زالت حوائطها

والینس لبس بیستہ معد نہا جہم

قولہ زوجہ فلاں اس کی کسی نہ کہ طرف کی بیوی سے بات نہ کروں گا تھا ان کے انت خلاف بائن اسے ولی بصرہ لقب ہے اس سے بات
نہ ہو حالت ہو جائے گا مگر یہاں وقت ہے جب عورت کی طرف اشارہ کر کے ممکن کر دی ہو۔

[illegible]

اشیاء خور و نوش پر قسم کھانے کا بیان

[illegible][illegible][illegible]

فولہ ومن دجلہ ان لوگوں نے یہ قسم کھائی کہ دریا نے ربط سے نہ جوں کا بھرا ہے نہ جلد کوپن کی جڑوں میں سے کڑی کیا تاہم صاحب نے فرمایا: حاکم نہ ہوگا جب تک کہ وہ اس میں منہ نہ لگ کر نہ ہے۔ صاحبین کے نزدیک حاکم نہ ہوگا نہ منہ نہ لگ کر نہ ہے یا چلو سے لگ کر نہ ہے یہ اختلاف دراصل ایک اسوہ پر مبنی ہے درود میں کہ جب یحییٰ کے لئے شریعت مستعملہ اور ہزار ستہ رفتہ شعل و نور، نور الامام صاحب کے ہیں یحییٰ حقیقت پر محمول ہوئی اور صاحبین کے ہیں دونوں پر محمول ہوئی۔

[illegible]

قبولہ میں جہذاً تدریجی رخ امر کسی نے چاہا کہانی کے ساتھ انہوں نے کچھ اس نے سنا ہے کہ یہی ہو اور فی کمالی و حاکم ہو جانے اور

[illegible]

فولہ فالند، ہوا لاکھل غریب چن: آج ہے، زلف کھنڈا ہے، والہ المعی، کل انعماء، والہ العشاء، و مسحور، والہ الشکر۔
نہ والہ عدا، کلام ہے ہرگز کے وقت کھیلائے اکل حمام کا: نہ و شکر ہے۔ و حکم انشاء و مسحور۔
خود فالادام کل شئی - لکھو - اس میں کہ ہے جس میں روٹی تو جو جائے مراد یہ ہے کہ میرے کے عالمی اور نمایاں ہے اس میں کہ
اور سے کے ساتھ انتقام دیا وہاں ہوا تیرا گھبراہٹ ہو۔ جیسے ہرگز روٹی زعفران اٹک (نہ میں چھل کر لگوں ہو چکا ہے) اوستہ لکھو انگریز
جان میں داخل نہیں کر کے اس میں روٹی خر نہیں، روٹی جاس کو مستحق محروم کیا جاتا ہے۔ اس میں کہ اور زعفران کے کہ زعفران میں، روٹی ہے جو کھا
روٹی کے ساتھ کھاؤ۔ ایسی روٹی ہے۔ نہ صرف غم و آسکھی

[illegible]

فَصَبْرٌ وَلَمْ يَأْتِهَا غَنِيٌّ مَاتَ حَيْثُ هِيَ أَحْمَرُ طَرَفٍ مِنْ أَجْوَاءِ حَبَابِهَا

بسم الله الرحمن الرحيم

جہاں تہی دواہ نام نہ رہے ہیں کر دئی تو جس کی تاریخ سابق ہوگی عورت الی کی ہوگی اور اگر گواہ کا ہوتے ہوئے غل عورت نے کسی کی منکون ہوئے گا
 اگر... کر لیا تو عورت ہی کی ہوگی پھر اگر دوسرے نے اپنی منکون ہونے پر بینہ قائم کر دیا تو عورت اس کو رانی جانے لگی لیکن بینہ قرار سے قوی نہ
 ہے۔ لہذا صلہ تاریخ سب پر راسخ ہے پھر پتہ پھر مٹی پھر اگر اہل پھر صاحب تاریخ۔

وإن أفعى أنان نخل وأبعد منهما أنا الضوى منه هذا الغند وظاما للبيئة فكل واحد منهما
 جرمي کیا وہ میں سے جو ایک کے کر میں نے کر یا ہے اس سے یہ تمام اور ان میں نے بینہ قائم کر دیا تو ان میں سے یہ ایک
 مالمعبر إن شاء أخذ بضع الغند بضع الفس وإن شاء ترك فإن فسي لقاضيه به
 التی... یہ کیا پاتہ آسا تمام سے اسی قیمت کے لای پاتہ پھر دے کر کرسم کر دیا نہیں ہے کہ وہ
 بینہما فكل احدهما لا يحتل لم يكتل إلا حوازی بأحد جینہ وان دکر کل واحد منهما
 ان میں سے لے کر یا نہیں کیے کہ میں کس کا پاتا تو دوسرے کے لئے جائز نہ کر... دیا پھر ان میں سے کس نے کس کا
 تاریخ فكل اول منهما وإن لم يذکر تاریخا ومع احدهما قضی فلهما سوة وان ادعی
 کر دئی تو تمام پہلی تاریخ دے گا ہر ایک کو کسی سے دینا اگر نہیں کی اور کسی ایک کو دینا ہے تو وہی اول ہے لہذا تاریخ سے
 احدهما سوة والأخر جبا وقضا والأنا للبيئة ولا تاريخ نعت فالتسوية أولى من
 دئی کیا کرے گا اور دوسرے سے یہ کہ وہ پتہ دے اور ان میں سے بینہ قائم کر دیا۔ اور ان کے وہی کس کو تاریخ کرے گا
 الآخر وإن ادعی احدهما التسوية وأثبت المرأة ثم تزوجها عليه فلهما سوة وإن ادعی
 دوسرے سے اگر ایک نے دئی کیا کرے گا اور عورت نے دئی کیا کرے گا اس سے مجھ سے ثابت کی ہے اس پر تو وہاں یہ کہ وہاں سے اگر ایک نے
 أحدهما رغا ولبسا والأخر عنه وقضا فالتسوية أولى

دئی کیا کرے گا اور دوسرے سے یہ کہ وہ پتہ دے اور ان میں سے بینہ قائم کر دیا۔ اور ان کے وہی کس کو تاریخ کرے گا

تشریح فقہ فرقہ وان ادعی ان تاریخ دوا میں نے ایک تمام کا دئی کیا اور ہر ایک نے ثابت کیا کہ میں نے فلاں سے خریدا ہے تو ہر
 ایک کو اختیار ہو گا یہ نصف میں سے خوش آہتمام لے پاتہ مجوز دے۔ اختیار اس لئے ہے کہ صنف مختلف ہو گیا یعنی اس کے لئے تمام پر اور
 نہیں رہا۔ ہر سکتا اس کو چور سے کی ضرورت ہو اور اگر تھا فاضل کے بعد کسی ایک نے اپنے حشر چھوڑ دیا تو دوسرے شخص پر تمام نہیں ملے سکتا کیونکہ
 تمام فاضل کے بعد تاریخ ہو گئی اور اگر دونوں نے تاریخ بیان کر دی تو جس کی تاریخ مقدم ہوگی تمام اسی کا ہوگا کیونکہ فاضل کا تاریخ جہت شرعیہ اول
 ہے اگر ایک نے یہ ثابت کیا کہ میں نے یہ چیز زید سے خریدا ہے اور دوسرے نے یہ ثابت کیا کہ مجھے زید سے یہ کیا ہے اور تاریخ اسی سے بیان
 نہیں کی تو دئی شرع دئی بہ یہ مقدم ہوگا کیونکہ تاریخ جہت ملک ہے مختلف ہر کے گواہ پتہ پر موقوف ہے۔ ہر شرعاً جائز سے معاوضہ ہے
 اور ہر معاوضہ نہیں ہے۔

قولہ وادعت المرأة ان زید نے دئی کیا کہ میں نے یہ تمام عمرو سے خریدا ہے اور ہر دے دئی کیا کہ میں نے اسی تمام کو کبیر و کبیر مقرر
 کر کے مجھ سے نکال کیا ہے تو دونوں کے جوئے اور بیچے برابر ہوں گے کیونکہ شرع و قانون دونوں مقدم معاوضہ اور ان کے ہر ایک میں ہیں تو دونوں مقدم
 قوت میں برابر ہوئے۔ اور مجھ کے نزدیک دئی شرع دئی ہے اگر ایک نے دین میں فیض کا دئی کیا اور دوسرے نے یہ میں فیض کا دئی کر دین
 الی ہو گا کہ حتماً فیض الی کی دے دئی بہ دئی ہو گا پتہ پتہ کہ بہر قیمت ملک بہر قیمت ملک نہیں ہے بعد ان میں سے یہ کہ وہی دے گا

مسمون ہوتا ہے اور غرض انھیں ہر مضمون میں ہوتا اور مقدمہ مندرجہ سے قوی تر ہوتا ہے مگر یہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ بلا غرض کا دعویٰ ہو کر
یہ بلا غرض کا دعویٰ ہو تو یہ بالی ہوگا کیونکہ یہ بلا غرض کا دعویٰ ہوتا ہے اور اس سے اولیٰ ہے۔

وَأَنَّ أَقَامَ الْخَالِدَانِ الْيَتِيمَ عَلَى الْمَلِكِ وَالْمَرْبُوحِ فَصَابَتْ الْفَارِصُخُ لِأَقَامِ أَوَّلَى وَإِنَّ الْأَعْمَاءَ
أَرَادَ قَرِيبَهُمْ نَعَى يَتِيمَ قَامَ كَمَا كُنْ هَرَّ بِرَقِ بَلِيٍّ مَرَّحَ وَلَا دَلَّ بِكَ أَرَادَ دَوَّاسَ
الْبَرَاءِ مِنْ رَجَبٍ وَأَقَامَ الْيَتِيمَ عَلَى تَرْبِيعِهِمْ فَأَوَّلَى وَأَوَّلَى وَأَنَّ أَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْيَتِيمَ
أَوَّلَى كَيْفَ يَكُونُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
عَلَى الْبَرَاءِ مِنْ الْأَخَرِ وَذَكَرَ تَرْبِيعَهُمَا فَهَذَا مَرْوَةَ وَأَنَّ أَقَامَ الْخَالِدَانِ عَلَى مَلِكِ مُؤَزَّجٍ وَأَقَامَ
وَرَبَّ يَكُونُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
صَابَتْ أَلَيْدَ عَلَى مَلِكِ أَقَامَ تَرْبِيعَهُمَا كَمَا نَوَى وَأَنَّ أَقَامَ الْخَالِدَانِ وَصَابَتْ أَلَيْدَ كُلُّ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
وَاجِدَ مِنْهُمَا يَتِيمَ بِالْمَرْبُوحِ فَصَابَتْ أَلَيْدَ أَوَّلَى وَكَلْبُكَ الْفَارِصُخُ فِي الْيَتِيمِ الْيَتِيمِ
أَلَيْدَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
الْأَمْرَ وَاجِدَةً وَكُلُّ نَسَبٍ هَرَّ الْيَتِيمَ لَا يَكُونُ وَأَنَّ أَقَامَ الْخَالِدَانِ عَلَى الْمَلِكِ
مَرَّحَ دَوَّاسَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
الْخَالِدَانِ وَصَابَتْ أَلَيْدَ عَلَى الْبَرَاءِ يَتِيمَ كَمَا نَوَى صَابَتْ أَلَيْدَ وَأَنَّ أَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
الْيَتِيمَ عَلَى الْبَرَاءِ مِنْ الْأَخَرِ وَلَا تَرْبِيعَهُمَا فَهَذَا مَرْوَةَ وَأَنَّ أَقَامَ الْخَالِدَانِ فَعَلَّ الْيَتِيمَ
بِرَاقِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

فَهَذَا مِنْ الْأَخَرِ فَهَذَا مَرْوَةَ

وَلَا يَكُونُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

تشریح فقہ قولہ وان اقام الخالدان امر اجمرد فھلک مطلق مؤرخ پر ہند قلم کریں یا دونوں ایک ہی ہائے سے خیرہ سوز رخ پر ہند قلم
کریں تو جس کی تاریخ سابق ہو اس کا ہند مقدم ہوگا کیونکہ اس نے یہ ثابت کر دیا کہ اس کا مالک میں ہوں اور اگر ان میں سے ہر ایک نے دوسرے
سے خیرہ پر ہند قلم کیا مگر ایک نے زید سے خیرہ نہ کیا اور دوسرے نے عمرو سے اور ہر ایک نے تاریخ بھی ثابت کر دی تو دونوں برابر
ہوں گے اور خیرہ پہلی تاریخ دونوں کے درمیان نصف ہوگی کیونکہ دونوں اپنے اپنے مالک کے لئے ملک ثابت کر رہے ہیں تو یہ مالک بھی جیسے
دونوں مالک حاضر ہوں اور دہائی کریں اور انوں ایک تاریخ ذکر کریں۔

قولہ علی ملک مؤرخ مطلق نہ نہ نہ قابض دونوں نے ملک سوز رخ پر ہند قلم کیا اور قابض کی تاریخ سابق ہے تو شتمین کے
نہ ایک قابض کا ہند مقدم ہوگا امام محمد سے بھی قید رہا ہے مگر جو جرم مذہب ہے جو جرم الہیہ ایت ہے کہ قابض کا ہند متحول نہ ہوگا
کیونکہ دونوں کے بین ملک مطلق پر قائم ہیں اور انوں نے جہت ملک سے کوئی تعرض نہیں کیا تو مقدمہ تاخر برابر ہوگا۔ شتمین کی دلیل یہ ہے کہ قابض

دفع دعاوی کا بیان

تقریباً فقہ قولہ وہاں فال النصدعی علیہ شادی مایہ نے دلی کے جواب میں کہا کہ یہ شکے جو میرے ہندو میں سے اور وہ اس کا دہلی کرہا ہے میرے پاس ملاں غائب (مستور) کے لئے بطور امانت رکھی ہے ان کے میرے پاس بطور دین رکھی ہے، پیش کے اس سے غصب کر ہے، ان کو کو اس نے جین سے ثابت کر دیا اور امتداد میں غصبی علی حاضر موجود ہے تو ایام مبارک کے نزدیک دلی مایہ سے دلی کی خصوصیت دفع ہو جائے گی کیونکہ دلی مایہ نے وہ چیزیں ثابت کی ہیں جسے ملک غائب اور میرے اپنے سے دفع خصوصیت تو ان ثابت نہ ہوئی کہ ان میں کوئی خصوصیت نہیں ہے اور دلی ثابت اور وہ دلی کیونکہ اس میں نہ دلی مایہ قسم ہے۔

قولہ وہاں فال النصدعی ان کرہا میں مایہ نے کہا کہ میں نے یہ چیز ملاں غائب سے خریدی ہے یہ دلی نے اپنی یا کرہا میں یہ جی چاہی کی گئی ہے اور دلی مایہ نے کہا کہ میرے پاس یہ چیز ملاں غائب نے بطور امانت رکھی ہے اور ان میں نے یہ چیز تم کو یا تو ان صورتوں میں انہیں کے نزدیک دلی مایہ سے خصوصیت دفع نہ ہوئی کیونکہ دلی مایہ نے خود اقرار کیا کہ یہ چیز بقدر خصوصیت نہیں ہے۔ ایام کرہا مانتے ہیں کہ سرقہ کی صورت میں دلی مایہ سے خصوصیت ملدفع ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں دلی نے دلی مایہ پر کسی فعل کا دعویٰ نہیں کیا۔ قصاص کھانا اور دلی غصب منی۔

قولہ وہاں فال النصدعی منعت ان کرہا میں نے اپنی یا کرہا میں نے بقدر میں ہے دفع سے خریدی ہے اور دلی مایہ کے کہ یہ چیز میرے پاس بطور امانت رکھوائی ہے تو میں مایہ سے خصوصیت نہ ہو جائے گی دلی مایہ نے ان پر یہ قائم کر کے کہ وہ دلی صورت میں دلی نے اس کا اقرار کرنا کہ دلی مایہ کے پاس اس چیز نے نہ طرف سے لکھی ہے یہ دفع مایہ کی بقدر بقدر خصوصیت نہ ہوا۔

محمد حنیف غفرلہ لکھوتی۔

وَالْهَيْبَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى ذُوْنُ غَيْوَةٍ وَفَوْكَةٍ مَذْكُورِ الْإِضَائِهِ وَالْإِسْتِخْلَافِ بِالْظُلَامِ وَالْإِسْلَامِ
خمس ہر کی ہوئی ہے تاکہ میری ہر تاجہ کی جائے گی میرے ہر تاجہ کو کہ ہر قسم دلی جائے گی عورت کی اور عورت کی
وَمِنْهُ أَفْ لَمْ يَهْدُوْنِي بِاللَّهِ الْغَيْبُ الْوَلِيُّ الْفُتُوْرَةُ عَلَى مُلُوسِي وَالنَّصْرَامِي بِاللَّهِ الْغَيْبُ الْغُزَلِ
اسم کی جائے گی یہودی سے اللہ کی اس نے قال کی فوات حضرت امی و ہر غریبی سے اللہ کی خبر سے ہر کی

الْأَنْجِلِيَّ عَلَى بَحْسِي وَالْمُجَوْنِي بِاللَّهِ الْغَيْبُ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ الْغُزَلِ
اللہ حضرت نبی پر اور نبی سے اللہ کی جس نے چاہا کہ اس کے اسم دلی جسے کی ان کو جس کے امانت ہوں میں اور

يَنْبَغُ تَغْلِيظُ الْهَيْبَةِ عَلَى الْمُسْلِمِ بِزَمَانٍ وَلَا سَكَاةٍ وَمِنْ أَدْعَى مَكِ الْفَاتِحِ مِنْ هَذَا عِدَّةٌ بِاللَّهِ
غریبی جس اسم کو چاہا کہ مسلمان پر دین و سکات کے ساتھ دلی کہا کہ میں نے فرمایا ہے ای۔ اس کا نام ایک زار

فَعِدَّةٌ سَخْلَفُ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُهَا شَيْعَ قَاتِمِ فِي الْخَالِ وَلَا يَسْخَلِفُ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُ وَلَا يَسْخَلِفُ
عمر اور اس کا انکار اسے اسم کی ہوئے گی نہ خدا کی تمام کس دے اور وہی اب کھانہ میں جس کی جسے کی کہ خدا میں سے جس کے اسم کی جائے گی

فِي الْغَضَبِ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُهَا غَلْبُكَ زِدْ هَذِهِ الْقَضَى وَلَا رَدَّ قَبِيْهَا وَلَا يَسْخَلِفُ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُهَا
جس میں کہ خدا میں جس کے یہ ہیں چاہا کہ اس کے اسم کا اس کے اسم کی جس کا یہ ہیں جس کے اسم کا اس کے اسم کی

وَزِي الْبُكَاحِ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُهَا بَكَاحِ قَاتِمِ فِي الْخَالِ وَفِي دَعْوَى الْظُلَامِ بِاللَّهِ مَا يَنْبَغُهَا
اور اس میں کہ خدا میں جس کے یہ ہیں چاہا کہ اس کے اسم کا اس کے اسم کی جس کا یہ ہیں جس کے اسم کا اس کے اسم کی

[illegible]

وَعَوَىٰ نَسَبًا مَّيَّانَ

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۱۔ اے نبیؐ! اگر ایک از سب سے تھوڑا شاهد علی سیدنے کہ بیع ناسع کی بیعت علی

فانك ولا يحق لنا هذه الاماري حفظ في بنسبه الا في هذا الموضع الشهاده

[illegible][illegible]

ولا تَقْبَلْ خِيَارَهُ الْأَعْيُنِ وَلَا امْتِلَاكَهُ وَلَا تَخْذُلْهُ فِي الْقَدَرِ وَإِنْ تَابَ وَلَا تَهْدِمْ أَعْيُنَكُمْ عَنْ

برلہدہ ورلد ونڈہ ولا شہادۃ الاولیاء لا یونہ راجدادہ ولا نقلی شہادۃ احمد الروجیں
میرے دوست نے لکھا ہے کہ "نہ ہر کی گمانی ہماری ہر اسی - نہ ہر خیر کی جگہ ہمیں کسی سے قیمتی کی گواہی

والآخر ولا شهادة المؤمني لعنده ولا نكاحه ولا شهادة الشريك لغيره فيها فهو من غير حكمها

وَقَضَىٰ شَهَادَتَهُ الْوَثَاقِلَ لِأَحْمَدَ وَعَنْهُ وَلَا تَقْبَلُ شَهَادَةً نَحْنُثُ وَلَا نُنَاحِيهِ وَلَا مُدْامِرُ

اشرب علی اللہ ولا من یلعن بالطیور ولا من یلعن بالناس ولا من یلعن من ذوات الجنات

التي يتلقى بها احتجازاً من شيخا الختم بغير اذن ولا من بابا تسمى الزوا ولا الخضر بالشرع

والطريق ولا من يفتقر الاصل المستطوع كالقول على الطريق والاشكل على الطريق ولا نقل

شہادۃ میں بظہر سب السلف و تنقل شہادۃ اہل الاہرام الا المحاسبہ و نقل شہادۃ اہل

الذمه خصهم على خطي وأن اغتصب ملهم ولا تمل شهادة الحرس على القسي وأن كانت

اور طبعی ذہنی جو شخص موجب ہر دور یعنی کما کثیر یکا کم بحسب ہوا میں رہتا ہے اور اس کی شہادت بھی مقبول نہیں۔

قولہ اھل الاھواء الخ ہمارے ہاں ائمہ دینی بجز یہ عرصہ بقدر یہ کہ انھیں خود بخود کمال تہذیب و تہذیب کی شہادت ملے گی (۱) اعلان مقبول ہے اکثر سنت پر وہ نہیں ہیں مگر بعض پر وہ اثر ملے گا کہ مقتضی اہل سنت کے ہوں۔ اہل فاسق کے ہیں مقبول نہیں اور کسان کا فاسق نہایت مذہب ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کا فاسق اعتقاد ہی ہے نہ عقل اور فاسق اعتقاد ہی سمجھا ایک ہے نہیں بھلائے فاسق عقلی کے کہ وہ عدم بالکلیہ ہے اس لئے اس کی کوئی مقبول نہیں البتہ یہ دور انھیں میں ہے ایک مدت ہے ان کی شہادت صحیح بالکلیہ ہونے کی وجہ سے مقبول نہیں۔

قولہ اھل حنفیہ الخ:۔ ہاں ایسا ہے کہ بعض کی شہادت بھی یہ مقبول ہے کہ ان کا یہ فتنہ ہو کر کمال فراغت اور صبر سے ہم الفہم و فہم کے ہاں مقبول نہیں کیونکہ ان کی شہادت میں فاسق ہی رہا ہے اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کی شہادت کمال ملے گی۔ یہ فاسق اور اھل حنفیہ ہے اور بالجمہور نہیں۔

وَمَا وَاقِظَةُ الشَّهَادَةِ الْغَوْرِي فَلَيْسَ زَائِنٌ خَالِفًا لَمْ تَقْبَلْ وَيَتَجَرَّ شُعَالُ الشَّاهِدِينَ فِي
 يَسْمَعُ مَوْجِيءَ دَوْنِ رَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 ظَلَمْتُ وَاسْمَعْنِي عِنْدَ أَمْرٍ حَبِيبَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَةً فَإِنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفٍ وَآخَرُهُمَا بِأَلْفَيْنِ لَمْ تَقْبَلْ
 لَمْ تَقْبَلْ فِي مَقَامِ صَدِيقٍ بَيْنَ كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 شَهِدَاؤُهُمَا عِنْدَ أَمْرٍ حَبِيبَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَةً فَإِنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفٍ وَآخَرُهُمَا بِأَلْفَيْنِ لَمْ تَقْبَلْ بِأَلْفَيْنِ وَ
 أَوْ كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 أَنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفٍ وَآخَرُهُمَا بِأَلْفَيْنِ وَخَمْسِينَ بِأَلْفَيْنِ يَتَجَرَّ شُعَالُ الشَّاهِدِينَ ثَلَاثَةً
 أَوْ كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 شَهِدَاؤُهُمَا بِأَلْفٍ وَأَنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفٍ وَآخَرُهُمَا بِأَلْفَيْنِ خَمْسِينَ بِأَلْفَيْنِ ثَلَاثَةً شَهِدَاؤُهُمَا
 أَنْ لَمْ يَكُنْ أَلْفٌ بَيْنَهُمَا كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 بِأَلْفٍ يَسْمَعُ قَوْلَهُ ثُمَّ لَفْظُهُ بَيْنَهُ غَضَبَانِيَّةٌ إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ بَيْنَهُمَا آخِرُ وَيَسْمَعُ لِلشَّاهِدِ
 كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 أَنْ عِلْمُ ذَلِكَ أَنْ لَمْ يَشْهَدَ بِأَلْفٍ حَتَّى يَخْرُجَ الشَّاهِدُ اللَّهُ قَبْضُ غَضَبَانِيَّةٍ وَأَنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ
 بَيْنَهُمَا كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 أَنْ وَفَّقَ قَبْلَ يَوْمِ الشُّعْرِ بِسَكْفَةٍ وَ شَهِدَاؤُهُمَا أَنْ قَبْلَ يَوْمِ الشُّعْرِ بِأَلْفٍ وَآخَرُهُمَا بِأَلْفَيْنِ عِنْدَ الْخَاكِبِ
 كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 لَمْ تَقْبَلْ الشَّاهِدَيْنِ فَإِنْ سَلَّتْ أَحَدُهُمَا وَقَعْنِي بِهَا ثُمَّ حَضَرَتِ الْآخَرَى لَمْ تَقْبَلْ وَلَا تَسْمَعُ
 قَوْلَهُمَا كَرَامَةٍ وَفِي كَيْفٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي
 الْفَاضِلِ الشَّاهِدَةِ عَلَيْهِ خَيْرٌ وَلَا مَعِي وَلَا يَحْكُمُ بِذَلِكَ إِلَّا مَا اسْتَحَقَّ عَلَيْهِ وَلَا يَتَجَرَّ شُعَالُ الشَّاهِدِ
 يَكُنْ قَوْلُ بَرَاءَةٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي أَوْ لِرَأْيٍ تَقُولُ بِوَجْهِهِ لِي

قوله ويجوز شهادة شاهدین اثنين۔ اے ہاں دو شاہدوں کی شہادت پر دوسرے دو تہمیں ان کی گواہی مقبول ہے۔ امام شافعی کے ہاں چار کا ہونا ضروری ہے کیونکہ فرج کے ہر شاہد اس کے ایک شاہد کے قلم مثلاً میں۔ دواوی وکیل حضرت علی کا قول ہے کہ لا يجوز علی شهادة البیت الا رجلان (امیر مراد)۔

قوله فان عدل اثنی زکریا، افرح۔ اصل کی تعدیل کی نہ قول کی جو لے لی کیونکہ وہ اصل تعدیل ہیں اور اگر وہ خاموش رہیں تب بھی ان کی شہادت مقبول ہے اب قاضی شہر اس کے متعلق یہ چہ کہہ کرے گا۔ اگر کہے نزدیک شہادت مقبول نہ ہوگی کیونکہ شہادت باعدالت مقبول نہیں ہوتی اور جب انہوں نے تعدیل نہیں کی تو گویا ان کی طرف سے شہادت نقل نہیں کی۔ امام ابو یوسف یہ فرماتے ہیں کہ شہادۃ طرہ پر صرف نقل شہادت واجب ہے نہ کہ تعدیل لہذا ان کے حالات قاضی روایت کرے گا۔

قوله وقال ابو حنیفہ علی امام صاحب کے یہی چھوٹی گرفت ہے وہاں کوئی نہیں دیتی جائے گی بلکہ بازار میں یا اس کی قوم میں اعلان کر دیا جائے گا کہ یہ شخص شہد زور ہے یہ وہاں سے جو صاحبین اور اہل شافعی کے ہاں اس کو دیکھ بھی لگائی ہوئے گی اور یہ بھی کیا جائے گا کہ یہ حضرت عثمانؓ شہد زور کے ہیں جس کو زور ہے اس کے ساتھ کہ ان کا یہ قلم امام صاحب کی ہیں یہ ہے کہ قاضی شہاد زور کی شہادت کی کیا کرتے تھے جس میں کسی صحابی نے آپؐ کی گواہی نہیں کی۔ دیکھیں یہ حدیث مزاحمت پر محض ہے مگر اس میں فتویٰ اسی پر ہے لیکن صاحب فتح القدر نے یہ صحابہ کی گواہی کو ترجیح دی ہے۔

بَابُ الرُّجُوعِ عَنِ الشَّهَادَةِ

شہادت سے رجوع کرنے کا بیان

اذا رجع	الشَّهَادَةُ	عَنِ	شَهَادَتِهِمْ	فَلِلَّ	الْعَقْبِ	بِهَا	تَنْقُطُ
جب رجوع کرے	شہادت	ان	شہادتوں سے	لے کر	پھر	وہاں	ختم ہو جاتی
شَهَادَتُهُمْ وَلَا مَضَامٍ عَلَيْهِمْ فَإِنْ عَقِبَ شَهَادَتِهِمْ ثُمَّ دَخَلُوا لَهُمْ بِفَسْخِ الْعَقْبِ زَوَّجَتْ							
ان کی گواہی پر دواوی نہ ہو گا ان پر عاقبت نہیں کرے گا ان کی گواہی پر اس کے بعد پھر کے فسخ نہ ہو گا عاقبت اور عاقبت ہوا							
عَلَيْهِمْ ضَمَانٌ مَا اتَّفَقُوا بِشَهَادَتِهِمْ وَلَا يَفْصَحُ الرُّجُوعُ إِلَّا بِخَطَرٍ أَوْ الْحَاكِمِ							
ان پر ضمان اس کا جو اتفاق ہو انہوں نے گواہی سے اور پھر کیا نہیں ہے مگر خطر سے یا حاکم سے							

تشریح لغتہ قولہ اتفاق الشہادۃ اور شرط محدث رجوع یعنی شہادہ سے رجوع ہونا ہے جو جس طرح شہادت کے لئے گواہی شہادہ ضروری ہے اسی طرح فرج شہادت کے لئے بھی ضروری ہے اب اگر شرط میں اتفاق قاضی سے نہ ہو شہادت سے رجوع کر لیں تو گواہی باطل ہو جائے گی اور قاضی اس پر کوئی قسم نہ کرے گا نہ جب قاضی کی طرف سے کوئی قسم نہ ہو تو شاہدین پر کوئی تاوان نہ آئے گا کیونکہ انہوں نے یہ فی الواقعہ کیا کہ کوئی چیز گفت نہیں کی اور اتفاق قاضی سے رجوع کرنا اس کی طرف سے ہوگا کیونکہ صرف قاضی کی اذیت کے لئے اس نے رجوع کر کے باطلہ شہادہ فرما دیا اور اتفاق قاضی سے رجوع کرنا اس کی طرف سے ہوگا کیونکہ شاہدین نے مشہور عدلیہ کا جہاں تک فرمایا ہے وہاں کا ضمان دینا ہے۔ امام شافعی نے اس مشہور پر ضمان نہیں کیونکہ وہ گفت ال سے سب ہیں اور قاضی ہاں شرط ہے اور شاہد کے ہوتے ہوئے سب کا قہر نہیں ہوتا۔ جواب یہ ہے کہ یہاں قاضی مباشرتاً بیجاہت منہ حقہ ہے کیونکہ وہ نہ تنکرے کی طرف سے خطر ہے اور شاہدین سے باطلہ سے اپنی ذات پر سب ضمان کا اقرار کر چکے ہیں لہذا ان میں سے کسی پر نہیں پڑے گا۔

شاهدان بالا حدیث فرمے: فَيُؤْتَى الْأَخْصَارُ لِمَنْ يَحْضُرُوهُ زَادًا، وَنَحْنُ الْقَعْدُ كُنْزٌ عَنِ الظُّرْبِ كَيْفَ صَحَّاحُ
 "اے ہمیں دے دیں گے کہ جو گھر اقصیٰ کے ساتھ ہے اس کے لیے کہ جو گھر نہیں آتا وہی دے دیں گے۔" (حدیث)
 زاد اللہ شاهدان بالحدیث، وشاهدان مؤيدون للشرائط ثم رُسموا بالظنن على شهودهم الملبين عداة
 "وہی دے دیں گے کہ جو گھر اقصیٰ کے ساتھ ہے اس کے لیے کہ جو گھر نہیں آتا وہی دے دیں گے۔"

تشریح: فقہ قولہ و د راجع الی ان شہداء فرما شہادت سے رہنمائی کریں تو وہ جس میں سے کوئی دہائی کی جگہ سے
 مراد ہوئی ہے کہ اصول سے اور اگر کسی جگہ سے پرتہ حق کا تعلق ہے یہ اقصیٰ کی طرف اشارہ ہوگا۔

قولہ وقانونہ شہد ان کے شہداء اس لیے کہ ان کے لیے شہادت کی ضرورت ہے، تاہم شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 ان کی طرف سے اقصیٰ کی طرف سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 ان کو دیکھنا ہے کہ ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 سے ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے

قولہ شہداء بعد ان کے شہداء سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے

قولہ انصاریں ان کے شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 کہ ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے

قولہ شہداء بعد ان کے شہداء سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 کہ ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے

کتاب اَدَابِ الْقَاضِي

قاضی کے آداب کے بارے میں

لاصحة رواية القاضي سئل في التعليل خرافة الشهاده ونحوه من
 في كتاب القاضي ١٢٠٠ میں ایک کوئی سوال اس میں جس کو قاضی دے گا یہی ہے شہادت کی شہادت اور جو
 ان کے لایقہاد ولا یأثم بالظنن فی القضاء لیس فی نفسه لے یؤدی حرجا وبتكره التعليل فيه
 اور ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 کہ ان کے لیے شہادت سے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے
 اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے کہ ان کے لیے شہادت سے۔ جو ان کے لیے اور شہداء میں سے ہر ایک کے لیے

قولہ ولا یأس الرجاءین یا اللہ کے بعد تقاضا بالحق عظیم ترین عبادات میں سے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام عبادت کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ علماء نے کہا کہ اگر کوئی شخص عیدہ قضاء کے لئے حسین بنیو اور کوئی دوسرا شخص مریضی یا ولایت نہ رکھتا ہو تو اس پر قبولِ قضاء بارش میں ہے اور نہ فرض نماز ہے اور اگر اس کو عظیم کاتہ یہ ہو تو کراچی کی ہے اور اعلیٰ غالب ہو تو ۱۹۸۰ء سے اور اگر عظیم کاتہ پیشہ ہو تو رخصتہ کی قیمت ہو تو سراج ہے۔

قولہ ولا یبھی ایہ اپنی زبان سے عہد و نفا کا سوال بلکہ اپنے دل میں اس کی خواہش بھجنا نہ کرے کیونکہ مدہ بیٹ میں ہے کہ ”جو شخص تقار کا سوال کرے گا اس کو اس کی ذات کے سہرا دیا جائے گا“ (یعنی اس کو کشتن چاہیے اور تو لیں نے نہ ہوگی) اور جس کو زبردستی قاضی بیٹھا جائے گا اس پر لعنت ہوگی اور اس کو سزا مستحق ہے کہ قاتل کے ہونے کا قصہ نہ نطقاً ۔

اسم من الواو

بعض المفاهيم المتعارف

وإلى ولاية

لَهُ إِشْرَاقِيَّةٌ : إِنْ قَرَأَ

[illegible]

$$v^j \in L_1 - A_j$$

قوله وسورة القصص الخ يا معاشر الناس انزلت قصصكم في هذه السورة والقصص المذكورة في سورة القصص هي قصص الانبياء والمرسلين الذين اورد الله تعالى في هذه السورة.

شاخعی امام اور اصحابی امامی کے نزدیک حصوں کے حساب سے دوہی یعنی جس کا حصہ ہو گا اس سے حساب کر کے انہی ہی اجرت لی جائے گی کیونکہ اجرت تقسیم ملک کے اخراجات میں سے ہے لہذا ملک کے حصے کے لحاظ سے زمین کی جائے گی۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اجرت تقسیم کے مطالبہ میں ہے اور تقسیم کوئی خدمت نہیں کیونکہ تمام کو دینا کام زائد حصہ والے کے لئے کرنا پڑے گا انتہائی کم حصہ والے کے لئے کر رہے گا اور حساب بھی کم حصہ کا شمار ہوتا ہے بھی زائد کا اس لئے ملک کا اعتبار صحیح ہے لہذا تقسیم علی کا اعتبار ہوگا۔

قرہ و فی بعلبہم دار الخ کچھ لوگوں نے ایک زمین کے متعلق دوہی کیا کہ یہ ہم کو بیڑ کی طرف سے راحت میں ملی ہے اور زمین کو تقسیم کرنا چاہتا ہوں صاحب کے نزدیک صرف سن کے دوہی یا زمین تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کر دیں کہ زمین کا انتقال ہو گیا اور ہم سب آئی اس کے اوپر چلے۔ صاحبین اور امام شافعی کے پس ورث کے اعتراف پر ہی تقسیم کر دی جائے گی۔ امام سہروردی ایک قول بھی ہے۔ ۱۱۔ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ورثہ مل متحول کی وراثت کا یا اس کی ملک مطلق کا یا اس کی خرید کا دوہی کریں تو چھپے ہیں صورتوں میں باہر تھیں گے اور ان کے ذریعہ مزید تحقیق کی ضرورت نہیں اس طرح غیر متحول کے دوہی میں بھی اس کی ضرورت نہیں۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں تقسیم کرنا قصداً علی لیت ہے اور اقرا و جیت نامہ ہے جس کی جیت متحرک ہے۔ لہذا بیڑ کا ہونا ضروری ہے کہ ان کا اقرا و جیت کے خلاف جحد ہو سکے۔ نیز زمین بذات خود موقوف ہے اس لئے اس کی تقسیم کی ضرورت نہیں بخلاف متحول کے کہ وہ معرض تلف میں ہوتی ہے تو اس کی تقسیم کرنے میں اس کی خدمت اور حقدار کو اس کا حق پہنچانا ہے۔

وَإِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ شَرْكَاءَ يَتَّقِعُ بِنَصِيبِهِ قِسْمَ بَطْلَبِ أَخِيهِمْ وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ جِبْ شَرْكَاءَ يَمْنَىٰ مِنْهُمَا سَكَرَ بِأَيْدِيهِمْ قِسْمَ كَرْدِي جَانِ كِي أَكِي كِي حَبِ بِرَادِ أَرِ أَكِي يَتَّقِعُ وَالْأَخَرُ يَنْتَضِرُ يَلْقَاهُ نَجِيْبُهُ قَبْلَ عِلْقِ ضَاجِبِ الْكَيْفِ قِسْمَ وَإِنْ عُلِقَ ضَاجِبُ نَحْضِ الْخَلْفِ دَمْرَ نَحْضِ اِجْ حَصْرَ مِ بَوْنِ كِي حِجْ حِ دَ اَرِ لَبِ كَرِ نَاوِ حَصْرَ دَعَا قِسْمَ كَرْدِي جَانِ كِي لَوِ بَرِ كَرِ حَصْرَ دَاوِ الْقَبْلَىٰ قِمَ يَتَّقِمُ وَإِنْ تَعَلَّى كَلْ وَاجِبَ يَهْتَمُ يَنْتَضِرُ قِمَ يَلْبِسُهَا إِلَّا يَنْتَرِ يَهْتَمُ حَلَبِ كَرِ قِسْمَ كَرْدِي جَانِ كِي لَوِ اَرِ سَبِ قِي كَانْ حَصْرَ مِ قِسْمَ كَرِ كَرِ اَرِ سَبِ كِي رَهْمَ حَصْرَ كِي

جن صورتوں میں تقسیم ہوتی ہے اور جن میں نہیں ہوتی ان کا بیان

قرہ و اذا كان كل واحد منهن شركاء يتقاع بنصيبه قسم بطلب اخيه وان كان احدهم جيب شركاء يمنى منهنما سكر بايديهم قسم كردي جان كى اكى كى حب براد ار اكى يتقاع والاخر ينتضر يلقيه نجيبه قبل علق ضاجب الكيف قسم وان علق ضاجب ناض الخلف دمر ناض ايج حصر م بون كى حيج ح د ا ر لب كر ن ا و حصر دعا قسم كردى جان كى ل و بر كر حصر د ا و القبلى قم يتقم وان تعلّى كل واجب يهتم ينتضر قم يلبسها الا ينتر يهتم حلب كر قسم كردى جان كى ل و ا ر س ب قى ك ان حصر م قسم كر كر ا ر س ب كى ر ه م حصر كى

وَيَقْسُمُ الْفَرُوضُ إِذَا كَانَ بَيْنَ صَنِيبٍ وَوَاجِدٍ وَلَا يَقْسُمُ الْجَنَازَةُ بَيْنَ بَنِيهَا وَلَا يَتَّقِمُ كَرْدِي جَانِ حَصْرَ مِ بَوْنِ كِي حِجْ حِ دَ اَرِ لَبِ كَرِ نَاوِ حَصْرَ دَعَا قِسْمَ كَرْدِي جَانِ كِي لَوِ بَرِ كَرِ حَصْرَ دَاوِ الْقَبْلَىٰ قِمَ يَتَّقِمُ وَإِنْ تَعَلَّى كَلْ وَاجِبَ يَهْتَمُ يَنْتَضِرُ قِمَ يَلْبِسُهَا إِلَّا يَنْتَرِ يَهْتَمُ حَلَبِ كَرِ قِسْمَ كَرْدِي جَانِ كِي لَوِ اَرِ سَبِ قِي كَانْ حَصْرَ مِ قِسْمَ كَرِ كَرِ اَرِ سَبِ كِي رَهْمَ حَصْرَ كِي

ادکام کرہ فی تفصیل

توضیح: ادکام کرہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا استعمال حرام ہے۔ لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے

توضیح: ادکام کرہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا استعمال حرام ہے۔ لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے

توضیح: ادکام کرہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا استعمال حرام ہے۔ لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے لیکن اگر وہ چیزیں ایسی ہوں جن کا استعمال حرام ہے

پہلے وہ ان کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے
مہاجرین اور عادی ہوں گے۔ ان کا نام ہے۔ لیکن ان کا یہ ہے کہ جب ہے اور بیٹا صاحب سے تو وہ ان کو پاتے۔ یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

قولہ ولا یجوز العس ان یزکوا فہم یزکوا مسلمانوں کے بعد پھر وہ متعزب حاصل کیا۔ کہ میرا بیٹا ہمارا بیٹا ہے۔ کہ خاص میں کے نزدیک توئی خلف سے کسی مسلمان نہیں ہوں گے

یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ

وإذا دخل المسلمون دار الحرب فمروا فلا يحملوا على أن يعرضوا لقتل من أموالهم وديارهم فإن
 من دخل دار الحرب فمات فيها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 غير جريح واحد من غلته منكم لا يحظر ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 تبارك الذي لا يلهي عنه شيء من الدنيا ولا الآخرة ولا يلهي عنه شيء من الدنيا ولا الآخرة ولا يلهي عنه شيء من الدنيا ولا الآخرة
 مسامحة لهم على ما في أنفسهم من الجور والظلم ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 ولو جاءكم من ديار الحرب فمات فيها فلا جناح عليكم أن تقاتلوا ولا تقاتلوا ولا تقاتلوا ولا تقاتلوا
 عليكم الجزية فإن دفعتموها فليس عليكم جناح أن تقاتلوا ولا تقاتلوا ولا تقاتلوا ولا تقاتلوا
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 ليعرب فإن عاد إلى دار الحرب وترك دفعها فليس عليه الجزية ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 صار وقد شاعوا بالفرار وما في دار الإسلام من شأنه على خطر فإن أمر الوضوء على أنذار
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 قطع مقلته فليس عليه الجزية ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها
 من يقاتل من أهلها فلا جناح عليه أن يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها ولا يقاتل من أهلها

مسائل کے احکام

اگر کسی شخص نے غلوہ مسلمانوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔

یوں ہی اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔
 اگر کسی نے کسی اور کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اسے اسلام میں رہنا چاہیے اور اگر وہ فرار ہو جائے تو اس کے لئے ممانعت یا خود دفاع دینا جائز ہے۔

[illegible]

عولہ فائو، انھیں لے کر ہر دو ماہ میں جو تقریباً غلیبہ کے ساتھ فتح کی گئی، وہ اس کے بارے میں کہیں کہیں دیکھ سکتا ہے۔ ۱۰ سب سے زیادہ غریب

لو کیا جائے گا جو ان کے ذمہ اسام کے ذمہ کا ہو اور انہاں آؤں کی کیا قیمت ہوئی اور پورے ذمہ دارانہ کا ہو اور اسی کمائی سے چکا جائے گا صاحبین کے نزدیک وہی ذمہ ان کی کمائی اور اس کے لئے ہوگی اور اس معاشرے کے نزدیک قیمت ہوگی کیونکہ مرتہ کا فرق ادارت میں ہوتا ہے مال چونکہ حرفی کا ہے اس لئے مال قیمت ہوگا۔ صاحبین پر فرماتے ہیں کہ وہ اس کے بعد مرتہ کی ملکیت اس کی اور اس کی عین میں باقی ہے (کاسر) اس میں کے من کے بعد یہ ملک اس کے اور اس کی طرف منتقل ہو جائے گی اور اس کے قصور سے قبل کے زمانہ کی طرف منہ ہوگی اس کو نو دہن المسلم من المسلم لامن ملکا کفر امام صاحب پر فرماتے ہیں کہ وہ اسام کی کمائی تو منہ ہو سکتی ہے کہ ادارت سے قبل موجود ہے لیکن وہ اس وقت کی کمائی میں یہ بات نہیں ہو سکتی کیونکہ ادارت سے قبل موجود ہی نہیں۔

لوقہ موقوف اعلیٰ جو امیر کمال اہمیت پر موقوف نہیں جیسے استیلاؤ ظفار قول یہ: شام شہداء میں مرتہ کا تصرف بالافاق نافذ ہے اور جن کی محنت استقامت پر منحصر ہے۔ جیسے شام زبیر ظفار کہ ان کو ایسا دیا اور امت ان میں بالافاق باطل ہے اور جو زمین مساوات پر منحصر ہے جیسے شربت مغاورہ بالامیت مستحب ہے منحصر ہے جیسے اپنے چھوٹے بچے پر تصرف ان میں بالافاق موقوف ہے اور جن میں مال مال مال ہو جیسے شربت فروخت متعدد صرف متعدد سطحی قصور کتابت ایضاً ان جاہ میں قرار قبض دین قیمت ان میں امام صاحب کے پاس موقوف ہے اور صاحبین کے پاس نافذ ہے۔

لوقہ بسی نعلب اعلیٰ جو نعلب سے زیادہ پتلا جائے گا کیونکہ رایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے زیادہ طلب کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اس طرح تم مسلمانوں سے مال کا مسودہ لینے ہو اور طرح ہم سے ہے اور حضرت عمرؓ کو اس کے لئے پارت نہ تھے لیکن عثمان بن زبیر کے حضور سے یہی بات کہہ کر ان سے زیادہ میں روٹی دیکھو نہ جائے اور صدقہ کی نام سے لی جائے چنانچہ اس پر حاکم ہو گیا اور چونکہ دیکھو اور اس سے بھی لی جاتی ہے اس لئے جو نعلب کی طرف سے بھی روٹی دیکھو مقرر ہوئی۔ مگر خلیفہ مقرر ہو سکتی

وَإِذَا غَلَبَ لِقَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى نَيْدٍ وَخُرُوجُوا مِنْ طَائِفَةِ الْإِيمَانِ دَعَاهُمْ إِلَى الْقَوَاعِدِ إِلَى
 دَابِ مَسْلُوبٍ هَاسَ مَسْلُوبٍ إِلَى قَوْمٍ كَيْ شَمِ بِهٖ اور زبیر جو ہاسے امام کی اطاعت سے تو ادارت دے ان کو دعوت میں شامل
 الْجَعَالَةِ وَكَسَبَ عَنْ شُرَاطِهِمْ وَلَا يَنْتَظِمُ بِالْقِيَامِ حَتَّى يَنْتَظِمَ طَائِفٌ مِنْهُمْ فَتُؤْتَا فَعَلَّاهُمْ
 ہاسے کی اور روح کرے ان کے شہ کو اور اعتدال کرے ان سے لئے میں یہاں تک کہ وہی اقتدار کریں جب وہ اقتدار کریں تو ہم میں
 حَتَّى تَخْرُجَ مِنْهُمْ وَإِنْ كُنْتَ لَقَوْمٍ فَتَنْتَظِمُ عَلَيْهِمْ عَلَى خَيْرِ نَجْمِهِمْ وَتَتَبِعَ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ
 سے زبیر میں یہاں تک کہ ان کے ساتھ نہ جائے ان میں کی دعوت دعوت بھی ہو تو نہ کرنا کرے ان کے زمینوں کو اور غائب کرے ہاتھ دھواں کا اور کی
 لَقَوْمٍ فَتَنْتَظِمُ عَلَيْهِمْ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ
 اور جو دعوت نہ ہو تو نہ کرنا کرے ان کے زمینوں کو اور نہ تو تب کرے ہاتھ دھواں کا نہ تو تب کرے ان کی دعوت کو نہ تسلیم کرے ان کا
 شَلٍّ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ
 لی کوئی حد جس کا کرے یہی اچھے اختیار ہیں سے آخر دعوت ہو ان کی مسلمانوں لا اور ملک سے ایمان ان کا بھی اور
 تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ وَلَا تَتَّبِعْ نَوَاجِيزَ زَانٍ يَتَنَزَّلُ
 نہ دے میں کو اور نہ تسلیم کرے یہاں تک کہ تو تب کرے ان میں دے ان کو ان کا مال جو وصول کرے یا نہ یا ان سے ان میں سے میں یہ وہ
 غَلَبُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْخُرُوجِ وَالْقِسْمِ لَمْ يَأْخُذْهُ الْإِيمَانُ فَإِنْ كَانُوا صَوْلَةً فِي حَقِّهِمْ اخْرَأْ مِنْ أَعْيُنِ
 غالب آگے تھے ذوق یہ مقرر نہ ہے ایم میں سے وہ نہ ہیں اگر صرف یہ یا انہوں نے بچے مقرر ہو تو کالی ہو گا ان

کا کھانا اور شہ۔

وَلَا يَخْزُو أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ مِنَ الْأَخْيَرِ إِلَى رَجُلٍ وَخَلْفَهُ وَخَلْفَتُهُ فَإِنْ كَانَ لِأَيِّسٍ مِنَ الشُّبُهَةِ
بِرَأْسِهِ دِيكًا مَرَدًّا أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
لَمْ يَنْظُرْ إِلَى رَجُلٍ وَلَا خَلْفَتِهِ وَلَا يَخْزُو الْبَاطِلُ إِذَا لَزِمَ أَنْ يَنْظُرَ عَلَيْهِ وَالشَّامِدُ إِذَا لَزِمَ
تَوَلَّى دِيكًا أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
أَنْ يَنْظُرَ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى رَجُلٍ وَخَلْفَتِهِ وَإِنْ خَافَ أَنْ يَنْظُرَ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى رَجُلٍ
مَرَدٍّ أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
الْفَرْجِ مِنْهَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى جَمِيعِ مَعْنَى الْأَعْيُنِ سَوَاءٌ بَنَى وَكَلْبِهِ وَيَخْزُو لِلْفَرْجِ أَنْ
يَكُونَ فِي مَعْنَى الْأَعْيُنِ سَوَاءٌ بَنَى وَكَلْبِهِ وَيَخْزُو لِلْفَرْجِ أَنْ
يَنْظُرَ مِنَ الرَّجُلِ إِلَى مَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ وَيَنْظُرُ النَّظَرُ مِنَ الْأَعْيُنِ إِلَى مَا يَخْزُو لِلرَّجُلِ أَنْ
أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
يَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنَ الرَّجُلِ وَيَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ أَعْيُنِهِ لَيْسَ يَنْظُرُ لَهُ وَرَجُلِهِ إِلَى رَجُلِهِ وَيَنْظُرُ الرَّجُلُ
وَرَجُلِهِ إِلَى رَجُلِهِ سَوَاءٌ بَنَى وَكَلْبِهِ وَيَخْزُو لِلْفَرْجِ أَنْ
بَيْنَ فَوَاتٍ مَعَارِبِهِ إِلَى الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةِ
إِلَى أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
وَيَنْظُرُهَا وَفَعُولٌ وَلَا تَنْتَ بَيْنَ يَمِينٍ مَعَارِبِهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ مِنْهَا وَيَنْظُرُ الرَّجُلُ مِنْ مَعَارِبِهِ
أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
فَعُولٌ إِلَى مَعَارِبِهِ لَمْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ مِنْ فَوَاتٍ مَعَارِبِهِ وَلَا تَنْتَ بَيْنَ يَمِينٍ مَعَارِبِهِ
أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
وَأَنْ خَافَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى النَّظَرِ إِلَى الْأَجْنِبَةِ كَالْفَعُولِ وَلَا يَخْزُو لِلْمَرْكُ أَنْ يَنْظُرَ
مَرَدٍّ أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا
بَيْنَ سَلْبَتِهِ إِلَّا إِلَى مَعَارِبِهِ فَلَا تَنْتَ بَيْنَ يَمِينٍ مَعَارِبِهِ وَلَا يَخْزُو لِلْمَرْكُ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى مَعَارِبِهِ أَوْ كَلْبًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا أَوْ بَشَرًا مَرَدًّا

عَلَى زَوْجَتِهِ وَلَا مَعَارِبِهِ

فَوَاتٍ مَعَارِبِهِ وَلَا تَنْتَ بَيْنَ يَمِينٍ مَعَارِبِهِ

مرد و عورت کو دیکھنے اور چھونے کے احکام

توضیح الحقیقت کہیں کہ کاشی ہے انھوں نے کہ ہے۔ کہ تو اس میں بھی نہیں چھو سکتے۔ عظیم مرد و عورت کا کہہ رہا ہے کہ اگر

الزکوة والفکھان وما فیہن بوجہ قدم منہ منہ فذلک الموصی ومن اوصی بعینه
 ذلک کتابہ۔ جو باب میں قرآن میں تصد کیا جائے گا اس کو بھی کہ تصد کیا ہے مومن نے جس نے وصیت کی ہے کرنے کی
 الاسلام اخلوا عنہ زجلا من ملکہ یصلح زکوة فان لم یصلح الموصی اخلوا عنہ
 تو حج کو رات کریں ایک کہ اس کے شر سے جو حج کے لئے جائے جاوے کہ اس نے پہلے وصیت نہ کر دی تھی
 من حیث تلغی ومن خرج من ملکہ حاجا فکان فی الطریق اوصی ان یصلح عنہ تلغی عنہ
 یہاں سے جو حج کو رات کرے تو اسے حج سے روک دے کہ اس نے حج کر لیا اور وصیت کر لیا کہ حج کرنے کی تو حج کر لیا جائے
 من ملکہ عند النبیة والابنوصف وامنہ وجعلہا اللہ یصلح عنہ من حیث نعت ولا یصلح
 اس کے حج سے نام صاحب کے نزدیک صحابہ فرماتے ہیں کہ حج کرنا جائے وہاں سے ہوں وہاں سے حج نہیں
 وصیة الطبی والکتابہ وان ترکہ وفان وینجوز للموصی الرجوع عن الوصیة وانما یخرج
 حج اور کتاب کی وصیت اگرچہ وہ چھوڑ جائے اتنا مال ہو کتنی برا جائے مومن کے لئے رواج نہ دیتے ہیں جب مرد
 بالرجوع کان رجوعا ومن جحد الوصیة لم یکن رجوعا
 رجوع کرے تو یہ رجوع نہ ہے اور جو جحد کرے وصیت کا تو یہ رجوع نہ ہو گا

تشریح فقہ ذیل بتصریح اس واقعہ کی ہے کہ مومن نے وصیت کی اور یوں کہا "اوصیت لہ مصیب ہی" میں نے اس کے لئے اپنے
 لئے کی ہے وصیت کی تو یہ نہ میری وصیت ہونے کی وجہ سے بلکہ اسے کہہ دیتے کا حصہ ہے جو اس کو میرے لئے کہہ دے گا۔ ہاں اگر وہ
 کہے "اوصیت لہ مصیب ہی" تو یہ بھی ہے کہ کہہ کر اس میں مضائقہ ہوتا ہے اب اس کے کہنے ہوں تو مومن کو کوئی مان لے جائے
 مومن کو مومن نے کو پھر مومن کو پھر فرزند قرار دیا ہے۔

قولہ ومن اقلی کل من الموت میں نام آؤ اور سے یا کتابت کرے کہ ایک چیز یہ کہ تو یہ موقوفہ ہے وصیت میں
 ہیں کہ کہہ وصیت تو یہ اب بعد الموت کہتے ہیں اور یہ خود فی الحال بخیر ہوتے ہیں مگر مرض الموت میں واقع نہ کرنے کی وجہ سے ان کا حکم وصیت کا
 ہے کہ ان کا اشتہار ملک مال سے ہو گا اور حسن کی صورت میں اگر ورثہ کی طرف سے اجازت ہو جائے تو نام اپنے استحکام میں معاہدہ نہ کرے گا
 کیونکہ حسن حق ورثہ کی وجہ سے غلاماں ہوتے ہیں اور اجازت کے بعد ساقط ہو گیا۔

قولہ فان حاجی اگر مریض نے پہلے کتابت کی مگر دوسرے نام لکھا تو ایک سے ایک پھر ایک سے نام کو زائد کر دیا اور قبلی مال
 میں دونوں تصدیق کی گئی ہیں تو ثلث مال کتابت میں صرف ہو گا اور اگر اس کا ثلث مال دونوں میں نصف مال ہو گا تو ایک سے زائد کر دے
 غلام کا نصف ہاں آئے آزاد ہو گا اور نصف قیمت میں سعادت کرے گا اور صاحب کتابت اور نام پچاس ہر ہر اسے کہ فرما لے گا مائیں کے
 نزدیک دونوں صورتوں میں حق ستم ہو گا۔

قولہ من ملکہ حاجا اگر حج کے لئے نکلا اور رات میں یہ وصیت کر کے مریض کی طرف سے حج کر لیا جائے۔ تو امام صاحب و زائر
 کے نزدیک اس کے حج سے حج کر لیا جائے گا۔ صاحبین امام شافعی امام کے نزدیک اس سے حج کر لیا جائے گا جہاں تک پہنچ چکا تھا کہ تکبیر
 حج اس کا سفر قریب واقع ہو چکا اور حاجی مقدام فی ساقط میں ہے کہ اس سے ساقط ہو گیا۔ قال اللہ تعالیٰ "ومن یخرج من مہم مہموا الی
 اللہ رسولہ ثم یسئلہ الموت فقد وقع بصرہ علی اللہ" امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا عمل موت کی وجہ سے باطل ہو گیا۔

میں بھائی بھی کرام ہوتے ہیں۔ اس طرح اگر میت کا باپ اور چچا چھوڑ جائے صاحب کے ہوں مگر خروم ہوں گے۔ صاحبین کے ہیں اور ان کی موجودگی میں خروم نہیں ہوتے۔

قولہ وسقط ولد لام فی الدہام یعنی کسی شریک نہیں بھائی جن کو خدائی کہتے ہیں۔ یہ چار وارثوں کے ہوتے ہوئے ساتھ ہوم سے ہیں اور وہ چار یہ ہیں۔ میت کا بڑا اس کا پوتا میت کا باپ اور اس کا دادا۔

قولہ واداء استکمل الیقات یعنی جب بیوی کو چودہ تنائی مل جائے یعنی دو یا اس سے زیادہ ہوں کہ اس صورت میں ان کا حصہ دو تنائی ہوتا ہے تو پانچاں سادہ ہو جاتی ہیں لیکن اگر پوتوں کے ساتھ ان سے بچے کوئی نہ کا ہو یعنی ان کا بھائی بھیجا ہو تو وہ بچے ساتھ دیوں اور اگر ان والوں کو کوئی اور فرض بیویوں کے علاوہ حصہ کر دیتا ہے اور اس سے بچے ہوں ان کو حصہ نہیں ملتا۔

قولہ واداء استکمل الاوقات اس کی وجہ عقلی نہیں کہ وہ دوسرے زیادہ ہوں اور وہ چارہ تنائی حصہ نہ کر لیں باپ شریک نہیں بن کر مافی کہتے ہیں ساتھ ہو جاتی ہیں لیکن عمر ان کے ساتھ ان کا بھائی بھی ہوتا تو ان کو حصہ کر دیتا ہے اور حصہ کے ساتھ ان کو حصہ کے آدھا ملتا ہے جو نصف فقرہ منقول ہے۔

بَابُ الْعَصَبَاتِ

معنا کا بیان

وَأَقْرَبُ الْعَصَبَاتِ النِّسَبُ ثُمَّ مَوَازِنُهُنَّ ثُمَّ الْأَبْنَائُ ثُمَّ الْوَلَدُ ثُمَّ نِسَابُ الْعَصَبَاتِ
 معنی میں نسب سے آگے ہیں مگر ہوتے ہیں باپ مگر ۲۰ مگر باپ کے بیٹے
 وَهِيَ الْأَخَوَاتُ ثُمَّ نِسَابُ الْعَصَبَاتِ ثُمَّ نِسَابُ الْعَصَبَاتِ وَإِذَا نِسَابُ الْعَصَبَاتِ فِي ذَرْبِهَا
 یعنی بھائی مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں
 فَأُولَئِكَ مِنْ كَانِ مِنْ أَبٍ وَأُمٍّ وَالْأَخَوَاتُ وَالْأَخَوَاتُ بِأَسْمَائِهِنَّ أَوْ بِأَسْمَائِهِنَّ لِلَّذِي
 تو زیادہ مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں
 مَقْلُ خَطِّ الْأَخَوَاتِ مِنْ عَدَدَاتِهِنَّ نِسَابُ الْعَصَبَاتِ بِأَسْمَائِهِنَّ أَوْ بِأَسْمَائِهِنَّ لِلَّذِي
 اور حصوں کے برابر اور ان کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں
 يَكُنْ لِعَصَبَاتِ عَصَةِ بَيْنَ النَّسَبِ فَالْعَصَةُ هِيَ الْمَوْلَى فَلْيَقْلُ ثُمَّ الْأَخَوَاتُ فَلَا اقْرَبَ مِنْ عَصَةِ الْمَوْلَى
 اور میت کا کسی حصہ تو آزاد کرے اور مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں

تشریح فقہ لولہ اب لعصبات اس عبارت معنی کی صحیح ہے۔ عربی زبان میں لولہ کہتے ہیں شریعت میں حصہ اور لولہ ہے جو گوشت
 راست میں شریک ہو۔ جس کے حسب اور سنے کے خاندان میں حسب ملے۔ معنات میں سب سے زیادہ و تریب یعنی سوتے ہیں لولہ کہتے ہیں
 باپ مگر ۲۰ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں
 بچے ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں مگر ۲۰ کے باپ مگر ۲۰ کے بیٹے ہیں
 ہو مطلب یہ ہے کہ عقلی بھائی مافی بھائی پر مقدم ہوگا۔

قولہ ثم العبد من المقتل لہائیں پر اور کا مقدم ہونا امام صاحب کے نزدیک ہے۔ صاحبین امام ہانک کو مافی شائعی کے نزدیک عقلی بھائی

بَابُ الرُّعَّةِ

ہر سچے عارف کی

وَالْقَائِلُ عَنْ فَرْجِ ذَوِي السُّهَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ تَكُنْ غَضِيَّةً مَرْفُوزَةً عَلَيْهِمْ بِقَبْرِ سَهْلِهِمْ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ لَمَّا جَاءُوكَ يَأْتِيكَ الْغُلَامُ يَضْعِبُكَ عَلَى رَأْسِكَ وَأَنَّهُ لَبَّى إِلَيْكُم مِّنَ
الْمَدِينَةِ الْمَقْبُولِ وَالْقَائِلُ مِنْ الْمَقْبُولِ وَالْقَائِلُ مِنْ الْمَقْبُولِ بِه غَضَّةً وَلَا يَرِثُ الْقَائِلُ
سَوَاءً زَوْجَيْنِ كَانَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا بَتَلُّهُنَّ أُولَىٰ لَمْ يَكُنْ لَهَا بَتَلُّهُنَّ أُولَىٰ لَمْ يَكُنْ لَهَا بَتَلُّهُنَّ أُولَىٰ
وَالْقَائِلُ لَا الْكَافِرُ الْقَائِلُ وَالْقَائِلُ الْقَائِلُ وَالْقَائِلُ وَالْقَائِلُ وَالْقَائِلُ وَالْقَائِلُ وَالْقَائِلُ وَالْقَائِلُ
يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ لَئِي لَّيْلَتٍ أُولُوا بَأْسًا
بِجَمَاعَةٍ أَزْجَفْتَهُمْ فَأَلْجَأَهُمُ الْغِيظُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ سَخِرْنَا مِنْهُمْ لَعْنًا
أُولَىٰ ذَوِي السُّهَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ غَضِيَّةً مَرْفُوزَةً عَلَيْهِمْ بِقَبْرِ سَهْلِهِمْ

تشریح گفتہ قولہ باب الرضاع و دخولہ فی خدہ ہے کہ چونکہ حمل میں سہام مخرج سے زیادہ ہوتے ہیں اور وہ میں مخرج سہام سے زیادہ ہوتا ہے۔ اہل فراغت کی اصطلاح میں رواں کو کہتے ہیں کہ تھیں ہاں کے بعد کسی ذوی الرضعی سے بچے ہوئے مال کو ان پر بہن کے حصوں کے مطابق سہا کر دیا جائے اس میں کسی کی قید و حراری ہے یہی جو ذوی الرضعی مسکینا نہوں ان پر دیا ہوگا۔ اسی لئے جو زمین پر ریش ہوتا ہے کہ ان سے کسی ریش نہیں ہے۔ اکثر سماج پر کام کا یہی قول ہے اسی کو احناف نے لیا ہے۔ حضرت زید بن اہارت کے نزدیک ذوی الرضعی پر کسی مال میں اور بھی ہو سکتا بلکہ فضل مال بہت اہل کا ہے۔ ان کا یہ شامی مالور ہری وغیرہ کا بھی ہو کہ قول ہے۔

فولہ والا علیٰ الزوجین الخ حقد میں اختلاف کا قول وہی ہے جو مہجور سوا کا ہے کہ نہ جہنم نہ دروزیک ہوگا لیکن مناظرین اختلاف اور بعض شوافع فرماتے ہیں کہ جب بیت المال غیر مستقیم ہو تو دروچین پر بھی بقدر حق تو دوہو گا بشرطیکہ دوسرے مستحقین نہ ہوں۔ رد المحتار میں مصحفی سے نقل کیا ہے کہ اس راہ میں فتویٰ جو ازاد رہے۔ افتاء میں بھیجی ہے۔

لولہ وادۃً طرف خراج جڑ لوگ ذہب کر مر جائیں یا جان پر کوئی راجہ اگر جائے اور وہ آچھ میں دیکھو وہ ہوں اور یہ معصوم نہ ہو کہ پہلے کھن مرا ہے تو ان کا مال ان کے زہور وراثہ کے درمیان بقدر استحقاق تقسیم کر دیا جائے گا۔ ان کا کام مانگے انہیں شافی اور عام صحابہ کو دیکھ سکی نہ سب ہے۔ فراتش شریلی میں ہے کہ حضرت عبداللہ و کبرئیل اہل یرسا کے متوالین میں تھے حکم کیا تھا کہ ان کو دس دن میراث نہ دے اور ان کی حرم۔ اسی طرح جب عوام میں لوگ وہاں سے حضرت عمر فاروقؓ نے بھی حکم فرمایا تھا۔ نیز حضرت علیؓ نے بھی معین اور محل کے متوالین میں سے کیا کیا تھا۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کے ادا ت ہوں گے۔

وَمَا مَنَعَنَا إِلَىٰ مَحْجُوسٍ مُّوَدَّعٍ لِّؤَلَّفْنَا بِهِ فَعَحَصْنَا لِيُؤْتِيَنَا مِن بَدَلِهِ ذِيئًا وَآخَرَةً
 ابْنِ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ لَمَّا تَوَفَّيْتُمُوهُم بِالْغُلَاظِ الْمَكِيَّةِ بِأَلْهَىٰ فَمِنْ أَرْجَاؤِهِمْ أَن تَرْتَدَّ إِلَيْهِم طَرْفَةُ عَيْنٍ أُولَٰئِكَ
 لَآ يُؤْمِنُونَ ۚ وَأُولَٰئِكَ عَدُوٌّ لَّكُمْ وَعَبَائُ الْكُفَرَاءِ ۚ

76-1124

نزدجہ	ہفتان	اب	ام
۲	۱۶	۴	۴

قولہ ان کانت جملۃ الفاعل اگر مسئلہ میں فعل ہوا تو عدد و زمرہ کو فعل میں ضرب دینی کے اور جزم اس ضرب ہوا سے مسئلہ کی صحیح ہوگی۔

محل کی مثال یہ ہے۔

تاریخ ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۵۰

روز
اب
ام
بنات

فَإِنْ رُزِقَ سَهْلُهُمْ عَدَلَهُمْ فَاصْرَبْ وَلَوْ عَدَدَهُمْ فِي أَصْلِ الْمُسْتَفْلَةِ كَيْفَ رُزِقَتْ وَسَبَّحَ
 بِهَا أَرْفَاقُ بَنِي إِسْرَافِيلَ فِي غَرْبِ دَسْ وَأَنَّ عَدَا كَوْنِ مَسْ جِي فِي غَرْبِ دَسْ
 وَغَرِبَ لِلْمُتَرَاوِعِ وَالْإِخْوَةِ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ لَا تَقْسِيمَ عَلَيْهِمْ فَاصْرَبْ ثَلَاثَ عَدَدِهِمْ فِي
 مَعْلُومَةٍ كَيْفَ رُزِقَ بِهَا عَدَا عَدَا فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ
 أَصْلُ الْمُسْتَفْلَةِ وَسَبَّحَ فَإِنْ تَمَّ تَقْسِيمُ سَهْلِهِمْ فَرِيضَتَيْنِ فَوَافَقَتْ فَاصْرَبْ أَخَذَ الْقَرِيبَيْنِ
 أَصْلَ مَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ
 فِي الْإِسْرَافِيلِ ثُمَّ مَا اخْتَصِمَ فِي الْقَرِيبَيْنِ الثَّالِثُ ثُمَّ مَا اخْتَصِمَ فِي أَصْلِ الْمُسْتَفْلَةِ
 دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ فِي غَرْبِ دَسْ

[illegible]

کے نصف کا اہل شرع کے برابر ہے کہ اصل شرع کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے آزاد نہیں ہوتے ہیں۔ یہی ہے مسئلہ کا جو کچھ
 قولہ فان صحبت الخ اگر بیت کا ذکر نہ کرنا اور صحیح میں سے بھٹا ایک وارث کو لے کر اس کو کل ذکر میں ضرب دیں گے اور
 ماس ضرب کا صحیح یا تقسیم کریں گے یہی جو خوارق قسمت ہوا اور ذکر میں سے وارث مذکور کا حصہ ہو گا مثلاً ماں باپ اور دو بھائی وارث ہیں جو کل
 ذکر سے آزاد ہے تو ان کا حصہ ہوا ایک ہے اس کو کل ذکر میں سات میں ضرب دیں گے اور اصل میں ضرب سات ہی ہو گا اور سات کا اس میں سے چھ
 ہوتے تقسیم کریں گے تو ہر قسمت ۱۷ کل ذکر سے بھی کا حصہ ہو گا۔

وَإِذَا نَسِمَ النَّسِمَةُ حَتَّى مَاتَ أَخَذَ الْمَوْلَاةُ مِنْ نَحْوِ سَابِعِيَّةِ بْنِ الْفَتْحِ الْأَوَّلِ بِنَفْسِهِ
 مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ كَلَّ وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 عَلَى عِدَّةٍ وَزَوْجِهِ فَقَدْ ضَعَتْ الْمُسْتَلْزَلَةَ بِمَقَامِهَا الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ تَقْضِ حَتَّى تَقْبَلْهُ
 بِهِيَ كَيْدَ وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 أَلَمْتُ النَّحْيَ بِالْعَرَبِيَّةِ الْبَنِي دَكْرَانَا ثُمَّ ضَرَبْتُ الْبَعْدَى الْمُسْتَلْزَلَةَ فِي الْأَخْرَى بِنِ ثُمَّ يَكُنْ
 بِتِ جَانِ كَ قَرِيبِ هَذَا طَرِيقَ هَذَا كَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 حَتَّى بَعْدَ الْفَتْحِ الْبَنِي دَكْرَانَا ثُمَّ ضَرَبْتُ الْبَعْدَى الْمُسْتَلْزَلَةَ بِمَقَامِهَا الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ تَقْضِ حَتَّى تَقْبَلْهُ
 بِهِيَ كَيْدَ وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 زَوْجِ الْمُسْتَلْزَلَةَ فِي الْأَوَّلِ لَمَّا مَاتَ حَتَّى بَنَى الْمُسْتَلْزَلَةَ وَكُلُّ مَنْ لَمْ يَضَعْ
 دَرَجَتِ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 الْمُسْتَلْزَلَةَ الْأَوَّلِ نَضْرُوتْ لَمَّا حَتَّى بَنَى الْمُسْتَلْزَلَةَ الثَّانِيَةَ وَمَنْ كُنْ لَمْ يَضَعْ
 يَلْ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 الْمُسْتَلْزَلَةَ الثَّانِيَةَ نَضْرُوتْ فِي زَوْجِ نَوَاحِي الْفَتْحِ الْبَنِي دَكْرَانَا ثُمَّ ضَرَبْتُ الْمُسْتَلْزَلَةَ
 دَرَجَتِ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 الْمُسْتَلْزَلَةَ الثَّانِيَةَ نَضْرُوتْ لَمَّا عَرِجَ فَخَلَّتْ لَمْ يَضَعْ حَتَّى وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ

تشریح الفقہ قولہ حَتَّى مَاتَ اِنْ جَاءَ مِنْ مَوَازِنَ كَلَامِ كَلَامَاتِ بِہِ كَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 وَلِیَكُنْ لَمْ يَضَعْ حَتَّى وَارْتَمَى فِي الْبَحْرِ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 اِنْ جَاءَ مِنْ مَوَازِنَ كَلَامِ كَلَامَاتِ بِہِ كَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ
 وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ وَكَرَّ مَحْيٍ حَتَّى مَاتَ

یوگا اور آرائین کے بنام کی تو افقی ہو تو دوسرے مسئلہ کے وفق کو پہلے مسئلہ کی ضرب دیں گے اور جو حاصل ضرب ہو اس سے دونوں مسئلوں کی جمع ہو کر مثلاً ایک مرتبہ کے دو جہان اور شوہر وارث تھے اور مسئلہ چار سے صحیح ہو تو پھر شوہر مر گیا اور اس نے چار بیٹے چھوڑے یہ مسئلہ بھی چار سے ہوتا ہے اور ان دونوں میں تو افقی بالصف ہے تو ان کے نصف ہر دو یعنی دو کو دوسرے کے گن میں ضرب دیں گے جس کا حاصل ضرب آٹھ ہے جس آٹھ سے دونوں مسئلوں کی جمع ہوں گے جس رہا سو دونوں بھائیوں کے ہوں گے اور چار رہا شوہر کے بیٹوں کے ہوں گے۔

سبحان رب العزۃ عما یصفون و سلام علی طہرین

والحمد للہ رب العلمین

قدسیراع القلم من شرح المجلد لثانی وبہ تو الکتاب والحمد للہ وحده وانصلاۃ علی من لا یمی بحده

محمد صبیح عمر نے محنگوہی (فہم عمل دیوبند) ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ
